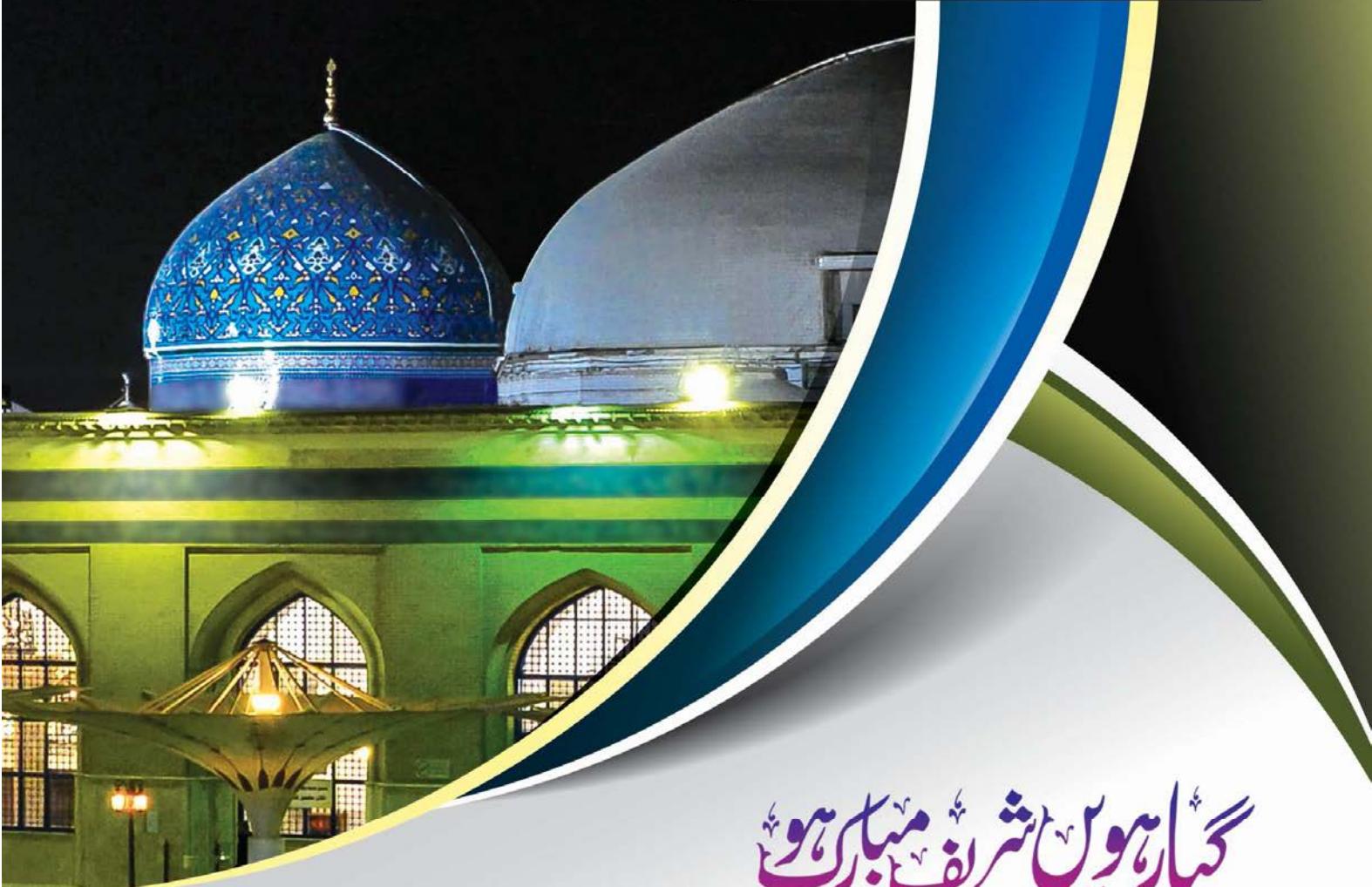


ماہنامہ

# فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2023ء / ربیع الآخر 1445ھ



## گیارہوں شریف مہماں ہوئے

فرمانِ امیرِ اہل سنتِ دامت برکاتہم  
العلیٰ

محبتِ اولیاء بڑھانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ  
اولیائے کرام سے محبت رکھنے والوں کی  
صحبت اختیار کی جائے۔

- ◀ کامیاب زندگی کے تین اصول 7
- ◀ گیارہوں منانے کے گیارہ طریقے 21
- ◀ چیزیاں فریاد 55
- ◀ اپچھے اور بڑے کا اسلامی معیار 60
- ◀ اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل 63



## پہاڑ جتنا قرض

ایک مقروض سے مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جبل صیر (صیر ایک پہاڑ کا نام ہے) جتنا دین (یعنی قرض) ہو گا تو اللہ پاک تمہاری طرف سے ادا کر دے گا، تم یوں کہا کرو: **اللَّهُمَّ أَكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ**. (ترمذی، 5/329، حدیث: 580-8324)

## بخار سے شفا

جس کو بخار ہو سات بار یہ دعا پڑھے: **بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عَنْقِ تَعَارِفٍ وَمِنْ شَرِّ حَرَقِ النَّارِ**  
اگر مر یعنی خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا نمازی آدمی سات بار پڑھ کر دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلا دے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْكَرِيمُ بِخَارِ اتْرَاجَةَ**۔ ایک مرتبہ میں بخار نہ اترے تو بار بار یہ عمل کریں۔ (مستدرک للحاکم، 5/592، حدیث: 8324-580-جنی زیور، ص 580)



## خاؤند کو نیک نمازی بنانے کے لئے

خاؤند گھر میں لڑتا جھگٹ تارہتا ہو تو بیوی ہر بار **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** کے ساتھ گیارہ مرتبہ "سورہ فاتحہ" پڑھ کر پانی پر دم کرے، پھر اپنے خاؤند کو پلاۓ، **إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَهُنَّكَ** کے راستے پر آجائے گا۔

نوٹ: شوہر بلکہ کسی کو بھی اس عمل کا پتانہ چلے ورنہ غلط فہمی کے سبب پریشانی ہو سکتی ہے، جب جب موقع ملے یہ عمل کر لیا جائے، دم کیا ہو اپانی کول میں موجود اپانی میں بھی ڈالا جاسکتا ہے، بے شک خاؤند کے علاوہ اور افراد خانہ بھی اس میں سے پیس، ضرور تا دوسرا اپانی کو ر میں ڈالتے رہیں۔ (رسالہ: بیمار عابد، ص 40: تغیر)



## ہڈی جوڑنے کے لئے

تین دن تک سورہ توبہ کی آیت: 129 اول آخر درود شریف کے ساتھ ایک ایک بار پڑھ کر بار بار دم کیجئے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُوُلِي يَا كَبِحْتِي هُوَيْ ہڈی جُبْ جَائِيْ گی**۔ (گھر بیو علان، ص 84)



پیش: بُلْ مَهْنَامَةٍ فِيْنَانْ مدِينَة

مَهْ نَامَهْ فِيْضَانِ مدِينَةِ  
يَا ربَّ جَارَ عَشْقِيْنِيَّ كَيْ  
(از امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ)

بِفِيْضَانِ ظَرِيفِيْنِيَّهُ، كَاشِفِ الْغُمَّهُ، امامِ اعْظَمِ، حَضْرَتِ سَيِّدِنا  
امامِ ابو حنيفہ نعیان بن ثابت رحمة الله عليه  
اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجذوب دین و ملت، شاہ  
بِفِيْضَانِ کِمِ امامِ احمد رضا خان رحمة الله عليه  
زیر پستی شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت  
زیر پستی علامہ محمد الیاس عظار قادری دامت برکاتہم العالیہ

آراء و تجویز کے لئے



+9221111252692 Ext:2660



WhatsApp: +923012619734



Email: mahnama@dawateislami.net



Web: www.dawateislami.net

رُنگین شمارہ

# ماہنامہ فیضانِ مدینۃ

(دعویٰ اسلامی)

اکتوبر 2023ء / رَجَعُ الْآخِرِ 1445ھ

شمارہ: 10

جلد: 7

مولانا ناصر عطاء رحمۃ اللہ علیہ	ہیڈ آف ڈیپارٹ
مولانا ابو رجب محمد آصف عطاء رحمۃ اللہ علیہ	چیف ایڈٹر
مولانا ابو النور اشعد علی عطاء رحمۃ اللہ علیہ	ایڈٹر
مولانا تمیل احمد غوری عطاء رحمۃ اللہ علیہ	شرعی مفتش
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاء	گرافس ڈائیائز



قیمت

رُنگین شمارہ: 200 روپے سادہ شمارہ: 100 روپے

رُنگین شمارہ: 3500 روپے سادہ شمارہ: 2200 روپے

رُنگین شمارہ: 2400 روپے سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بلڈنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ

رُنگین شمارہ: 3000 روپے سادہ شمارہ: 1700 سوروپے

بلڈنگ کی معلومات و مشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینۃ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینۃ پرانی سبزی منڈی محلہ سودا گران کراچی

		قرآن و حدیث
4	شیخ الحدیث والتفسیر مشتی محمد قاسم عظاری	جنۃ کن لوگوں کے لئے ہے؟
7	مولانا محمد ناصر جمال عظاری مدینی	کامیاب زندگی کے تین اصول
9	امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عظار قادری	پیر صاحب کو اپنا عمل بتانا کیسا؟ مع دیگر سوالات
11	جو تے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا؟ مع دیگر سوالات	مدینی مذکورے کے سوال جواب دار الافتاء اہل سنت
13	نگران شوری مولانا محمد عمران عظاری	مظہمین آئیے ذوقِ عبادت بڑھائیں
15	مولانا ابو رجب محمد آصف عظاری مدینی	حقیقتیں (قط: 2)
18	مولانا شہروز علی عظاری مدینی	اسوہ حسنہ کی ضرورت و اہمیت
19	شیخ الحدیث والتفسیر مشتی محمد قاسم عظاری	مذہبی حسابت اور بے حسی (قط: 1)
21	مولانا حافظ حفیظ الرحمن عظاری مدینی	گیارہوں منانے کے گیارہ طریقے
25	مولانا عبد النان چشتی عظاری مدینی	فائدہ مند سوالات اور ان کے جوابات
27	مولانا ابوالنور اشد علی عظاری مدینی	مسجد، نمازی اور اہل محلہ
30	مشتی ابو محمد علی اصغر عظاری مدینی	تاجریوں کے لئے احکام تجارت
32	مولانا ابو عبید عظاری مدینی	حضرت یونس علیہ السلام (قط: 01)
34	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء و اجداد (قط: 02)	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عظاری مدینی
37	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عظاری مدینی	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے
39	مولانا محمد آصف اقبال عظاری مدینی	یمن کی تاریخ (قط: 01)
41	مولانا عبدالحیب عظاری	ڈھنی آزمائش (چوتھی اور آخری قسط)
44	امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عظار قادری	تعزیت و عیادت
45	مولانا محمد جادیہ عظاری مدینی	آپ کے تاثرات
46	مولانا ابو جواد عظاری مدینی	نئے لکھاری (ستمبر، اکتوبر 2023ء)
53	مولانا محمد جادیہ عظاری مدینی	بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
54	مولانا ابو حفص عظاری مدینی	ماں کی گود
55	مولانا ابو حفص عظاری مدینی	چیزیا کی فریاد
57	مولانا تahir علی مدینی	لا بہر بری کی ترتیب
60	امم میلاد عظاریہ	اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
62	بشت ندیم عظاریہ	اچھے اور بے کا اسلامی معیار
63	مشتی فضیل رضا عظاری	اپنے دل کی صفائی کریں
65	مولانا حسین علاؤ الدین عظاری مدینی	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل
		اے دعویٰ! اسلامی تری دھوم پھی ہے!

# جنت کن لوگوں کے لئے میں؟

مفتی محمد قاسم عطّاری\*

خواہش کریں گے۔ ⑤ جنت میں خواہش و طلب پر ملنے والی نعمتوں کے علاوہ خداوندِ کریم کی طرف سے مزید نعمتیں بھی عطا کی جائیں گی جن میں سب سے اعلیٰ نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا۔

آیت میں فرمایا کہ جنت پر ہیز گاروں کے قریب لاپی جائے گی، ان سے دور نہ ہو گی۔ بندوں پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور ابدی نعمتوں پر مشتمل عظیم مقام کا نام جنت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں ہیں جنہیں آنکھوں نے دیکھا، نہ کافوں نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال ہی گزر اور یہ مقام (جنت) ساتویں آسمان سے اوپر ہے۔

جنت کو پر ہیز گاروں کے قریب کرنے کے متعدد معانی ہیں: ① ایک معنی یہ ہے کہ دنیا ہی میں جنت کو پر ہیز گاروں کے دلوں کے قریب کر دیا گیا کہ ان کے دلوں میں جنت میں داخل کا شوق اور وہاں پہنچانے والے اعمال کی محبت ڈال دی گئی جن پر وہ عمل کرتے ہیں۔ ② دوسرا معنی یہ ہے کہ جنتیوں کے لئے میدانِ قیامت سے جنت کی طرف جانا آسمان کر دیا جائے گا کہ جنت اگرچہ کتنے ہی فاصلے پر ہو لیکن جنتیوں کے لئے اس میں جانا ایسے ہی آسمان ہو گا جیسے کسی قریب کی جگہ آدمی باسانی چلا جاتا ہے۔ ③ تیسرا معنی یہ ہے کہ جنت دیکھنے کے لئے اسے قریب ہو گی کہ میدانِ قیامت ہی سے جنتی اسے باسانی دیکھ لیں گے۔ ④ چوتھا معنی یہ ہے کہ جنت میں جانے کے بعد جنت کی تمام جگہیں آنے جانے کے لئے

الله رب العزت نے فرمایا: ﴿وَأُرْفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ﴾ (۱۷) هذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ (۱۸) مَنْ خَشِنَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقُلْبٍ مُّنِيبٍ (۱۹) اذْخُلُوهَا إِسْلَمٌ ذُلِّكَ يَوْمُ الْخُلُودِ (۲۰) لَهُمْ مَا مَيْشَأُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَا نَيْدُ (۲۱) ﴾ ترجمہ لکز العرفان: اور جنت پر ہیز گاروں کے قریب لاپی جائے گی، ان سے دور نہ ہو گی۔ (کہا جائے گا): یہ ہے وہ (جنت) جس کا قسم سے وعدہ کیا جاتا رہا، ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے، جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا۔ (ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ان کے لیے جنت میں وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ (پ 26، ق 31) (35)

تفسیر:

ذکرورہ آیات میں پانچ چیزیں بیان فرمائی گئیں: ① جنت متقین کے لئے ہے اور خدا کے انعام و اکرام کا یہ عظیم مقام متقیوں کے قریب کر دیا گیا ہے یا قریب کر دیا جائے گا۔ ② جنت کا وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو خدا کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے، اپنے ایمان، نیک اعمال، خلوت و جلوت، ظاہر و باطن اور حقوقِ الہی کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اس کے ساتھ، دیکھے بغیر رحمٰن عز و جل سے ڈرنے اور خدا کے حضور رجوع کرنے والے دلوں کے ساتھ پیش ہونے والے ہیں۔ ③ جنت میں داخلہ سلامتی کے ساتھ اور ہمیشہ کے لئے ہو گا۔ ④ جنتیوں کو جنت میں وہ سب کچھ عطا کیا جائے گا جس کی وہ

سعید بن مسیب علیہ الرَّحْمَه فرماتے ہیں: ”اُواب“ وہ ہے جو گناہ کرے پھر تو بہ کرے پھر اس سے اگر گناہ صادر ہو تو پھر تو بہ کرے۔ ③ ”اُواب“ سے مراد وہ شخص ہے جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے ان کی بخشش کا سوال کرے۔ (خازن، ق، تحت الآیہ: 4/32-178) روح البیان، ق، تحت الآیہ: 9/32-131) ④ ”اُواب“ سے مراد تسلیح کرنے والا ہے۔ (تفسیر طبری، ق، تحت الآیہ: 11/32-428)

⑤ ”اُواب“ لوٹنے والے کو کہتے ہیں، لہذا یہ وہ شخص ہے جو گناہوں سے نیکیوں کی طرف لوٹ جاتا ہے اور استغفار کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر، ق، تحت الآیہ: 10/32-145)

**جنتیوں کا دوسرا وصف: حَقِيقَيْظٌ (حافظت کرنے والے)۔**

اس بارے میں مفسرین کے کئی اقوال ہیں: ① ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ”حَقِيقَيْظٌ“ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کرنے والا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے حق کی حفاظت کرے، خدا کی نعمت کا اعتراف کر کے اس کا شکر ادا کرے۔

② حدیث میں فرمایا کہ جس نے دن کے پہلے پھر میں چار رکعت نفل نماز پڑھیں گی اختیار کی تو وہ ”اُواب“ و ”حَقِيقَيْظٌ“ ہے۔ (قرطبی، ق، تحت الآیہ: 32/9، 17/32) ③ ”حَقِيقَيْظٌ“ وہ ہے جو اپنی تمام سانسیں اللہ کے لئے صرف کرے یعنی رب کی طلب کے علاوہ کسی اور جگہ اپنی سانسیں ضائع نہ کرے اور کسی بھی لمحے رب کی یاد سے غافل نہ ہو۔ (روح البیان، ق، تحت الآیہ: 9/32-131)

④ ”حَقِيقَيْظٌ“ سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے۔ ⑤ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”حَقِيقَيْظٌ“ سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور اُن سے استغفار کرے۔

(خازن، ق، تحت الآیہ: 4/32-178)

**جنتیوں کا تیسرا وصف: مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ، جو رَحْمَنَ سَبَبَ دِكَّهَ ڈرَا۔**

آیت میں خدا سے خشیت رکھنے کا فرمایا ہے۔ ”خشیت“ وہ خوف ہے جو کسی کی عظمت کی وجہ سے ہے۔ خشیت اور خوف میں فرق ہے۔ جہنم کی سزا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، خوف کھلاتا ہے۔ یہ کیفیت عام لوگوں میں ہوتی ہے اور خدا کی

نہایت قریب کر دی جائیں گی کہ اگرچہ جنتی کا محل موجودہ پوری دنیا سے زیادہ بڑا ہو لیکن اگر اس نے کسی دوسری جگہ جانا ہو تو لمحے بھر میں وہاں پہنچ جائے گا، یعنی سب مقامات رسائی کے اعتبار سے قریب قریب ہوں گے۔ یہ تمام تعبیرات تفسیر طبری، قرطبی اور بغوی سے مانوذہ ہیں۔

اسی آیت پر حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرَّحْمَن نے یوں کلام فرمایا کہ جنت میں داخلے کے اعتبار سے متقيوں کی تین اقسام ہیں: ① عام مومنین ② خاص مومنین ③ خاص الخاس حضرات۔ عام مومنین جنت کی طرف پیدل جائیں گے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَسَيِّئُ الَّذِينَ أَتَّقَواْ إِلَيْهِمْ إِلَى الْجَنَّةَ زُمَرًا﴾ اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا۔ (پ: 24، الزمر: 73) خاص مومنین اپنی نیکیوں کی سواریوں پر سوار ہو کر جنت کی طرف جائیں گے۔ ان کی نیکیاں سواریوں کی صورت میں تبدیل کر دی جائیں گی جیسے قربانی کے جانور اور مسجدوں کے متعلق روایات موجود ہیں۔ خاص الخاس لوگوں کا معاملہ یہ ہو گا کہ وہ خود اونچے مقام پر ہوں گے اور جنت اُن کے قریب کر دی جائے گی اور انہی کیلئے فرمایا گیا کہ جنت ان سے دور نہیں۔ (روح البیان، ق، تحت الآیہ: 9/31-130)

آیت میں فرمایا کہ جنتیوں سے کہا جائے گا کہ یہ ہے جنت جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا۔ جنتیوں کو یہ بشارت جنت میں داخلے کے وقت سنائی جائے گی اور یہ بشارت یا تو عظیم شرف عطا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جائے گی یا فرشتوں کی زبان سے ملے گی۔

آیات میں بتایا کہ جنت کن اوصاف کے مالک لوگوں کے لئے ہے؟

**جنتیوں کا پہلا وصف: آیت میں فرمایا: لِكُلِّ أَوَابٍ، هر رجوع کرنے والے کے لیے۔**

”اُواب“ کے متعدد معانی بیان کئے گئے ہیں اور تمام معانی اپنی جگہ درست ہیں۔ ① ”اُواب“ سے مراد وہ شخص ہے جو معصیت اور نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت اختیار کرے۔ ② حضرت مانیزم

سے بری ہو تو ایسا قلب ”قلبِ سلیم“ ہو گا۔

(تفسیر کبیر، ق، تحقیق آیتیہ: 33: 10، 147)

آیت میں فرمایا: أَذْخُلُوهَا بِسَلِيمٍ پر ہیز گاروں سے کہا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ، یہ سلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر سلامتی کا نزول ہو گا یا فرشتوں کی جانب سے جنتیوں کو سلام کہا جائے گا اور یہ سلامتی جنت کی نعمتوں کے زوال سے سلامتی ہو گی اور اس سلام میں سلامتی، سعادت اور کرامت سب داخل ہوں گے۔

آیت میں فرمایا: ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ، یہ یہیشکی کا دن ہے۔ آیت میں ”یوم الخلود“ سے بنیادی اسلامی عقیدہ بھی واضح ہو گیا کہ جنت ہمیشہ رہے گی، کبھی فنا نہ ہو گی اور جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی عقیدہ کافروں اور جہنم کے بارے میں ہے کہ جہنم ہمیشہ رہے گی اور کافر جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

جنت کی نعمتوں کے متعلق فرمایا: لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَ لَدَيْنَا مَا نَدِيدُ، جنتیوں کے لیے جنت میں وہ سب کچھ ہے جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ حضرت ابوالقاسم قیشری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ انہیں کہا جائے گا کہ تم دنیا میں کہا کرتے تھے کہ وہی ہو گا جو منظورِ خدا ہے، اب جو تم چاہو گے وہی ہو گا کیوں کہ نیکی کا بدله ویسی ہی نیکی ہے۔ نیز آیت میں فرمایا کہ جنت میں مزید بھی ملے گا۔ یہ مزید فضل اور نعمت ”دیدِ الہی“ ہے۔ اہل بہشت جنت میں جمعہ کے دن بھی ہوں گے تو جو کچھ مانگیں گے، اللہ تعالیٰ وہ عطا فرمائے گا اور اپنے جلوہ دیدار سے بھی نواز دے گا۔ جنت میں جمعہ کا نام ”یوم المزید“ ہے۔ (روح البیان، ق، تحقیق آیتیہ: 35: 9، 132) عقیدہ اہل سنت یہ ہے کہ آخرت میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا اور یہ دیدار کسی گیفیت اور جہت کے بغیر ہو گا۔

دعا: اللہ کریم ہمیں جنتیوں کے اوصاف و اخلاق اور اعمال کی توفیق عطا فرمائے، ہماری بے حساب بخشش فرمائ کر جنت میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

آمین بجاه خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمت کے پیش نظر اس سے ڈرنا ”خیثت“ کہلاتا ہے اور یہ صفت علمائے ربانیین، اولیائے کرام کی ہے۔

آیت میں فرمایا کہ رحمن سے خیثت رکھتے ہیں۔ رحمن کے لفظ سے اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ کے بندے اس سے ڈرنے کے باوجود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں نیز بندوں کو علم ہے کہ رب کی رحمت، بہت وسیع ہے اور بندوں کے خوف کے باوجود رب کریم اپنی رحمت اپنے بندوں سے نہ روکے گا اور یہ بات بھی ہے کہ بندے، رب کے اس ارشادِ گرامی ﴿تَنِعِي عِبَادِي أَتَّيْ أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ترجمہ: میرے بندوں کو خبر دو کہ بیشک میں ہی بخشش والا مہربان ہوں اور بیشک میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔ (پ 14، الحجر: 49، 50) پر عمل کرتے ہیں یعنی وہ خوف و رجا کے درمیان میں رہتے ہیں۔

آیت میں فرمایا: بِغَيْرِ دِيْكَهِ خدا سے ڈرتے ہیں۔ اس کے دو معنی ہیں، ایک یہ کہ مومن اپنے رب سے ڈرتا ہے حالانکہ اس نے اپنے رب کو دیکھا نہیں ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ مومن بندہ، خلوت میں بھی خدا سے ڈرتا ہے حالانکہ اس وقت کوئی انسان اسے نہیں دیکھ رہا ہوتا۔ (قرطبی، ق، تحقیق آیتیہ: 33: 17، ج: 9، 17) جنتیوں کا چوتھا صفات: وَ جَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ، رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا۔

خدا کے حضور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ حاضر ہونے والے وہ ہیں جو اللہ و رسول عز وجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت پر توجہ رکھتے ہیں، مخلص ہوتے ہیں، خدا کی حرمتیوں کو جانے والے، خدا سے دوستی رکھنے والے، خدا کے جلال کے سامنے تواضع کرنے والے اور خدا کی خاطر اپنی خواہش نفس کو چھوڑنے والے ہوتے ہیں۔ (قرطبی، ق، تحقیق آیتیہ: 33: 17، ج: 9، 17) قلب میب، قلبِ سلیم کی طرح ہے جو قرآن میں فرمایا: ﴿إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (پ 23، الصاف: 84) اس سے مراد شرک سے سلامتی ہے اور جو شرک سے سلامت ہو وہ غیر اللہ کو چھوڑ کر رب کی طرف رجوع کرتا ہے تو ایسا قلب ”قلب میب“ کہلاتا ہے اور جو اللہ کی طرف رجوع کرے اور شرک

# کامیاب زندگی کے تین اصول

مولانا محمد ناصر جمال عطاء رائے

حکم دیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ وہ کیسے ہوں؟ امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی اس پاک پر تفصیلی گفتگو نقش فرمائی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے:

① وہ قرآن و حدیث کو جانے والے ہوں۔  
② ان کا ظاہر قرآن و حدیث کی طرف بلا تا ہو اور باطن اسلامی تعلیمات سے رنگا ہوا ہو۔

③ وہ حدود اللہ کی روایت کرتے ہوں۔  
④ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہوں۔  
⑤ احکام شریعت کو نافذ کرنے والے ہوں۔

یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کو دیکھ کر اللہ پاک یاد آ جاتا ہے۔<sup>(3)</sup>  
محترم قارئین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک فرمان کا یہ حصہ بتارہا ہے کہ تجربہ کار لوگوں کے تجربے سے فائدہ اٹھانا ہمیں بہت سارے نقصانات سے بچالتا ہے نیز کسی کو بڑا مان لینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ سیکھنا (Learning) ہوں، دینی اعتبار سے پختہ ذہن و طبیعت ہوں، ان سے آداب زندگی سیکھے جاسکیں نیز اگر کوئی عمر میں کم ہے لیکن دین میں بڑا رتبہ حاصل ہے تو وہ بھی بڑوں میں سے ہے۔<sup>(2)</sup>

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ وَسَائِلُوا الْعَلَيَّةَ وَخَالِطُوا الْحَكَمَاءَ** یعنی بڑوں کے پاس بیٹھو، علماء سے پوچھو اور حکمت والوں سے میل جوں رکھو۔<sup>(1)</sup> اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرز زندگی (Life Style) بہتر بنانے کے بارے میں ہماری بہت خوب صورت اور جامع راہنمائی (Comprehensive Guidance) فرمائی ہے، یہ حدیث مبارکہ بھی انہی میں سے ایک ہے کہ جس میں کامیاب زندگی کے تین اصول بیان کیے گئے ہیں، آئیے! ان میں سے ہر ایک کے بارے میں تفصیل سے جانے کی کوشش کرتے ہیں:

## 1 جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ

علامہ عبد الرءوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: بڑوں سے مراد وہ ہیں کہ جو بڑے تجربہ کار ہوں، دینی اعتبار سے پختہ ذہن و طبیعت ہوں، ان سے آداب زندگی سیکھے جاسکیں نیز اگر کوئی عمر میں کم ہے لیکن دین میں بڑا رتبہ حاصل ہے تو وہ بھی بڑوں میں سے ہے۔<sup>(2)</sup> رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑوں کے پاس بیٹھنے کا تو

جاتی ہے۔

**2** حکما کے پاس بیٹھنے سے بندہ تعریف کے قریب اور مذمت سے دور ہو جاتا ہے۔

**3** بڑوں کے پاس بیٹھنے سے فضلِ الہی کی جستجو میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز سے دل اچاٹ ہو جاتا ہے۔<sup>(7)</sup>

**4** جو آکا بر اولیا کے پاس بیٹھتا ہے وہ آنتوں سے محفوظ رہتا ہے۔<sup>(8)</sup>

**مدنی مذاکرے اور علم و حکمت** آج ہمیں جن تجربہ کار اہل علم کی صحبت اور حکمت و دانائی میسر ہے، ان میں سے ایک امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری نہ خالہ العالی کی مبارک ذات بھی ہے، اللہ پاک نے آپ کو علم و حکمت سے بھی نواز ہے اور ساتھ ہی زندگی کے آپ اینڈ ڈاؤن کے ذریعے آپ کو وہ تجربہ (Experience) عطا کیا ہے کہ آپ شخصیت سازی (Personality Development) میں مضبوط حوالہ (Authentic Reference) ثابت ہوئے ہیں، آپ کی کوشش سے بہت بڑا انقلاب (Revolution) آیا ہے جس کے اثرات دنیا بھر میں محسوس کیے جا رہے ہیں۔ یہاں یہ سب بتانے کا مقصد یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو امیر اہل سنت کے مدنی مذاکروں میں شرکت کرنے اور مکتبۃ المدینہ سے پہلو ہونے والی ملفوظات امیر اہل سنت کی سیریز پڑھنے پر ابھارا جائے۔ مدنی مذاکروں میں شرکت سے ان شاء اللہ آپ کو دینی اعتبار سے عظیم تجربہ کار ہستی کی صحبت ملے گی، سوال و جواب کے ذریعے علم کی دولت ملے گی اور حکیم وقت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی حکمت و دانائی بھری باقی سننے کو ملیں گی، ان شاء اللہ! آپ تجربہ ضرور کریں گا۔ اللہ کریم ہمارے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

**امین بن جاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

(1) مجید، 22/125، حدیث: 324 (2) فیض القدری، 3/451 (3) فیض القدری، 3/451 مخوذ (4) فیض القدری، 3/451 (5) فیض القدری، 3/452 مخوذ (6) فیض القدری، 3/452 مخوذ (7) فیض القدری، 3/452 (8) فیض القدری، 3/451

لئے یقیناً اکسیر (نہایت فائدہ مند) ہے لیکن فوراً اثر کا ظاہر ہونا شرط نہیں، مدت بعد ان کی صحبت اپنارنگ دکھاتی ہے۔<sup>(4)</sup>

## 2 سائلُوا النَّبِيَّ

یعنی پیش آنے والے مسائل کا شرعی حل ایسے علماء سے پوچھو جو با عمل ہوں، ان کے پاس بیٹھتے ہوئے احترام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور ان سے کوئی بات پوچھتے ہوئے ظاہر و باطن میں کوئی ایسا کام نہ ہو جو ان کی شان کے خلاف ہو۔<sup>(5)</sup>

**ہمیشہ سکھتے رہئے** ہمیں ہمیشہ سکھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہیے، بعض دفعہ ہمیں معلوم نہیں ہو پاتا کہ کیا کچھ سکھنے کی ضرورت ہے اور کتنا کچھ سیکھ کر اپنی عملی حالت بہتر بناسکتے ہیں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کر سکتے ہیں لہذا کوشش کیجئے کہ اپنی ضرورت کے مسائل سکھتے رہیں ورنہ غلطیاں کم ہونے کے بجائے یوں ہی بڑھتی رہیں گی۔ اس کے لئے الحمد لله دعوتِ اسلامی کا پلیٹ فارم بہت مفید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مفتیان کرام کے زیر نگرانی دار الافتاء اہل سنت کی بہت ساری سروسری ہیں جن کے ذریعے آپ شرعی سوالات پوچھ سکتے ہیں نیز مدنی چیزوں پر بھی دار الافتاء اہل سنت کے سوال جواب کے سلسلے آتے ہیں۔ نیز دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں شرکت بھی سکھنے کا بہترین پلیٹ فارم ہے۔

## 3 خالیٰ طوا الحکماء

یعنی وقت نکال کر حکمت والوں سے ملتے رہو کیوں کہ اہل حکمت جوبات کرتے ہیں وہ درست ہوتی ہے، جو کام کرتے ہیں اس میں ایک طرح نظم اور پختگی ہوتی ہے، ان لوگوں کے احوال زندگی غلطی و خامی سے محفوظ ہوتے ہیں، ان کی بارگاہ میں اخلاق سنورتا اور کردار نکھرتا ہے۔<sup>(6)</sup>

کبراء اور علماء و حکماء کے پاس بیٹھنے کے فائدے دانشوروں کے مطابق بڑوں اور علماء حکما کے پاس بیٹھنے سے یہ فائدے حاصل ہوتے ہیں:

**1** علماء کے پاس بیٹھنے سے نیکی و ثواب میں دل چپی بڑھ

# مَدَارِكَ الْمَذَكُورَ كَيْ سُوَالُ وَجَاب



شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطا قادری صوی دامت برکاتہم علیہم مدینی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

کے رشتہ داروں کو تسلی دیں۔ اگرچہ بے ہوشی کی وجہ سے آپ مریض سے عیادت نہیں کر سکتے لیکن مریض کے پاس جا تو سکتے ہیں، یوں ہی اُس کے عزیزوں کے ساتھ ہمدردی بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اُس کی بے ہوشی کی وجہ سے زیادہ پریشان ہوں گے۔ غم خواری ضرور کرنی چاہئے۔

(مدینی مذاکرہ، 13 صفر شریف 1441ھ)

**4 کیا غوثِ اعظم، امامِ اعظم سے پہلے کے بزرگ ہیں؟**

**سوال:** کیا حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے پہلے کے ہیں؟

**جواب:** نہیں، امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (تاریخ وفات: 2 شعبان شریف 150ھ) پہلے کے ہیں اور حضور غوثِ پاک شیخ عبدالقدار جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (تاریخ وفات: 11 ربیع الآخر شریف 561ھ) بعد کے ہیں۔ (مدینی مذاکرہ، 7 ربیع الآخر شریف 1441ھ)

**5 پیر صاحب کو اپنا عمل بتانا کیسا؟**

**سوال:** کیا کوئی مرید اپنا عمل پیر صاحب کو بتا سکتا ہے؟

**جواب:** اگر اس نے اپنا عمل شناختا ہے کہ میری کوئی کوتاہی یا غلطی ہو تو پیر صاحب اصلاح کر دیں، یا میری راہ نمائی کر دیں کہ ”اس کے بد لے یہ عمل کرلو اور اُس کے بد لے وہ عمل کرلو“ تو یہ اچھی نیت ہے، ایسی صورت میں پیر صاحب کو بتا

**1 کیا پیر بھی محرم ہوتا ہے؟**

**سوال:** کیا پیر محرم ہوتا ہے؟

**جواب:** پیر محرم بھی ہو سکتا ہے جیسے باپ پیری مریدی کرتا ہے اور بیٹی اس کی مریدی ہے تو یہ بیٹی کا محرم ہے۔ اگر کوئی اور پیر ہے جو نامحرم ہے تو وہ نامحرم ہی رہے گا یعنی صرف پیر ہونا اسے محرم نہیں بنادے گا۔ عورت اپنے نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی اور نہ اس سے اپنے سر پر ہاتھ پھرو سکتی ہے۔ (مدینی مذاکرہ، 7 صفر شریف 1441ھ)

**2 ”شَيْئًا بِلَوْيَا عَبْدَ الْقَادِر“ کا مطلب**

**سوال:** اس شعر کا مطلب بتاویجیئے:

شَيْئًا بِلَوْيَا يَا عَبْدَ الْقَادِر

سَاكِنَ الْبَعْدَادِيَا شَيْخُ الْجِيلَانِ

**جواب:** اس کا مطلب یہ ہے کہ اے بغداد شریف کے رہنے والے بزرگ شیخ عبدالقدار جیلانی! اللہ کے لئے مجھے کچھ عطا فرمادیجیئے۔ (مدینی مذاکرہ، 7 ربیع الآخر شریف 1441ھ)

**3 بے ہوش مریض کی عیادت کیسے کی جائے؟**

**سوال:** کوئی مریض بے ہوش ہو، اُس کی عیادت کیسے کی جائے؟

**جواب:** جا کر اُسے دیکھیں، اُس کے لئے ڈعا کریں اور اُس

سمجھنا وغیرہ۔ یوں ہی بیوی کا ہر وقت منہ پُھلا کر رکھنا، شوہر کے گھر آتے ہی بچوں کی شکایتوں کے انبار لگا دینا، فرماںشوں کی فہرست (List) دیتے رہنا، چھوٹی چھوٹی بات پر شکوہ و شکایت کرتے رہنا، بات بات پر لڑتے رہنا وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے شوہر یا بیوی دوسری طرف مائل ہو سکتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے، لیکن شیطان کی وجہ سے انسان بہک جاتا ہے۔ ایسی صورت کا حل طلاق نہیں ہے، اس کا حل یہ ہے کہ دوسرے کی جائز ضرورت (Requirement) پوری کی جائے، اس کے ساتھ محبت بھرا سلوک کیا جائے، بلکہ محبت کی خوراک (Dose) بڑھادی جائے کہ غوماً جس دوسرے فائدہ نہ ہو رہا ہو اس کی مقدار بڑھادی جاتی ہے۔ یہ گھر چلانے کا بہترین طریقہ ہے، اس سے گھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔ (مدنی مذکورہ، 2، ربیع الاول شریف 1441ھ)

#### 8 عمامہ شریف کو پگڑی کہنا کیسا؟

**سوال:** کچھ لوگ عمامے کو پگڑی کہتے ہیں، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** عمامہ کو پگڑی کہتے ہیں نیزاں کو پگ اور صافہ بھی کہتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی نام ہیں۔ بہر حال توہین کی نیت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، ظاہر ہے کوئی مسلمان توہین کی نیت سے ایسا نہیں کہہ سکتا! (مدنی مذکورہ، بعد نماز عصر، 20 رمضان شریف 1441ھ)

#### 9 کیا مرچ کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے؟

**سوال:** لوگ بولتے ہیں مرچ کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے اور پڑھنا آتا ہے کیا یہ بات درست ہے؟

**جواب:** مرچ کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے یا پڑھنا آجاتا ہے میں نے کبھی ایسا پڑھا، سننا نہیں۔ البتہ طبی تحقیق کے مطابق ہری مرچیں کھانے سے قوتِ مُدافعت (Immunity) میں اضافہ ہوتا ہے یعنی بیماری سے مقابلہ کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ ہری مرچیں بھی زیادہ نہ کھائی جائیں کہ اس سے معدے کو نقصان ہو سکتا ہے۔ (مدنی مذکورہ، 26، ربیع الاول 1441ھ)

سکتا ہے۔ البتہ اگر یہ نیت ہو کہ ”پیر صاحب کے دل میں میرا مقام بن جائے، عزٰت بن جائے، وہ مجھے نیک سمجھیں“ تو اس صورت میں نہ بتائیں۔ (مدنی مذکورہ، 2، ربیع الاول شریف 1441ھ)

#### 6 کیا ہاتھ میں کالا دھاگا باندھ سکتے ہیں؟

**سوال:** کیا ہاتھ میں کالا دھاگا باندھ سکتے ہیں؟ نیزاں سے غیر مسلموں کی مشاہدہ تو نہیں ہو گی؟

**جواب:** ہمارے یہاں تعویذات کے بستے پر کالا دھاگا دیا جاتا ہے جو درد کے لئے پڑھا گیا ہوتا ہے اور ہاتھ وغیرہ میں جہاں درد ہوتا ہے وہاں باندھا جاتا ہے لہذا اگر کسی نے کالا دھاگا باندھا ہوا ہے تو اس کے ہاتھ میں درد ہو گا اسی لئے باندھا ہو گا۔ اس سے کسی غیر مسلم کی مشاہدہ بھی نہیں کہ کالا دھاگا ہاتھ میں ہو تو یہ غیر مسلم کی نقل بن جائے۔ ہاں! اسٹیل کا ایک مخصوص کڑا ہے جو غیر مسلموں کا ایک طبقہ پہنتا ہے، اگر یہ پہنیں گے تو ان کی مشاہدہ ہو جائے گی۔

(مدنی مذکورہ، 20 صفر شریف 1441ھ)

#### 7 میاں یا بیوی ناحرم کے چکر میں پڑ جائے تو دوسرا کیا کرے؟

**سوال:** ہمارے ہاں سو شش میڈیا کے آنے کے بعد گھر ٹوٹنے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ اگر کسی شوہر کو پتا چلے کہ اس کی بیوی کسی غیر مرد کے چکر میں پڑ گئی ہے، یا بیوی کو پتا چلے کہ اس کے شوہر کے غیر عورت کے ساتھ تعلقات ہیں تو ان کو کیا کرنا چاہئے؟

**جواب:** بیوی کا کسی غیر مرد (یعنی ناحرمہ عورت) سے یا شوہر کا کسی غیر عورت (یعنی ناحرمہ عورت) سے تعلقات قائم کرنا حرام و ناجائز ہے، اگر ایسا ہو نا Confirm ہو جائے تو جو اس میں مبتلا ہے اس کو نرمی سے سمجھایا جائے، آحادیث کریمہ یاد ہوں تو وہ شنائی جائیں، خوفِ خدا کی ترغیب دلائی جائے اور ساتھ ہی ان اساب پر بھی غور کیا جائے جن کی وجہ سے یہ سب ہو سکتا ہے۔ مثلاً شوہر کا بار بار جھگڑا کرنا، گھری نیند سے اٹھا کر کپڑے اسٹری کرنے کا کہنا، بیوی کو پاؤں کی جگتی (یعنی حقر و ذلیل) مانپنامہ



دائرۃ الافتاء اہل سنت جوہر ناؤن لاہور

# دَارُ الْإِفْتَاءِ أَهْلُسُنْدَتْ

دائرۃ الافتاء اہل سنت (دعوت اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروف عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرون ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

کرے۔ یاد رہے اگر وہ نماز میں شامل ہی نہ ہوتا، تب بھی اس پر سجدہ کرنا واجب ہوتا۔

وَاللَّهُ أَخْلَمُ عَزَّ ذِيَّ جَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مصدق  
مجیب  
مولانا محمد سرفراز اختر عظاری      مفتی فضیل رضا عظاری

## 2 جو تے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھنا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متنین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو تے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنَ الْمُكْلِبِ الْوَهَابِ اللَّهُمَّ هَدَايَةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ  
جو تا اور اس کے نیچے کی زمین پاک ہو، تو جو تا پہن کر نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں، جائز ہے، مگر ان میں سے کوئی بات فوت ہوئی یعنی زمین ناپاک ہوئی یا جو تا ناپاک ہوا تو نمازِ جنازہ نہیں ہوگی۔ زمین اگر پاک ہو اور کوئی مجبوری بھی نہ ہو، تو مناسب یہ ہے کہ جو تا اتار کر نمازِ جنازہ پڑھیں کہ استعمالی جو تے پاک ہی سہی لیکن گندے ضرور ہوتے ہیں۔ ہاں جہاں زمین کے

## 1 جماعت میں نہ ہوتے ہوئے امام سے آیت سجدہ سنی تو؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متنین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے امام سے آیت سجدہ سنی اور اس وقت وہ نماز میں شامل نہیں تھا بعد میں شامل ہوا، تو کیا اس پر سجدہ تلاوت واجب ہو گایا نہیں؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنَ الْمُكْلِبِ الْوَهَابِ اللَّهُمَّ هَدَايَةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ  
پوچھی گئی صورت میں جس نے امام سے آیت سجدہ سنی اور اس وقت نماز میں شامل نہیں تھا، اس پر سجدہ تلاوت واجب ہے۔ سجدہ کرنے کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ آیت سجدہ سننے کے بعد امام کے سجدہ تلاوت کرنے سے پہلے نماز میں شامل ہوا، تو امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ اور اگر امام کے سجدہ تلاوت کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا جس میں امام نے آیت سجدہ تلاوت کی تھی، تو وہ سجدہ نہیں کرے گا، امام کا سجدہ اسے کافی ہے، کیونکہ رکعت پانے کی وجہ سے وہ سجدہ کو پانے والا قرار پائے گا، اگر اس رکعت کے علاوہ کسی اور رکعت میں شامل ہوا، تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ

اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کئے جائیں جیسے مرض کی وجہ سے جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو، اشارے کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ قبلہ کی طرف پاؤں کرتا ہے اور بعض کے نزدیک میت کو قبر میں لٹانے کی طرح لٹایا جائے جیسے ہمارے یہاں یعنی سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب کئے جاتے ہیں، جبکہ اصح مذہب یہ ہے کہ کسی خاص جانب پاؤں کرنے کی کوئی پابندی نہیں ہے، بلکہ جس جانب آسانی ہو، اسی جانب کئے جائیں۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُوَسَلَمَ

### كتبہ مفتی فضیل رضا عطاری

#### 5 فصل تیار ہونے کے بعد بیچ دی تو کیا عشر لازم ہو گا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فصل تیار ہو چکی تھی مگر ابھی کٹائی باقی تھی کہ اس سے پہلے مالک نے بیچ دی، سوال یہ ہے کہ اس صورت میں فصل کا عشر خریدار ادا کرے گا یا بیچنے والا؟ بیان فرمادیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنَ الْمُبِدِّلِ الْوَهَابِ اللَّهُمَّ هَدَايَةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ  
فصل جب اس قدر تیار ہو جائے کہ اب اس کے بگڑنے، سوکھنے اور خراب ہونے کا اندیشہ نہ رہے تو اس پر عشر واجب ہوتا ہے اور جس کی ملک میں یہ حالت پیدا ہوگی، اسی پر عشر لازم ہو گا۔ صورتِ مسئولہ میں چونکہ یہ حالت بالع (یعنی بینے والے) کی ملک میں پیدا ہوئی کہ اس نے فصل تیار ہونے کے بعد فروخت کی لہذا صورتِ مسئولہ میں اسی پر عشر لازم ہے، خریدار پر لازم نہیں۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُوَسَلَمَ

مصدق

مجیب

ابوالحسن ذاکر حسین عطاری مدنی مفتی فضیل رضا عطاری

ناپاک ہونے کا شہر ہو تو احتیاط یہ ہے کہ جوتے اتار کر اس پر پاؤں رکھ کر نمازِ جنازہ پڑھیں کہ اس صورت میں صرف جوتے کے اوپر والے حصے کا پاک ہونا ضروری ہے، جوتے کا تلا (نچلا حصہ) یا زمین ناپاک بھی ہو، تو امام محمد علیہ السلام کے مفتی بہ قول کے مطابق نماز ہو جائے گی۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُوَسَلَمَ

مصدق

مولانا محمد سرفراز اختر عطاری مفتی فضیل رضا عطاری

#### 3 کیا مقرض پر بھی عشر لازم ہے؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر اپنی زمین کی پیداوار کی مالیت سے زائد کسی پر قرض ہے تو کیا اس صورت میں بھی اس پر عشر واجب ہو گا؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنَ الْمُبِدِّلِ الْوَهَابِ اللَّهُمَّ هَدَايَةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ  
قوانينِ شریعت کے مطابق قرض، عشر واجب ہونے سے منع نہیں، لہذا کسی شخص پر چاہے کتنا ہی قرضہ ہو، قرض کی رقم الگ کئے بغیر اس پر زمین کی مکمل پیداوار میں سے اپنی تفصیل کے مطابق عشر یا نصف عشر دینا لازم ہو گا۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُوَسَلَمَ

مصدق

مولانا محمد بلاں عطاری مدنی مفتی فضیل رضا عطاری

**4** میت کے پاؤں غسل دیتے وقت کس طرف کئے جائیں؟  
**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میت کو غسل دیتے وقت اس کے پاؤں کس طرف کئے جائیں؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنَ الْمُبِدِّلِ الْوَهَابِ اللَّهُمَّ هَدَايَةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ  
بعض علمائے کرام کے نزدیک میت کو غسل دیتے وقت

# ذوقِ عبادت میں آئیے ابرٹھائیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عظاری

فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیر اسینہ مال داری سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرے دونوں ہاتھ مساغل سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہ کروں گا۔<sup>(4)</sup> (یعنی (اے انسان) تو اپنا دل میری عبادت و اطاعت کے لئے خالی رکھ، دشت بکار دل بیمار (ہاتھ کام میں اور دل رب کی یاد میں، اس پر عمل کر، فراغت دل کے یہ ہی معنی ہیں، یہ مطلب نہیں کہ دنیا کا روابر نہ کر خود بھی بھوکے مر و بچوں کو بھی مارو۔ دل کی دنیا دوسری ہے اگر اس پر عمل نصیب ہو گا تو ان شاء اللہ کمالی میں برکت دل میں فراغت حاصل ہو گی۔ (اور) اگر تو نے اپنے آپ کو دنیا کی فکروں میں ہی لگایا، تیرے دل میں دنیا تر گئی تو تو کام اور فکر کرے گا زیادہ، ملے گاوہی جو تیرے مقدر میں ہے، تو مالدار ہو کر بھی فقیر ہی رہے گا۔ دل کا چین اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ یہ اس کے ذکر سے نصیب ہوتا ہے۔<sup>(5)</sup>

یہ بھی یاد رکھئے کہ ہمیں تمام جہانوں کے رب کی عبادت دکھاوے اور وادوں کے لئے نہیں بلکہ اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہی کرنی ہے، ایسی ہی عبادت کا اخروی فائدہ ملاحظہ کیجئے:

**خلوص والی عبادت جنت میں داخل کروائے گی خالص اللہ**

نوٹ: یہ مضمون نگران شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

الله پاک کی عبادت ہی ہماری پیدائش کا اصل مقصد ہے، اُس کی عبادت ہمارے لئے اس کے عفو و درگزر، فضل و کرم اور اس کی رحمت کے حصول کا ذریعہ اور اس کے عذاب سے بچنے کا وسیلہ ہے، قرآن و حدیث میں جگہ جگہ ہمیں رب الْعَالَمِینَ کی عبادت کی ترغیبات ملتی ہیں، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے الگوں کو پیدا کیا۔<sup>(1)</sup> ایک اور مقام پر ارشاد رب العباد ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔<sup>(2)</sup> اور پھر یہ عبادت کا سلسلہ کب تک رہنا چاہئے، اس کے بارے میں ربِ لمیں یہ کہ فرماتا ہے: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور مرتبہ دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔<sup>(3)</sup>

بد فسمتی سے آج ایک بڑی تعداد نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دے کر، فضولیات اور گناہوں میں پڑ کر اپنی زندگی کے اس اصل اور حقیقی مقصد کو بھلا کیا ہوا ہے۔

**رب کی عبادت محتاجی ڈور کرتی ہے** اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک ارشاد

کرتے، بعد میں پھر آپ ساری رات ہی عبادت میں گزارتے اور یہ سلسلہ آپ کی وفات تک جاری رہا۔<sup>(9)</sup>

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: آپ ہر دن اور رات میں ایک قرآن کریم ختم فرماتے، نیز آپ روزانہ قرآن پاک کی ایک منزل تلاوت کرتے اور یوں سات راتوں میں بھی ایک قرآن پاک ختم فرماتے، نیز آپ نمازِ عشا کے بعد کچھ دیر سو کر صحیح تک نماز اور دعائیں مشغول رہتے، رات کے نوافل کو آپ کبھی بھی نہ چھوڑتے، نیز ہر دن اور رات میں 300 رکعتیں نوافل ادا فرماتے، کسی مسئلے کی وجہ سے حق پر ڈٹے رہنے کے سبب جب آپ کو مسلسل 28 میہنے قید میں رکھا گیا، اس دوران آپ پر کوڑے بر سائے گئے، تلوار کے ذریعے زخم لگائے گئے اور دیگر اذیتیں دی گئیں تو آپ بیمار اور کمزور پڑ گئے مگر پھر بھی ہر دن اور رات میں 150 رکعتیں نوافل پڑھتے رہے۔<sup>(10)</sup>

**غوثِ اعظم کا ذوقِ عبادت:** شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہزوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سیدی شیخ مجی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی چالیس سال خدمت کی، اس مدت میں آپ عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرماتے، اور (آپ کا یہ معمول تھا کہ) جب بے وضو ہو جاتے تو اس وقت دوبارہ وضو کر کے دو رکعتیں (نفل) نماز پڑھ لیتے۔<sup>(11)</sup>

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! قرآن و حدیث پر عمل کی نیت سے اور اپنے بزرگانِ دین کے طریقے کو اپناتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو اس کی توفیق نصیب فرمائے۔

**امین و بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

(1) پ 1، البقرۃ: 21 (2) پ 27، التریت: 56 (3) پ 14، الجرج: 99 (4) ترمذی، 211/4، حدیث: 2474 (5) مرآۃ المناسیح، 7/14، 15، 30 (6) مجمع اوسط، 4/30، حدیث: 5105 (7) اخیرات الحسان، ص 50 (8) ترتیب المدارک و تقریب المسالک، 2/349-450 (9) لفظی مختصر فی تاریخ الملوك والعلماء، 10/135، 136-حایة الاولیاء، 9/143، حدیث: 13427 (10) الطبقات الکبریٰ، بشرا فی، 1/78، 2/97-حایة الاولیاء، 9/192، رقم: 13657 (11) یہ اسرار، ص 164۔

پاک کے لئے اس کی عبادت کرنے والے سے قیامت کے دن اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا ارادہ تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! میرے ارادے کو تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے، عبادت سے میرا مقصد تیری یاد اور تیری رضا تھی۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا، اسے جنت کی طرف لے جاؤ۔<sup>(6)</sup>

قرآن و حدیث پر نظر رکھنے اور عمل کرنے والوں کی عبادت کے تواندازی نیز اے جد اہوتے ہیں، فرانپس و داجبات کی ادا بیگنی کے ساتھ ضرورت کی حد تک کمانے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ علم دین سیکھنا اور سکھانا، کثرت سے نوافل پڑھنا، نفلی روزے رکھنا اور رات دن قرآن کریم کی تلاوت کرنا یہ سب ان کی زندگیوں کا حصہ ہوتا ہے۔

#### انہمہ اربعہ (چار لاموں) کا شوقِ عبادت

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ نے مسلسل تیس سال (نفلی) روزے رکھے، چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی، تیس سال تک ایک رکعت میں قرآن پاک ختم کرتے رہے، رمضان المبارک کی ہر رات اور دن میں ایک ایک اور عید الفطر کے دن بھی ایک قرآن پاک ختم فرماتے، جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ نے سات ہزار بار قرآن پاک ختم کئے۔<sup>(7)</sup>

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: آپ ہر اسلامی مہینے کی پہلی پوری رات، نیز جمعہ کی ساری رات اور مہینے کی بقیہ راتوں میں سے ہر رات کا ایک مقرر کیا ہوا حصہ عبادت میں گزارتے اور صحیح کے وقت بھی قرآن کریم کا ایک مقرر حصہ تلاوت کرتے۔<sup>(8)</sup>

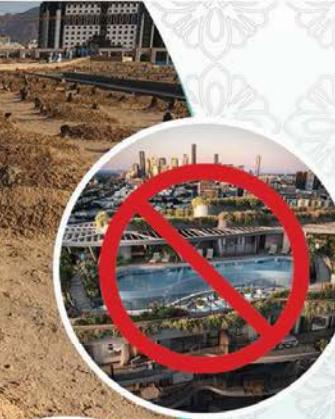
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: آپ روزانہ رات کو ایک اور رمضان المبارک میں بھی ہر رات تراویح میں ایک قرآن مجید ختم فرماتے، پہلے پہل (یعنی حصول علم کے دونوں میں) تو آپ رات کا ایک تہائی حصہ عبادت، ایک تہائی حصہ آرام جبکہ ایک حصہ علم حاصل

# حقیقتیں

(Realities)

(قط: 02)

(قط: 02)



مولانا ابو جب محمد آصف عظاری مدنی\*



دنیا میں گزاری ہوئی زندگی کا حساب دینا ہو گا اس کے بعد نیکیوں پر انعامات اور گناہوں پر عذابات کے مستحق ہوں گے۔

**24 دنیا آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے۔**

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا آخرت کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی ہے، اس کی مثال فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس طرح دی گئی ہے کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے! (۳) اب ہمیں چاہئے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اس نصیحت پر عمل کریں کہ دنیا کے لئے اتنی تیاری کرو جتنا عرصہ دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی تیاری کرو جتنا وہاں رہنا ہے۔ (۴)

دنیاوی زندگی کو بہتر اور پر سکون بنانے کا سوچنے میں بنیادی طور پر حرج نہیں مگر ہماری اکثریت کا لاکف اسٹائل دیکھ کر لگتا ہے کہ سوچوں کا محور گفتگو کا موضوع، اسٹرگز کا سنسٹر اور کامیابی کا تصور صرف دنیاوی زندگی ہے، جس کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ موت کے بعد کی زندگی پیش نظر نہیں رہتی اور انسان غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ بہر حال ہر ایک اپنی موت کو یاد رکھے گا

حقیقت کا اقرار ہمیں فائدہ اور انکار ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ حقیقت کے موضوع پر ابتدائی گفتگو اور 22 حقیقتوں کا بیان (ابنامہ فیضان مدینہ اگست 2023ء کے شمارے میں چھپنے والے مضمون) "حقیقتیں (قط: 01)" میں ہو چکا ہے، (۱) مزید معلومات کے لئے اس کی دوسری قسط پڑھئے۔

مزید 8 حقیقتوں کا بیان

**23 آخر موت ہے۔**

موت ایسی حقیقت ہے جس میں تھوڑی سی بھی عقل ہے وہ اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اس جدید زمانے میں بھی کہ جب طرح طرح کے سائنسی آلات سامنے آچکے ہیں کوئی کچھ بھی کر لے موت سے بچ نہیں سکتا، آخر سے مرنا ہو گا، قرآن پاک میں ہے: ﴿أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرْدَجٍ مُّشَيَّدَةً﴾ ترجمہ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔ (۲) موت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ہر طرح سے ختم ہو جائیں گے کہ جیسے کبھی تھے ہی نہیں بلکہ اس کا اسلامی اور حقیقی تصور یہ ہے کہ موت ہمیں دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کر دے گی جہاں ہمیں

\* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

تو نیکیوں سے محبت اور گناہوں سے نفرت نصیب ہوگی اور اُخروی زندگی بہتر بنانے کا جذبہ بھی ملے گا، إِن شَاءَ اللَّهُ<sup>(5)</sup>  
یاد رکھ! ہر آن آخر موت ہے بن تو مت انجان آخر موت ہے  
مُلْكٍ فانِی میں فنا ہر شے کو ہے مُن لَّا کر کان، آخر موت ہے  
بارہ علمی تجھے سمجھا چکے مان یامت مان آخر موت ہے

### 25 صدقہ و خیرات سے مال کم نہیں ہوتا۔

ہم اپنی رقم جب کسی چیز کی خریداری، فیس یا پوٹیلیٹی بلز وغیرہ کی ادائیگی میں خرچ کرتے ہیں تو وہ رقم کم ہو جاتی ہے لیکن اپنے رب عظیم کو راضی کرنے کے لئے جو مال خرچ کیا جائے وہ بظاہر تو کم ہو جاتا ہے لیکن حقیقی طور پر کم نہیں ہوتا۔ یہ بات اگرچہ حیران کر دینے والی ہے لیکن اس حقیقت کو اس عظیم ہستی نے بیان کیا ہے جن کی صداقت اور امانت کی دشمن بھی گواہی دیتے تھے، چنانچہ اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّا لَيْسَ<sup>(6)</sup> صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔

کم نہ ہونے کا مطلب: اس فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضاحت کرتے ہوئے شارحین (احادیث مبارکہ کی وضاحت کرنے والوں) نے صدقہ میں دیئے جانے والے مال میں کمی نہ ہونے کی دو صورتیں بیان کی ہیں: ایک یہ کہ مال میں برکت دے دی جاتی ہے اور مال کے ذریعے پہنچنے والے نقصانات کو دور کر دیا جاتا ہے، یوں بظاہر ہونے والی کمی کو پوشیدہ برکت سے پورا کر دیا جاتا ہے، اس قسم کی برکت کو معمولاتِ زندگی میں محسوس کیا جاسکتا ہے اور دوسرا یہ کہ صدقہ کرنے سے ظاہری طور پر مال کم ہو جاتا ہے لیکن اس پر ملنے والا کئی گناہ ثواب اس کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔<sup>(7)</sup>

گندھا ہوا آنا دیدیا: اس بات کو ایک واقعہ سے سمجھئے: حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر ایک سوالی نے آواز لگائی۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہ

علیہا گندھا ہوا آثار کھ کر پڑوس سے آگ (جلانے کے لئے سلتے ہوئے کوئلے یا لکڑی) لینے گئی تھیں تاکہ روٹی پکائیں۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی آٹاٹھا کر سوالی کو دے دیا۔ جب اہلیہ محترمہ آگ لے کر آئیں تو آٹا غائب! شوہر سے پوچھا تو انہوں نے واضح جواب نہ دیا، بہت پوچھنے پر حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے خیرات کر دینے کا واقعہ بتایا۔ وہ بولیں، سُبْحَنَ اللَّهِ!

یہ تو اچھی بات ہے مگر ہمیں بھی تو پچھہ کھانے کیلئے درکار ہے! اتنے میں ایک شخص ایک بڑے برتن میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دیکھو تمہیں آٹا پکی ہوئی روٹی کی صورت میں کتنی جلدی دوبارہ مل گیا بلکہ ساتھ میں گوشت کا سالن بھی مل گیا!<sup>(8)</sup>

صدقہ و خیرات کے دیگر فضائل و فوائد بھی قرآنِ کریم اور فرمائیں رسول عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیان کئے گئے ہیں ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کے دینے ہوئے مال کو ہاتھ اور دل کھول کر اسی کی راہ میں خرچ کریں۔

26 مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈساجاتا۔  
کسی کے دھوکے میں آجائے کی ایک وجہ سادگی بھی ہے، لیکن اسی کے دھوکے میں دوبارہ آجانا نادانی ہے۔ اس حقیقت کو ایک فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یوں بیان کیا گیا ہے: لَا يُلْدَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْدٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ یعنی مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈساجاتا۔<sup>(9)</sup>

شرح: اس سے مراد وہ کامل مؤمن ہے جس کی معرفت اسے معاملات کی گہرائیوں سے اس قدر باخبر کر دیتی ہے کہ وہ کسی (ناخو شگوار) واقعہ سے پہلے ہی اس سے چوکنا ہو جاتا ہے، جبکہ غافل مؤمن ایک ہی سوراخ سے بار بار ڈساجاتا ہے۔ البتہ یہ حدیث پاک ”لَا يُلْدَعُ“ یعنی غین کی جزم کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے اس صورت میں معنی ہو گا کہ مؤمن کو اتنا محتاط اور ہوشیار رہنا چاہئے کہ وہ غفلت کے کنارے پر آئے ہی

نہیں کہ اسے ایک بار کے دھوکے کے بعد دوبارہ دھوکا دے  
دیا جائے۔<sup>(10)</sup>

بیک گراؤند: اس حدیث پاک کا پس منظر یہ ہے کہ ایک غیر مسلم شاعر جس کا نام ابو عزہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی مخالفت میں سخت توہین آمیز اشعار کہا کرتا تھا، جنگِ بدرا میں گرفتار ہو گیا۔ اس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے گذشتہ (قصور) کی معافی مانگی اور آئندہ اس حرکت سے باز رہنے کا عہد کیا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا، وہ چھوٹ کر پھر اس حرکت میں مشغول ہو گیا، پھر جنگِ احمد میں گرفتار ہوا اس نے دوبارہ معدرات کی، تب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں کاٹا جاتا اور اسے رہائی نہ دی۔ (اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد یہ ہے کہ جس سوراخ سے ایک بار بچونے کاٹ لیا ہوا اس سوراخ میں دوبارہ انگلی مت ڈالو، جس شخص سے ایک بار دھوکا کھالیا ہو دوبارہ اس کے دھوکے میں نہ آو۔<sup>(11)</sup>)

فراؤیوں سے بچنے: ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ دھوکے بازوں کے فراڈ سے بچیں، فراڈ کی جو خبریں آئے دن سننے کو ملتی ہیں ان میں عام طور پر ”راتوں رات امیر ہونے“ کالائج دیا گیا ہوتا ہے، سرمایہ چند دنوں میں ”چار گنا“ کرنے کی پٹی پڑھائی جاتی ہے، ”لاکھوں کی زمین کوڑیوں کے مول“ بیچ دی جاتی ہے، پچاس ہزار کی موڑ سائیکل صرف ”پانچ ہزار ایڈوانس“ کے بدالے دینے کا جھانسا دیا جاتا پھر اسکیم والے ہزاروں لوگوں کا ایڈوانس لے کر فرار ہو جاتے ہیں، کسی قرعہ اندمازی میں ”لاکھوں کا انعام“ نکلنے کی خبر دے کر ہزاروں روپے بٹور لئے جاتے ہیں، ایسی پارٹنر شپ کی آفر کی جاتی ہے کہ چند مہینے میں رقم ”کئی گنا“ بڑھ جانے کا جھوٹا آسرادیا جاتا ہے۔ آج کل یہ فراڈ یے سو شل میڈیا کے ذریعے بھی شکار کرتے ہیں جبکہ حرص و لالج اور خواہشات کے غلام ان کے ہاتھوں بار بار لٹتے

(1) پہلی قحط پڑھنے کے لئے یہ لینک ووڈ ست کیجئے:

<https://www.dawateislami.net/magazine/ur/kitab-zindagi/haqeeqatain>

(2) پ، ۵، النسا: ۷۸ (۳) مسلم، ص ۱۱۷۱، حدیث: ۷۱۹۷ (۴) سیرت ابن جوزی،

ص ۱۲۳ (۵) موت کی یاد اور فکر آخرت بیدار کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی

ان کتابوں اور رسالوں کو پڑھ لیجئے: \* قیامت کا امتحان \* قبر کی پہلی رات \* قبر

کا امتحان \* موت کا قصور \* قبر میں آنے والا دوست (۶) مسلم، ص ۱۰۷۱،

حدیث: ۶۵۹۲ (۷) شرح مسلم للنوی، ۱۶/ ۱۴۱، تحت الحدیث: ۶۵۹۲

(۸) وضن الریاضین، ص ۲۷۶ (۹) مسلم، ص ۱۲۲۲، حدیث: ۷۴۹۸ (۱۰) التوشع

شرح الجامع الصحیح، ۸/ ۳۶۹۳، تحت الحدیث: ۶۱۳۳ (۱۱) مرآۃ المناجی، ۶/ ۶۲۴/ (۱۲) حدائق بخشش، ص ۱۸۵ (۱۳) گلستان سعدی۔

اطاعت ممکن نہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أطَاعَ اللَّهَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔ (پ، ۵، النسا: ۸۰)

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی زندگی کا جو عملی نمونہ پیش کیا اگر وہ سامنے نہ ہو تو اللہ پاک کی عبادت اور اس کے احکام کی بجا آوری بھی ممکن نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَاقِيِّعُوا الصَّلَاةَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو۔ (پ، ۱، البقرۃ: ۴۳) اللہ پاک نے حکم فرمادیا لیکن اس حکم کی تکمیل کس طرح ہو گی، اس کی تفصیل قرآن پاک میں نہیں۔ یہ تفصیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک زندگی سے ملتی ہے، آپ نے فرمایا: ﴿صَلُوٰ كَيْمَارَ آيَتُشُونَ أَصْلَى﴾ یعنی اس طرح نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔ (بخاری، ۱/ ۲۲۸، حدیث: ۶۳ مختصر) اسی طرح اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَيَلِهُ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے۔ (پ، ۴، ال عمرن: ۹۷) لیکن حج کب فرض ہو گا، کس طرح ادا کرنا ہے، اس کی پوری تفصیل حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات مبارکہ سے ملتی ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا: ﴿خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكُكُمْ﴾ یعنی اپنے حج کے افعال مجھ سے سیکھو۔ (سنن کبریٰ للبیہقی، ۵/ ۲۰۴، حدیث: ۹۵۲۴ مختصر)

محترم قارئین! مذکورہ آیات سے واضح ہوتا ہے کہ ہمیں زندگی کے تمام معاملات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت مبارکہ جاننے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ معاملات زندگی کا تعلق خواہ دین سے ہو یا عام زندگی سے ہر صورت میں یہ جاننا چاہئے کہ کس کس عمل میں اور کس کس طبقہ کے افراد کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انداز مبارک کیا تھا؟ آپ کا مبارک اسوہ حسنہ کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام کے ساتھ کیا انداز اختیار فرمایا اور صحابیات کے ساتھ کیا انداز تھا؟ اولاد کے ساتھ کیا مبارک رویہ تھا اور پاکیزہ ازواج کے ساتھ کیا اسوہ حسنہ تھا؟

الغرض ہر طبقہ و رشتہ سے وابستہ افراد کو یہ جاننا ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اس طبقے یا رشتہ کے ساتھ کیا انداز تھا؟ ان شاء اللہ آئندہ مضامین میں رسول اللہ کے مختلف طبقات اور افراد کے ساتھ مبارک انداز کو پیان کیا جائے گا۔

\*فارغ التحصیل جامعۃ المدینۃ  
شعبہ فیضان حدیث، المدینۃ العلمی، کراچی

## اسوہ حسنہ کی ضرورت و اہمیت

مولانا شہزاد علی عطاری عندهؒ

اس دنیا میں ہر وہ شخص جو کسی نہ کسی فیلڈ میں کامیاب و کامران ہونا چاہتا ہے وہ اپنے متعلقہ شعبہ سے وابستہ بہتر سے بہترین افراد کو تلاش کرتا ہے اور اسے اپنا آئینہ میں بناتا ہے تاکہ جس طرح وہ شخص کامیاب ہو، یہ بھی کامیاب ہو جائے۔ مثال کے طور پر کسی شخص کی اسپیکنگ پاور بہت اچھی ہے، لوگ اسے سننا پسند کرتے ہیں یا کوئی شخص بہترین لکھاری ہے، اس کی تحریریں دنیا بھر میں پڑھی جاتی ہیں۔ تو اگر کسی کو اپنی اسپیکنگ پاور بڑھانی ہے یا اچھار اکٹر بننا ہو تو وہ اسے فالو کرے گا تاکہ وہ بھی ایک اچھا بولنے یا اچھا لکھنے والا بن جائے۔

اللہ پاک نے بھی قرآن پاک میں مسلمانوں کے لئے زندگی گزارنے کا ایک اجمالی اور اصولی خاکہ نبی کریم، رَوْفَ رَّحِيم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی صورت میں پیش کر دیا اور ان کی طرز زندگی پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے ہی انسان کامیابی یا ناکامی کا حصہ دار ہو گا۔ اللہ پاک قرآن مجید فرقانِ حمید میں فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(پ، ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی زندگی کے ہر پہلو میں اور دین و دنیا کی ہربات اور ہر کام میں اس قدر ضروری ہے کہ اس کے بغیر اللہ پاک کی

# مذہبی حسایت اور حسیٰ

مفہیٰ محمد قاسم عطاء اللہ

## مذہبی حسایت کیا ہے؟

مذہبی حسایت اپنی ذات پر شریعت نافذ کرنے، دوسروں کے متعلق اس کی فکر کرنے کے ساتھ پورے معاشرے کو صحیح عقائد سکھانے، دین پر عمل پیرا ہونے اور اسلامی عقائد و اعمال کی خلاف ورزی پر دلی بے قراری اور عملی تدارک کی کوششوں کا نام ہے۔ صرف خود شریعت پر عمل کرنے کو کافی سمجھ کر دوسروں کو برائی میں پڑے رہنے دینا، قدرت کے باوجود انہیں برائی سے نہ روکنا، بے حسی، اسلامی فریضے کا ترک اور ایک مذہب مفہل ہے۔ سابقہ امتوں کی تباہ کن برائیوں میں سے ایک یہ بھی قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے کہ وہ دوسروں کو برائیوں سے روکتے نہیں تھے، چنانچہ فرمایا: ﴿كَانُوا لَا يَتَنَاهُونَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لِيُلِّسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُوْنَ﴾ (ترجمہ کنز العرفان: وہ ایک دوسرے کو کسی برے کام سے منع نہ کرتے تھے جو وہ کیا کرتے تھے۔) میشک یہ بہت ہی برے کام کرتے تھے۔ (پ ۶، المائدۃ: ۷۹)

بلکہ دوسروں کو برائی سے روکنا وہ حقیقت اپنی ذات کو بھی اُس برائی سے بچانے کا ذریعہ ہے، کیونکہ دوسروں کو روکنے والا خود بھی بچا رہتا ہے اور معاشرے میں پھیلتی برائیوں پر خاموش رہنے والا ایک دن خود بھی اُن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس حکمت کا بیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا: جب تک اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے، تو ان کے علماء نے پہلے تو انہیں منع کیا، جب وہ بازنہ آئے تو پھر وہ علماء بھی اُن سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں اُن کے ساتھ شامل ہو گئے، اُن کی اسی نافرمانی اور سرکشی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ماؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلاٰۃ والسلام کی زبان سے اُن پر لعنت اُتاری۔ (ترمذی: ۳۵/ ۵، حدیث: 3058)

البہت اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہم پر یہ آسانی رکھی ہے کہ برائی کو طاقت ہی سے ختم کرنا ضروری نہیں، بلکہ زبان سے روک سکتے ہیں تو زبان سے روکنے والے دل میں براجانیں، لیکن یہ ہرگز نہیں کہ سیکولر ازم (Secularism) کا شکار ہو کر یہ کہیں کہ بس اپنی فکر کر لینا کافی ہے اور دوسروں کو اُن کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ اسلام نہیں، کوئی اور دین ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت واضح ہدایت دی ہے کہ: تم میں جو شخص برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی نہیں رکھتا تو دل سے (اس کو براجانے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم، ص: 48، حدیث: 49؛ الہذا یہ ہرگز حکم شریعت نہیں کہ بس خود عمل کر لو اور دوسروں کے لیے گم سُم یا "صم کم" بیٹھ رہو یا مس دل میں براجان کر بری الذمہ ہو جاؤ، نہیں نہیں، سب سے پہلے تو حکم ہی طاقت سے روکنے کا ہے، جو حکومت یا انتظامیہ کا کام ہے، پھر زبان سے روکنے کا ہے، جو علماء و دیگر افراد کا، پھر دل میں براجانے کا درجہ ہے جو کمزوروں، بے بسوں کا ہے، لیکن افسوس کہ سیکولر ازم کو اسلام پر ترجیح دینے والے مسلمانوں کو اسی کمزوری و بے بُی کا درس دینا چاہتے ہیں۔ عملی اقدامات اور تقریری و تحریری کو ششوں کو مذہبی حسایت سے خارج کر دینا اور کہیں اسکو، کالج، یونیورسٹی، دنیاوی اداروں میں برائی کے خلاف انتظامی، عملی اقدامات اور زبانی کا وشوں کو انتہا پسندی کا نام دینا، در حقیقت لوگوں میں دینی غیرت و حبیت ختم کرنے کی کوشش اور اسلام دشمنوں کو کھل کر کھلینے کا موقع دینے کا بہانہ ہے۔

## غیر مسلموں کے ساتھ محبت و دوستی

غیر مسلموں کے ساتھ مل کر ان کے دینی تہوار منانے کی تائید میں یہاں تک کہہ دینا کہ اسلام نے کہیں غیر مسلموں کے ساتھ محبت

سے منع نہیں کیا، یہ ربِ ذوالجلال پر سخت افترا ہے۔ (نحوذ بالله من ذلك) قرآن کریم میں کئی آیات ہیں جن میں مطلقًا تمام کفار سے اتحاد اور دوستی و محبت کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿تَرَى كَيْفِيْرُهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا طَلِيْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَلِدُونَ﴾ (۱۰۷) وَلَوْ كَانُوا إِيْؤُمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أُولَيَاءَ وَلَكِنَّ كَيْفِيْرَهُمْ فَسِقُونَ (۱۰۸) ترجمہ کنز العرفان: تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں، تو ان کی جانوں نے ان کے لیے کتنی بڑی چیز آگے بھیجی کہ ان پر اللہ نے غضب کیا اور یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں ہی رہیں گے اور اگر یہ اللہ اور نبی پر اور اس پر جو نبی کی طرف نازل کیا گیا ہے، ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے، لیکن ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں۔ (پ ۶، المائدہ: ۸۰-۸۱)

بلکہ اگر کسی کا باب، بیٹا، بھائی یا خاندان والے کافر ہوں، تو ان سے بھی محبت کو حرام فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ إِلَّا خِرَّبُوا مَوْلَانَ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا أَبْيَاءَ هُمْ أَوْ أَبْنَاءَ هُمْ أَوْ إِخْرَجُوا هُمْ أَوْ عَشَيْرَتُهُمْ﴾ ترجمہ کنز العرفان: تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔ (پ ۲۸، البجادی: ۲۲) اتنی واضح آیات ہونے کے باوجود، اس بات کا ہی انکار کر دینا کہ اسلام نے کہیں غیر مسلموں کے ساتھ محبت و دوستی سے منع نہیں کیا، بلے باکی نہیں تو اور کیا ہے؟ حکلم کھلان آیات سے منہ پھیرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ کافروں سے محبت کی علامت نہیں تو اور کیا ہے؟ دین اسلام کے احکام سے بیزاری نہیں تو اور کیا ہے؟

### کیا صرف بر سر پیکار کافروں سے دوستی کی ممانعت ہے؟

سیکولر مانڈیٹ (Secular Mindset) رکھنے والے کہتے ہیں کہ جن آیات میں کفار سے دوستی کی ممانعت ہے، وہ ان لوگوں سے متعلق ہیں جو مسلمانوں سے حالتِ جنگ میں ہوں، حالانکہ قرآن کریم اس بات پر گواہ ہے کہ کافروں سے محبت اور دوستی کے منوع ہونے کی اصل وجہ، ان کا کفر کرنا اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت اور ان کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ أَمْنَوْا لَا تَتَّخِذُوا أَبْيَاءَ كُمْ وَأَخْوَانَكُمْ أَوْ لِيَاءَ إِن اسْتَحْبُوا الْكُفَّارَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَئِكُمْ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا، تو وہی ظالم ہیں۔ (پ ۱۰، التوبۃ: ۲۳) کتنے صریح الفاظ میں کافروں سے محبت اور قلبی دوستی کے منوع ہونے کی وجہ کو بیان کر دیا گیا کہ کفر کو ایمان پر ترجیح دینا، دوستی سے ممانعت کی وجہ ہے۔ کیا اب بھی کوئی کہے گا کہ بر سر پیکار لوگوں کے ساتھ ہی دوستی منع ہے اور باقیوں کے ساتھ سب کچھ روایہ؟

جو حالتِ جنگ میں نہ ہوں ان کفار سے بھی صرف دنیاوی اچھے سلوک کی اجازت دی گئی ہے، دوستی ان سے بھی حرام ہی ہے اور جہاں تک ”سورۃ المستحبۃ“ کی آیت نمبر ۸ کی بات ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے غیر مخارب کفار کے متعلق ارشاد فرمایا: ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبْرُؤُهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اللہ تمہیں ان لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برداشت کرنے سے منع نہیں کرتا، جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، بلکہ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ (پ ۲۸، المختونۃ: ۸) تو اس میں بھی کفار سے دوستی کی اجازت نہیں دی گئی، بلکہ جن کفار سے مسلمانوں کا امن و آمان کا معاهدہ ہے یا جو ذمی کفار ہیں، ان کے ساتھ صرف ”بِر“ یعنی اپنی ذاتی مصلحت کی خاطر ان سے اچھا سلوک کرنے اور اقسامِ بیانی بر ابری کا برداشت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

اس معنی و مفہوم کا تعلق درست ہے، خواہ اسے تعلق کہیں یا ظاہری دوستی، ورنہ دلی دوستی اور ایسی دوستی کہ ان کے تھواروں تک میں برابر کی شرکت کی جائے، اس کے حرام ہونے میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کمی، مدنی ظاہری زندگی میں اور بعد میں چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے اپنی وسیع سلطنتوں میں موجود غیر مسلموں کے کون سے تھوار میں شرکت کی؟ کسی میں بھی نہیں۔ (جادی....)



# گیارہوں منانے کے گیارہ طریقے

مولانا حافظ حفیظ الرحمن عطاء رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اہل دنیا کی دعا سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پہراڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مردوں کیلئے زندوں کا بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار اور صدقہ کرنا ہے۔<sup>(1)</sup>

ایصال ثواب کا مطلب کوئی بھی نیک کام کر کے اس کا ثواب دوسرے مسلمان کو پہنچاتا ہے۔ لہذا فرض، واجب، سنت، غفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تلاوت، نعمت شریف، ذکر اللہ، ذرود شریف، بیان، درس، حدیثی قافلے میں سفر، نیک اعمال اپنانا، دینی کتاب کا مطالعہ، دینی کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصال ثواب کر سکتے ہیں نیز میت کا تیجا، دسوال، چالیسوال اور بر سی کرنا بہت اچھے کام ہیں کہ یہ ایصال ثواب کے ہی ذرائع ہیں۔

یوں تو کسی بھی مہینے کے کسی بھی دن، کسی بھی مسلمان کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں البتہ ربیع الآخر کے مہینے کو شہنشاہ بغداد حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے خاص نسبت حاصل ہے۔ اس مہینے میں نیکیوں کا ثواب حضور غوث پاک کو پیش کر سکتے ہیں۔

ایصال ثواب کے مختلف ذرائع کے تحت گیارہوں شریف

منانے کے 11 طریقے ملاحظہ کیجئے:

**1 فرض نماز اور نقل نماز کی ادائیگی** گیارہوں منانے کا سب سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ فرض نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ نقل نماز پڑھنے کی بھی کوشش کریں۔ ہم جن کی گیارہوں منانے ہیں ان کی نماز کا عالم یہ تھا کہ 40 سال تک عشا کے وضو سے نمازِ عشا ادا کر کے دیگر عبادات میں مصروف رہتے اور اسی وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے۔<sup>(2)</sup> اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ایک ہزار نوافل ادا فرماتے۔<sup>(3)</sup> یاد رکھئے کہ گیارہوں کے موقع پر محافل سجناء اور نیاز و غیرہ کا اہتمام بعد میں ہے پہلے نماز ہے۔ شیخ طریقت امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاء قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: پہلے ہم نمازی ہیں بعد میں نیازی (ذر و نیاز کرنے والے) ہیں۔ اے کاش! تمام گیارہوں منانے والوں کی یہی سوچ بن جائے۔

**2 تلاوت قرآن کرنا** گیارہوں منانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جن کے نام کی گیارہوں منار ہے ہیں ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے کردار کو اپنانے کی کوشش کریں۔ سرکار بغداد حضور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ 15 سال تک رات بھر میں ایک قرآن ختم کرتے رہے۔<sup>(4)</sup> گیارہوں شریف منانے والوں کو بھی چاہئے کہ گیارہوں شریف کے

\*فارغ التحصیل جامعۃ المدینۃ،  
ماہنامہ فیضان مدینۃ کراچی

میں حصہ شامل کرنے کے لئے اس شعبے کے اسلامی بھائیوں سے رابطہ کیجئے۔

**4 مدارس و جامعات کی تعمیر اور ان کے اخراجات میں حصہ ملانا** گیارہویں شریف منانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایسے مدارس و جامعات تعمیر کروائے جائیں جن میں مسلمانوں کے پچھے قرآن و حدیث سیکھیں نیز جو مدارس و جامعات پہلے سے جاری ہیں ان کے ساتھ بھی مالی تعاون کر کے گیارہویں شریف منانے کے تحت ہزاروں جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ علم دین سکھانے میں مصروف ہیں جن میں لاکھوں طلبہ و طالبات قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ گیارہویں منانے کی نیت سے ان جامعات و مدارس میں پڑھنے پڑھانے اور انتظام دیکھنے والوں کیلئے کھانے پینے اور تنخواہوں اور گیس بجلی کے بل کی ادائیگی میں تعاون کیجئے۔ جامعۃ المدینہ میں آٹھ سال کا درس نظامی یعنی عالم کورس کرنے والے صرف ایک طالب علم کا اوسط ماہانہ خرچ تقریباً 7 ہزار روپے ہے جبکہ جامعات المدینہ میں طلبہ و طالبات کی تعداد لاکھ کے قریب ہے۔

**5 علم دین سیکھنے کے لئے دینی کتب کا مطالعہ** گیارہویں منانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ علم دین سیکھنے کیلئے دینی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ کتب کے مطالعے کی بڑی اہمیت ہے۔ بزرگان دین مطالعہ سے بہت زیادہ شغف رکھتے تھے۔ مطالعہ روح کو تازگی دیتا ہے، معلومات میں اضافہ کرتا ہے، عقائد میں پختگی لاتا ہے۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مطالعہ کا کیا خوب شوق اور انداز تھا، خود ہی فرماتے ہیں: میں اپنے طالب علمی کے زمانے میں آساتذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر بیانوں اور ویرانوں میں دن ہو یارات، آندھی ہو یا موسلادھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مطالعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور معمولی تر کاریاں کھا کر

موقع پر زیادہ سے زیادہ قرآنِ کریم کی تلاوت کریں۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ بھی ایصالِ ثواب کے اس طریقہ کی جانب بہت توجہ دلاتے ہیں جیسا کہ محرم الحرام 1445ھ میں آپ کی ترغیب پر امام حسین اور دیگر شہداء کے رہنماء علیہم السلام کے ایصالِ ثواب کیلئے 1 کروڑ 25 لاکھ 48 ہزار 272 بار سورہ لیس شریف کی تلاوت کی گئی۔

**3 مساجد تعمیر کرنا** گیارہویں شریف منانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ پاک کے دیے ہوئے مال سے مساجد کی تعمیر کروائی جائیں یا پھر مسجد کی تعمیر میں حصہ ملایا جائے اور اس کا ثواب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو ایصال کیا جائے۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ فوت شد گان کی تعزیت کے موقع پر لو احتفظن کو مساجد کی تعمیر کا ذہن دیتے ہوئے فرماتے ہیں: مشورۃ عرض ہے کہ اگر ہو سکے تو (مرحوم / مرحومہ) کے ایصالِ ثواب کے لئے (مرحوم / مرحومہ) کے برادران محترم اور متعلقین مسجد بنانے میں اپنا حصہ شامل فرمائیجئے۔ اللہ اکبر! مسجد بنانے کی فضیلت کے بھی کیا کہنے؟ چنانچہ اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ پاک (کی رضا) کے لئے ایک مسجد بنائے گا تو اللہ پاک اُس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔<sup>(5)</sup> مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ پوری مسجد بنانا اور تعمیر مسجد میں چندہ دینا دنوں کے لئے یہی بشارت ہے بشر طیکر ریاء کے لئے نہ ہو اللہ کے لئے ہو، مسجد بڑی ہو یا چھوٹی! پیکی ہو یا پکی! ثواب بقدر اخلاص ہے۔ (یعنی جتنا اخلاص زیادہ ہو گا اتنا ثواب زیادہ ملے گا)<sup>(6)</sup>

مساجد کی تعمیر و آباد کاری کے لئے باقاعدہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ "خدّام المساجد" قائم ہے۔ اس شعبے کے تحت جن علاقوں میں مساجد کی حاجت ہوتی ہے وہاں مساجد قائم کی جاتی ہیں اور امام و مؤذن کا تقرر ہوتا ہے اور عملے کی تنخواہوں کا بند و بست بھی یہی شعبہ کرتا ہے۔ مساجد کی تعمیر و ترقی اور دیگر اخراجات

دلائی تو انہوں نے اپنا باغ (اپنے چپازاد بھائی) حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا۔<sup>(8)</sup>

دعوتِ اسلامی کا شعبہ FGRF ضرورت مند مسلمانوں کی مدد کرنے، قدرتی آفات سے متاثرہ لوگوں کے لفصال کو پورا کرنے، لوگوں کے علاج و معالجہ کا انتظام کرنے اور دیگر فلاحتی کاموں میں عرصہ دراز سے مصروف ہے۔ اس شعبے کے ذریعے لاکھوں مسلمان فائدہ اٹھاچکے ہیں اور اٹھارہ ہے ہیں۔

**8 نذر و نیاز کا انتظام کرنا** اللہ کے نیک بندوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً ”نذر و نیاز“ کہتے ہیں۔<sup>(9)</sup> گیارہویں شریف کے موقع پر حسب توفیق کھانے بنا کر ان پر فاتحہ پڑھی جائے اور اس کا ثواب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کیا جائے۔

امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ گیارہویں شریف کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میری کوشش ہوتی ہے کہ ہر ماہ کی گیارہویں (11ویں) رات حضور غوث پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ کی جائے، آپ بھی اپنے گھروں میں اس کا معمول بنائیں۔<sup>(10)</sup>

گیارہویں شریف کا اہتمام گھر میں برکت لاتا ہے، اس سے رزق و سعیج ہوتا ہے اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مہینہ میں ہر مسلمان اپنے گھر میں حضور غوث پاک سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کرے۔ سال بھر تک بہت برکت رہے گی اگر ہر چاند کی گیارہویں شب کو یعنی دسویں اور گیارہویں تاریخ کی درمیانی رات کو مقرر پیسوں کی شیرینی مسلمان کی دکان سے خرید کر پابندی سے گیارہویں کی فاتحہ دیا کرے تو رزق میں بہت ہی برکت ہو گی اور ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی پریشان حال نہ ہو گا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی تاریخ ناخانگہ نہ کرے اور جتنے پیسے مقرر کردے اس میں کسی نہ ہو اتنے ہی پیسے مقرر کرے جتنے کی پابندی کر سکے۔ خود میں اس کا سختی سے پابند ہوں اور بفضلہ تعالیٰ اس

پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ ترکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُخوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقراء بھی ادھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے موقع پر مجھے شرم آتی تھی کہ میں ڈرُویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُظالاع جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سوچاتا۔<sup>(7)</sup>

**6 علمائے کرام، طلبہ اور عوام میں کتابیں تقسیم کرنا** علماء و طلبہ کو ان کی ضرورت کی کتابیں تحفہ دے کر اور حالات و وقت کی ضرورت کے مطابق اہم عنوانات اور اہم دینی معلومات پر مشتمل کتب و رسائل مکتبۃ المدينة سے حاصل کر کے علماء طلبہ اور عوام میں تقسیم کرنا بھی گیارہویں منانے کا ایک طریقہ ہے۔ خصوصاً کوشش کیجئے کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر لکھی گئیں کتب و رسائل تقسیم کیجئے تاکہ مسلمان غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار سے واقف ہو سکیں۔ جیسے امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تین رسائل ① متنے کی لاش (18 صفحات) ② جنات کا بادشاہ (20 صفحات) ③ سانپ نما جن (28 صفحات) اور المدینۃ العلمیہ کی کتاب ”غوث پاک کے حالات“ خود بھی تقسیم کر سکتے ہیں اور کتب و رسائل تقسیم کروانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے شعبہ ”تقسیم کتب و رسائل“ سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ +923101701063

**7 اپنے غریب رشتہ دار اور پڑوسیوں کی مدد کرنا** رشتہ دار اور پڑوسی ضرورت مند ہوں تو حسب استطاعت ان کی مدد کرتے رہنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ اس پر عمل کر کے بھی حضور غوث پاک کی گیارہویں شریف کافیضان حاصل کیا جاسکتا ہے۔ رشتہ داروں پر خرچ کرنے کی تو پیارے آقامدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ترغیب دلائی ہے، چنانچہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے غریب رشتہ داروں پر خرچ کرنے کی ترغیب مانیضاً نامہ

کی خوبیاں بے شمار پاتا ہوں۔<sup>(11)</sup>

## 9 مسلمانوں کے لئے پانی کا انتظام کرنا مسلمانوں کو جہاں

صاف پانی کی قلت کا سامنا ہو وہاں گیارہویں منانے کی نیت سے کنوں کھدا کر، بورنگ کرو کر، واٹر فلٹر یشن کو رکلوک کریا کسی بھی جائز ذریعے سے پانی کا انتظام کر کے اس کا ثواب حضور غوث پاک کو بھیج سکتے ہیں۔ یقیناً مسلمانوں کیلئے پانی کا انتظام کرنا اجر و ثواب کا کام ہے، حدیث پاک میں ہے: جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی وہاں پلایا جہاں پانی عام ملتا ہواں نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہواں نے گویا اسے زندگی بخشی۔<sup>(12)</sup>

اُمَّةُ مُحَمَّدٌ بِهِ دعوتِ اسلامی کے شعبہ FGRF کے تحت پانی کی قلت والے علاقوں / شہروں میں کنوں، بورنگ، پمپ اور سولر لگا کر لوگوں کی ضروریات پوری کی جا رہی ہیں اب تک FGRF کے تحت 2078 ہینڈ پمپ / بورنگ / کنوں کا انتظام کیا جا چکا ہے، 110 سور / موڑ لگوائی گئیں، کلی طور پر 2188 مقامات پر یہ سہولت فراہم کی جا چکی ہے۔

FGRF کے بارے میں مزید جانے اور فلاجی کاموں میں اپنا حصہ ملانے کے لئے آپ اس کی ویب سائٹ ([Fgrf.org](http://Fgrf.org)) وزٹ کر سکتے ہیں۔

## 10 اجتماعات، مدنی مذاکروں اور مدنی قافلوں میں شرکت کرنا

گیارہویں شریف کے موقع پر عاشقان غوثِ اعظم اپنی اپنی مساجد اور گھروں میں محافل منعقد کرتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے تحت بھی کشیر مقامات پر اجتماعات ہوتے ہیں۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مریدین اور چاہئے والوں کو ان الفاظ کے ساتھ ہر مہینے امام، مؤذن اور خادم کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کرنے ترغیب دلائی ہے: ”کیا آپ نے اس ماہ کسی شخصی عالم (یا امام مسجد، مؤذن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟“<sup>(14)</sup>

الله پاک ہمیں گیارہویں منانے کے ان طریقوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اولیائے کرام کا فیضان نصیب فرمائے۔ امین و بجاہ اللہی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(1) شعب الایمان، 6/ 203، حدیث: 7905 (2) قلائد الجواہر، ص: 76 (3) تفریغ الماطر، ص: 45 (4) بیہقی الاسرار، ص: 118 (5) بخاری، 1/ 171، حدیث: 450 (6) مرآۃ المناجیح، 1/ 657 (7) قلائد الجواہر، ص: 10 (ملحقاً) (8) ابو داؤد، 2/ 183، حدیث: 1689 (9) محدث عقائد و اعمال، ص: 186 (10) مدنی مذاکرہ، 26 دسمبر 2020، (11) اسلامی زندگی، ص: 132 (12) ابن ماجہ، 3/ 188، حدیث: 2474 (13) شعب الایمان، 2/ 263، حدیث: 1699 (14) 72 نیک اعمال، ص: 21۔

# فاسدہ مندوالات اور ان کے جوابات

مولانا عبدالناجی عطاء رائے

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جانشیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جہاں و قتاً فوتا بہت سی چیزوں سے نوازا کرتے وہیں ان پر تعلیمی نواز شیں بھی فرمایا کرتے یعنی آپ انہیں مختلف باتیں، اور اراد و ظرافت یاد عانیں بھی بتایا اور سکھایا کرتے تھے، البتہ کچھ بتانے یا سکھانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انداز الگ الگ ہوتے تھے، کبھی تو کسی تمہید کے بغیر ڈائریکٹ انہیں کوئی بات سکھاتے، کبھی کسی کے سوال کا جواب دے کر سکھاتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کچھ سکھانے اور بتانے سے پہلے سامنے والوں کو مکمل متوجہ کرنے یا انہیں بھرپور رغبت و شوق دلانے کے لئے اس طرح کا سوال فرمایا کرتے ”کیا میں تمہیں فلاں چیز بتاؤں یا سکھاؤں“ اس سوال کے ساتھ ہی آپ سامنے والوں کو اس بات کی اہمیت اور اس کا فائدہ بھی ذکر کرتے، پھر جب زبان یا حال سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گزارش کرتے تو وہ بات پورے اہتمام کے ساتھ سکھادیا کرتے تھے، سکھانے کے حوالے سے حضور اکرم کی ایسی ہی حسین اداؤں کے بارے میں یہاں 3 روایات ذکر کی جا رہی ہیں۔

1) مشکل میں کیا پڑھیں؟ مولانمشکل گشا حضرت علی الرضا شیر خوارضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَا عَلِيُّ أَلَا أَعْلَمُكَ بِكِتَابٍ إِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ فُلْتَهَا یعنی اے علی! میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم ہر قسم کی مصیبت و پریشانی میں پڑھ لیا کرو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بَلِي جَعْلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ كُمْ مِنْ خَيْرٍ قَدْ عَلِمْتَنِي یعنی کیوں میری جان آپ پر قربان! آپ نے مجھے بہت سی بھلاکیاں سکھائی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جب بھی کسی مشکل میں کچھ جاؤ تو یہ کہو: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ اللہ کریم اس کی برکت سے جن بلاوں کو چاہے گا ذور فرمادے گا۔

(کتاب الدعا للطبرانی، ص 546، حدیث: 1961)

جب بھی بیماری، قرض داری، مقدمہ بازی، بے روزگاری یا کسی بھی قسم کی ناگہانی آفت آپڑے، کوئی چیز گم ہو جائے، کسی کی بات من کر صدمہ پہنچے، کوئی مارے، دل دکھ جائے، ٹھوکر لگے، گاڑی خراب ہو جائے، ٹریک جام ہو جائے، کار و بار میں نقصان ہو جائے، چوری ہو جائے اگر غرض چھوٹی یا بڑی کوئی سی بھی مشکل پریشانی ہو ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ پڑھنے کی عادت بنائجئے۔

2) جنت کا خزانہ کیا ہے؟ حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: أَلَا أَعْلَمُكَ بِكِتَابٍ عَلَمْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا ہے؟ حضرت عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا: بَلِي يَا عَامِعَ یعنی کیوں نہیں پچا جان۔ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: أَلَا أَعْلَمُكَ يَا أَبَا أَبِي طَهْبَ كِتَابَهُ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟ یعنی اے ابوالیوب کیا میں تمہیں جنت کے خزانے سے ایک کلمہ نہ سکھادوں؟ میں نے عرض کی: بَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْبَيْ أَنْتَ وَأَمِي یعنی یار رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کثرت سے یہ پڑھا کرو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ (بخاری، 4/132، حدیث: 3899)

\* ذمہ دار شعبہ فیضان حدیث  
المدنیۃ العلمیۃ، کراچی

۳ کیا پڑھیں جو فائدہ دے؟ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا: یا قبیصہ ماجاء بک یعنی اے قبیصہ! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی: کہ بڑھ سیئی و رُّقِ عَظِیٰ فَاتَّیْتُك لِشَعَلَتِنِی مَا يَقْعُدُنِی اللہ عَزَّوَجَلَّ بِهِ یعنی میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میری بڑیاں کمزور ہو گئی ہیں، میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھادیں جس سے اللہ کریم مجھے فائدہ عطا فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قبیصہ مَا مَرِثَ بِحَجَرٍ لَا شَجَرَ لَا مَدِرٍ لَا اسْتَغْفَرَ لَكَ یعنی اے قبیصہ! تم جس پتھر یا درخت یا مٹی پر سے گزر کر آئے ہو وہ سب تمہارے لئے استغفار کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! جب تم فجر کی نماز پڑھا کرو تو تین مرتبہ سُبْحَنَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہہ لیا کرو، تم نبینا پن، جذام اور فانج کی بیماریوں سے محفوظ ہو گے اور قبیصہ یہ دعا کیا کرو: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَاعِنَدَكَ وَأَيْضَ عَلَىٰ مِنْ فَضْلِكَ وَإِنْ شَاءَ عَلَىٰ رَحْمَتِكَ وَأَتُّوْلَى عَلَىٰ مِنْ بَرَكَاتِكَ یعنی اے اللہ میں تجھے سے وہ چیز مانگتا ہوں جو تیرے پاس ہے مجھ پر اپنے فضل کا فیضان فرمائیں مجھ پر اپنی رحمت کو کشاوہ فرماؤ۔ مرحوم مجھ پر اپنی رکنیں نازل فرم۔ (مندرجہ 34/207، حدیث: 20602)



## مَدَنِی رسائل کے مُطَالِعہ کی دُھوم

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس عظیار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ماہ شوال و ذوالقعدہ 1444ھ میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دعائیں سے نوازا: ① یارب المصطفی! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”لوح محفوظ کے بارے میں دلچسپ معلومات“ پڑھ یاں لے اُسے علم و عمل کی دولت سے نواز اور اُسے والدین و خاندان سمیت بے حساب بخش دے، امین ② یارب المصطفی! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”کسی کے عیب مبتدا“ پڑھ یاں لے اُسے دوسروں کے عیب پچھانے اور ان کی خوبیوں پر نظر رکھنے والا بنا اور اُسے بے حساب بخش دے، امین۔

خلیفہ امیر اہل سنت حضرت مولانا عبد رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے ماہ شوال و ذوالقعدہ 1444ھ میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دعائیں سے نوازا: ③ یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیر اہل سنت سے قرآن پاک کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یاں لے، اُس کے دل کو نور قرآن سے منور فرماؤ اور اُس کی بے حساب بخشش فرماء، امین ④ یارب المصطفی! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیر اہل سنت سے خوشبو کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یاں لے اُس کے ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کو بھی مُعظَّر فرماؤ اور اُسے بے حساب بخش دے۔ امین: یا جاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

رسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بھائی	کل تعداد
لوح محفوظ کے بارے میں دلچسپ معلومات	866 لاملاک 93 ہزار 16	900 لاملاک 54 ہزار 11	766 لاملاک 48 ہزار 28
کسی کے عیب مبتدا	645 لاملاک 31 ہزار 17	557 لاملاک 92 ہزار 9	202 لاملاک 24 ہزار 27
امیر اہل سنت سے خوشبو کے بارے میں سوال جواب	764 لاملاک 29 ہزار 17	811 لاملاک 43 ہزار 9	575 لاملاک 73 ہزار 26
امیر اہل سنت سے قرآن پاک کے بارے میں سوال جواب	208 لاملاک 45 ہزار 14	861 لاملاک 68 ہزار 11	69 لاملاک 14 ہزار 26

کیسا ہونا چاہئے؟

(قسط: 01)

# مسجد، نمازی اور اہل محلہ

مولانا ابوالنور اشید علی عطاری تھانی\*

موضع دو حصوں پر مشتمل ہے:

- ① مسجد کی ضروریات و معاملات اور اہل محلہ و نمازی
  - ② امام و موزون کے ساتھ اہل محلہ و نمازوں کا روایہ
- 1 مسجد کی ضروریات و معاملات اور اہل محلہ و نمازی**
- مسجد کی صفائی وغیرہ کی ذمہ داری اگرچہ موزون یا خادم کی ہوتی ہے لیکن یاد رہے کہ اگر اہل محلہ یا نمازوں میں سے کوئی شخص مسجد کی صفائی یا دھلانی وغیرہ میں معاونت کرے گا یا خود آگے بڑھ کر صفائی کرے گا تو اس میں نہ تو کوئی گناہ ہے نہ ہی قباحت، بلکہ ثواب ہی ثواب ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **عَنْ أَخْرَجٍ أَذِي مِنَ التَّسْجِدِ بَعْدَ أَنْ يَتَبَارَكَ اللَّهُ**
- الْجَمَةُ** یعنی جو مسجد سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کرتا ہے، اللہ کریم اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔<sup>(3)</sup> ایک اور حدیث پاک میں ہے: **عَرِضَتْ عَلَى أَجُورُ أُمَّقِي حَتَّى الْقَدَّاً تُحْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ التَّسْجِدِ** یعنی میری امت کے (اعمال کے) اجر و ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں تک کہ ایک شخص کے مسجد

دین اسلام میں مسجد کو بڑی اہمیت حاصل ہے، یہ اللہ کا گھر ہے، یہاں اللہ کو یاد کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں 21 سے زائد بار مسجد کا ذکر آیا ہے۔ نیز مساجد کو آباد کرنے، ان میں اعتماد کرنے، انہیں صاف سترہ رکھنے، ان میں ذکر اللہ سے نہ روکنے اور اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح کثیر احادیث میں بھی مساجد کی اہمیت، ان کے آداب، فضائل اور احکام کا بیان ہے۔ اللہ کریم کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے: جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ رب العزت اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔<sup>(1)</sup>

مسجد کی آباد کاری کے چار بنیادی ستون ہیں:

1 امام 2 موزون 3 مسجد انتظامیہ 4 مقتدی

ان میں سے پہلے تینوں کے حوالے سے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“<sup>(2)</sup> میں مضمومین شائع ہو چکے ہیں جبکہ اب آپ کے پیش نظر مضمون میں چوتھے اہم ستون ”مقتدی“ یعنی مسجد کے نمازوں اور اہل محلہ کی کچھ ذمہ داریوں کا بیان کیا جا رہا ہے۔ یہ

\* فارغ التحصیل جامعہ مدینہ،  
نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

سے تنکانکالنے کا اجر بھی اس میں لکھا ہوا تھا۔<sup>(4)</sup>

● چنانچہ اہل محلہ نوجوانوں کو چاہئے ہفتے یا پندرہ دن میں ایک بار مسجد کی صفائی و دھلائی اور غیرہ میں خادم مسجد کے ساتھ مل کر حصہ ملائیں۔

● اہل محلہ کو مسجد کے اخراجات و ضروریات کا لازمی لحاظ رکھنا چاہئے۔ ہمارا تین سے پانچ افراد کا کنبہ اور دو مرے کا مکان ہو تو اخراجات کی ایک لمبی لست ہوتی ہے۔ دوسری طرف چھوٹی سے چھوٹی مسجد میں بھی کم از کم 4 سے 8 پنچھے، 6 سے 8 لاکھیں، ڈضو خانہ، ساؤنڈ مشین اور اسپیکرز وغیرہ ہوتے ہیں، ان سب کا بجلی کا بل بھی آتا ہے اور خرابی کی صورت میں ریپیرنگ بھی کروانی ہوتی ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر نمازی ہر جمعہ کو مسجد کے فنڈ میں کم از کم 100 روپے اور زیادہ جتنا ہو سکے ضرور شامل کرے۔ نیز اللہ کریم نے جن کی اچھی آمدن کا سلسلہ بنایا ہے انہیں چاہئے کہ مسجد کے لئے ماہانہ ہزار، دو ہزار روپے کا فنڈ مخصوص کر لیں۔

● یہ خیال رہنا چاہئے کہ مسجد میں وہی چیزیں جائے جس کی ضرورت ہو، بعض لوگ کئی مرتبہ سمجھانے کے باوجود اپنی مرضی سے جائے نماز، قرآن پاک، پارے اور مختلف سورتیں لا کر مسجد میں رکھ جاتے ہیں۔ جبکہ یہ چیزیں مسجد میں پہلے ہی بہت ہوتی ہیں اور نئی آنے والی بھی پہلے والیوں کی طرح استعمال میں نہیں آتیں یوں رکھے ان پر دھول مٹی جمع ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے جب بھی مسجد میں کوئی خرچہ کرنے کو جی چاہے تو مسجد انتظامیہ یا امام صاحب سے مشورہ ضرور کر لیں۔

● بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مسجد میں آکر سب سے پہلے اپنے لئے الگ سے پنکھا چلانیں گے، اگرچہ پہلے سے کوئی پنکھا چل رہا ہو اور اس کی ہوا میں جگہ بھی موجود ہو، ایسے لوگوں کو خیال کرنا چاہئے کہ مسجد کے پنکھے بھی بجلی سے ہی چلتے

## 2 امام و موقوٰن کے ساتھ اہل محلہ و نمازوں کا روایہ

● امامت کی فضیلت و عظمت اس سے بڑھ کر کیا بیان کی جائے کہ یہ وہ منصب ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے نبھایا اور اس منصب کے لئے انہوں نے بہترین افراد کو منتخب کیا۔ نماز کی امامت نبی کریم صلی

الله عليه وآله وسلم کی نیابت (یعنی نائب ہونے) کا ایک حصہ ہے، اسی طرح اذان دینا بھی بہت سعادت کی بات ہے، اس لئے اہل محلہ و نمازوں کو چاہئے کہ امام صاحب اور موذن صاحب کے حقوق و ضروریات کا خیال رکھیں۔

● لین دین اور کاروبار کے معاملات ہر انسان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، لہذا اگر امام و موذن مسجد کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ کوئی جائز کاروبار یا ملازمت کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے، کاروبار میں اگرچہ بعض لوگ ناجائز انداز اختیار کرتے ہوں تو ضروری نہیں کہ امام یا موذن بھی ایسا کرتے ہوں۔

● نماز اللہ کی جانب سے فرض ہے اور اس کے احکام فقہائے کرام نے تفصیل کے ساتھ لکھ دیئے ہیں، کس کے پیچھے نماز پڑھی جائے گی اور کس کے پیچھے نہیں یہ سب کتابوں میں لکھا ہے۔ بعض لوگ نماز جیسی عبادت کو بھی اپنی آنا اور اپنی سوچ کے دائرے میں رکھتے ہیں۔ امام مسجد سے کوئی چھوٹی سی غلطی ہو گئی یا نہیں بھی ہوئی لیکن یہ جناب سمجھتے ہیں کہ غلط ہے تو امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط ہے۔ ایک امام صاحب کی کمر میں درد تھا، وہ مسجد میں آتے اور مسجد کے کونے میں رکھی کرسی پر بیٹھ جاتے، ایک نمازی صاحب نے صرف اس وجہ سے مسجد آنا چھوڑ دیا کہ امام صاحب مسجد میں کرسی پر کیوں بیٹھتے ہیں۔

● اپنے ذاتی اختلافات کو اپنی ذات تک ہی رکھنا چاہئے بلکہ مسلمان کی حیثیت سے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ تو اخوت اور بھائی چارے کا رشتہ رکھنا چاہئے، اپنے جھگڑوں یا مخالفتوں کے باعث امام و موذن کو اپنا فریق تصور کرنا نادانی ہے۔ ایک امام صاحب نے کسی محفل کا اعلان کر دیا تو ایک اچھے بھلے سمجھدار، پڑھے لکھے نمازی مسجد سے غائب ہو گئے، امام صاحب

کو محسوس ہوا تو کچھ دن بعد اسپیشل ان کی دکان پر جا کر ملاقات کی اور نہ آنے کا سبب پوچھا تو پتا چلا کہ موصوف کی اُس محفل والوں سے کچھ مخالفت ہے اور امام صاحب نے ان کی محفل کا اعلان کر دیا اس لئے امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دی۔

● جن کے ساتھ روز کا مانا جانا ہو یا مختلف معاملات پر تبادلہ خیال ہوتا ہو تو ان کی میٹھی اور کڑوی سمجھی باقی سننی پڑتی ہیں، یہ کوئی عقل مندی نہیں کہ میٹھی میٹھی باقی تو سب سنیں اور اگر کبھی کوئی کڑوا لفظ سننے کو مل گیا تو راہیں جدا کر لیں۔ ایک صاحب جو کہ گذشتہ 15 سال سے درس و بیان میں مصروف ہیں، ان کی کسی موضوع پر اپنے محلے کی مسجد کے امام صاحب سے بات ہو رہی تھی، دور ان گفتگو انہیں ایک لفظ ناگوار گزرا اور کئی مینے تک وہ مسجد نہیں آئے۔ آلامان وال حفیظ ● امام صاحب اگر نماز پڑھنے یا درس و بیان سننے کی دعوت دیں تو ان کی دعوت پر لبیک کہنا چاہئے، کبھی بھی ان کی دعوت پر ناراضگی یا خفگی کا اظہار نہ کریں۔

● امام اور مقدمیوں کے درمیان محبت و پیار کی فضاضروری ہے تاکہ نیکی و تقویٰ میں باہم تعاون ہو۔ خواہش پرستی اور شیطانی اغراض کی ایتیاع میں اگر کینہ و بعض پیدا ہو گیا ہو تو اسے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بقیہ الگ ماه کے شمارے میں

(1) مجمع الزوائد، 2/135، حدیث: 2031 (2) امام کو کیسا ہونا چاہئے؟ (شوان المکرم 1441ھ تا ذوالحجہ الحرم 1441ھ)، موذن کو کیسا ہونا چاہئے؟ (صفر المظفر 1442ھ تاریخ الاول 1442ھ) اور مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ (ریغ الآخر 1442ھ تا شعبان و رمضان 1442ھ مطابق اپریل 2021ء) کے شماروں میں پڑھئے (3) ابن ماجہ، 1/419، حدیث: 757 (4) ترمذی، 4/420، حدیث: 2925۔

# الحکام تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عظاری ندوی

- رقم صدقہ کرنے کی نیت سے سودی بینک میں سیو نگ اکاؤنٹ کھلوانا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے سنا ہے کہ کونینشل بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ کھلواسکتے ہیں لیکن سیو نگ اکاؤنٹ نہیں کھلواسکتے۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ اگر کونینشل بینک میں سیو نگ اکاؤنٹ اس نیت سے کھلوالی جائے کہ جو اضافی رقم حاصل ہو گی وہ صدقہ کر دیں گے تو کیا یہ جائز ہو گا؟

الْجَوابُ بِعَوْنَ الْتَّلِكِ الْوَهَابِ اللَّهُمَّ هَدَايَةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**جواب:** کونینشل (سودی) بینک میں سیو نگ اکاؤنٹ کھلوانا حرام و گناہ ہے کیونکہ اس میں رکھوائی جانے والی رقم قرض کے حکم میں ہے اور بینک اس قرض پر اکاؤنٹ ہولڈر کو فرع دیتا ہے اور قرض پر فرع کو حدیث پاک میں واضح طور پر سود قرار دیا گیا ہے۔

حدیث مبارک میں ہے: ”كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبَا“

**ترجمہ:** قرض کے ذریعہ سے جو منفعت حاصل کی جائے وہ سود ہے۔ (کنز العمال، جزء 6، ص 99، حدیث: 15512)

جب کوئی شخص سودی بینک میں سیو نگ اکاؤنٹ کھلواتا ہے تو اکاؤنٹ کھلواتے وقت ہی کچھ نہ کچھ رقم اکاؤنٹ میں جمع کروائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی سودی معاملہ شروع ہو جاتا ہے

حالانکہ سود کالین دین حرام و گناہ ہے اور اس پر سخت و عید یہیں۔  
چنانچہ حدیث پاک میں ہے: ”عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أكل الربا و موكله و كاتبه و شاهديه وقال لهم سواه“ ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سودی کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔ (مسلم، ص 663، حدیث: 4093)  
لہذا سودی بینک میں سیو نگ اکاؤنٹ کھلوانا ہر گز جائز نہیں اگرچہ اضافی رقم صدقہ کرنے کی نیت ہو۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّ ذِيَّ جَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

**(2) قسطوں پر موبائل خرید کر اسی دکاندار کو نقد میں بیچنا کیسا؟**

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم قسطوں پر خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں بعض اوقات کسٹمر آکر کہتا ہے کہ مجھے قسطوں پر موبائل لینا ہے اور پھر اسے آگے فروخت کرنا ہے کیونکہ مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔ کیا ایسے کسٹمر کو چیز بیچ سکتے ہیں جس کا مقصد اس کو خرید کر استعمال کرنا نہیں بلکہ آگے فروخت کرنا ہے؟

دوسرے سوال یہ ہے کہ اس کسٹمر کو چیز قسطوں پر بیچنے کے بعد

\*محقق اہل سنت، دارالافتیاء اہل سنت  
نور انور فان، کھارادر کراچی

شمن دوسری جنس کا ہو یا مبیع میں نقصان ہوا ہو تو مطلقاً چج جائز ہے۔

(بہار شریعت، 2/708)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّ ذِيَّلَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالَّهُ وَسَلَّمَ

**③ زمین بلڈر کی ملکیت میں نہ ہو تو  
پلاٹ یا فلیٹ کی بنگ کروانا کیسا؟**

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بلڈر کے پاس جب ہم پلاٹ یا فلیٹ کی بنگ کرواتے ہیں تو بعض اوقات جگہ اس کی ملکیت میں نہیں ہوتی تو کیا ایسی بنگ کرو سکتے ہیں؟

**الْجَوَابُ بِعَوْنَ الْتَّدِلِكِ الْوَهَابِ اللَّهُمَّ هَدَايَةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ**

**جواب:** پوچھی گئی صورت میں فلیٹ کی بنگ کروانا تو جائز ہے کیونکہ یہ بیع استصناع ہے یعنی آرڈر پر چیز بنانے کا درینا اس میں پایا جاتا ہے لہذا اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن قانونی طور پر بلڈر کے لئے اگر یہ ضروری ہو کہ وہ پلاٹ کا مالک بننے سے پہلے پروجیکٹ کا اعلان نہیں کر سکتا تو ایسے میں بلڈر کو قانونی پابندی کرنا ضروری ہو گا۔

واضح رہے کہ یہ مسئلہ فلیٹ بک کروانے کا ہے کیونکہ اس میں میں کا عمل پایا جاتا ہے۔ اسی لئے یہ رعایت موجود ہے کہ فلیٹ کا اس وقت موجود ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ بنا کر دیئے جائیں گے۔

لیکن پلاٹ کی خرید و فروخت کا مسئلہ اس سے جدا ہے کہ پلاٹ خریدتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ پلاٹ بیچنے والے کی ملکیت میں ہو اور وہ آپ کے پلاٹ کی حدود اربعہ معین کر کے دے کہ یہ آپ کا پلاٹ ہے۔ یعنی نقشے میں پلاٹ نمبر، گلی نمبر، فیز / کالونی / سیکٹر وغیرہ سب چیزیں معین ہوں اور بات نقشے تک محدود نہ ہو، بلکہ حقیقت میں بھی اسی طرح ہو کہ اگر آپ پلاٹ پر کھڑے ہو کر دیکھنا چاہیں، تو آپ وہاں کھڑے ہو کر معلوم کر سکتے ہوں کہ یہ پلاٹ آپ خرید رہے ہیں۔

لیکن اگر پلاٹ بلڈر کی ملکیت میں ہی نہ ہو یا خریدتے وقت معلوم ہی نہ ہو کہ کون سا پلاٹ خریدا ہے تو یہ صورت جائز نہیں۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّ ذِيَّلَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالَّهُ وَسَلَّمَ

کیا دکاندار اس سے واپس نقد میں کم قیمت پر خرید سکتا ہے؟

**الْجَوَابُ بِعَوْنَ الْتَّدِلِكِ الْوَهَابِ اللَّهُمَّ هَدَايَةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ**

**جواب:** ① گاہک نے جب چیز خرید لی تو وہ اس کا مالک ہو گیا اب چاہے وہ چیز آگے کسی کو یہ بچے یا تنے میں دے یا استعمال کرے یہ اس کی مرضی ہے اس کو یہ اختیار حاصل ہے لہذا گاہک کو وہ چیز قسطوں میں بیچنا، جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

واضح رہے کہ قسطوں پر کاروبار کرنا دراصل ادھار خرید و فروخت ہی کی ایک قسم ہے جس میں چیز نقد کے مقابلے میں زائد قیمت پر پیچی جاتی ہے اور قیمت کی ادائیگی بھی قسطوں کی صورت میں ہوتی ہے۔ نقد اور ادھار کی قیمتوں میں فرق کرنا شرعاً جائز ہے لہذا قسطوں پر خرید و فروخت بھی جائز ہے جبکہ سودا کرتے وقت چیز کی قیمت طے ہو اور قیمت کی ادائیگی کی مدت بھی طے ہو۔

البتہ اگر اس کاروبار میں کوئی ناجائز شرط لگائی تو اس ناجائز شرط کی وجہ سے وہ بیع فاسد ہو جائے گی جیسے یہ شرط لگانا کہ "اگر فقط وقت پر نہ دی تو جرمانہ دینا ہو گا" ناجائز شرط ہے کیونکہ شریعت میں مالی جرمانہ جائز نہیں، لہذا اس شرط فاسد کی بنا پر یہ بیع فاسد ہو گی جس کا فتح کرنا عاقدین پر واجب ہو گا، اگر فتح نہ کریں تو گنہگار ہوں گے۔

**②** جب کسٹر نے خریدی ہوئی چیز کی قیمت مکمل طور پر ادا نہ کی ہو تو دکاندار کا وہی چیز کسٹر سے کم قیمت میں واپس خریدنا جائز نہیں۔ لہذا دریافت کی گئی صورت میں چونکہ دکاندار نے موبائل قسطوں میں بیچا ہے اور ابھی اس موبائل کی مکمل قیمت ادا نہیں ہوئی ہے لہذا دکاندار نے جس قیمت پر بیچا ہے اس سے کم قیمت میں کسٹر سے وہ موبائل نقد میں بھی واپس نہیں خرید سکتا۔ ہاں اگر اس میں کوئی نقصان پیدا ہو گیا ہو تو پھر کم قیمت میں بھی خرید سکتا ہے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "جس چیز کو بیع کر دیا ہے اور ابھی شمن وصول نہیں ہوا ہے اس کو مشتری سے کم دام میں خریدنا، جائز نہیں اگرچہ اس وقت اس کا نزخ کم ہو گیا ہو۔" مزید لکھتے ہیں: "کم داموں میں خریدنا اس وقت کم قیمت میں بھی خرید سکتا ہے کہ شمن اسی جنس کا ہو اور بیع میں کوئی نقصان نہ پیدا ہو اور اگر

مانہنامہ  
فیضانِ عاشقیہ

| اکتوبر 2023ء

# حضرت سیدنا والیس علیہ السلام

(قطع: 01)

مولانا ابو عبید عطاری عدنی\*

گزر چکے تھے، اللہ کے پیارے نبی حضرت الیاس نے وضو کیا پھر نماز پڑھی اور اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا کی تو دعا کی برکت ظاہر ہوئی اور بچہ زندہ ہو گیا پھر حضرت الیاس علیہ السلام واپس پہاڑوں میں تشریف لے گئے۔<sup>(1)</sup>

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا کی برکت سے زندگی پانے والے یہ بچے اللہ کریم کے پیارے نبی اور رسول حضرت یونس علیہ السلام تھے۔

**محضر سیرت** حضرت یونس علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت بیٹیاں کی اولاد میں سے ہیں<sup>(2)</sup> اپنی والدہ کی جانب نسبت سے دو ہی نبی مشہور ہیں ایک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دوسرے حضرت یونس بن مقتی<sup>(3)</sup> ایک قول کے مطابق مقتی آپ کے والد کا نام ہے<sup>(4)</sup> آپ نے شہر رملہ کے ایک ولی اللہ حضرت زکریا کی بیٹی سے شادی کی پھر کچھ عرصہ وہیں قیام کیا، ولی اللہ کے انتقال کے بعد بیت المقدس تشریف لے آئے اور اللہ کی عبادت میں مصروف رہے<sup>(5)</sup> آپ ذکرِ الہی سے اپنی زبان ترکھا کرتے تھے<sup>(6)</sup> انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ نمازیں پڑھنے والے نبی ہیں<sup>(7)</sup> آپ نے اپنے دین کو محفوظ رکھنے کے لئے شام سے بھرت کی اور دریائے دجلہ کے کنارے آباد ہو گئے<sup>(8)</sup> پھر 40 سال کی عمر میں آپ کو

بنی اسرائیل میں مقتی نامی ایک عورت اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت الیاس علیہ السلام کی خدمت کیا کرتی تھی، پھر حضرت الیاس علیہ السلام پہاڑوں میں جا کر اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے، اسی دوران میں اس عورت کے دودھ پیتے بچے کا انتقال ہو گیا، وہ عورت بڑی غمگین ہو گئی، آخر کار حضرت الیاس علیہ السلام کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی اور پہاڑوں میں گھومتی رہی اور اللہ پاک کے نبی حضرت الیاس کو ڈھونڈتی رہی یہاں تک کہ ایک دن حضرت الیاس علیہ السلام کو پالیا، عرض گزار ہوئی: میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے اور میری کوئی اور اولاد نہیں ہے، آپ رب سے دعا کیجئے کہ وہ میرے بیٹے کو زندہ کر دے اور میری مصیبت کو ثال دے، میں نے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر رکھا ہے اور ابھی تک دفایا نہیں ہے، حضرت الیاس علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی جانب سے مجھے جس بات کا حکم ملتا ہے میں نے کرتا ہوں اور تمہارے بیٹے کے لئے دعا کا مجھے حکم نہیں ملا، یہ سن کرو وہ محنتا کی ماری بہت زیادہ رونے اور گڑ گڑانے لگی، یہ دیکھ کر حضرت الیاس علیہ السلام نے اس عورت سے فرمایا: تمہارا بیٹا کب مرا تھا، اس نے کہا: سات دن ہوئے ہیں۔ حضرت الیاس اس عورت کے ساتھ چل دیئے، سات دن تک چلنے کے بعد اس کے گھر پہنچے، بچے کے انتقال کو اب 14 دن

**عبادت** حضرت یونس علیہ السلام کا شمار بنی اسرائیل کے عبادت گزاروں میں ہوتا تھا، آپ بہت کثرت کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہر روز کھانا کھانے سے پہلے 300 رکعت نماز پڑھتے پھر بہت کم کھانا کھاتے اور ہر رات سونے سے پہلے 300 رکعت پڑھا کرتے تھے پھر بہت کم سویا کرتے<sup>(18)</sup> منقول ہے کہ آپ اتناروئے کہ بینائی جاتی رہی اور اس قدر قیام کیا کہ کمر میں خم پڑھ کیا اور اس قدر نماز پڑھی کہ چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی۔

**آگ کا سمندر** آپ علیہ السلام نے بارگاہِ الہی میں عرض کی: تیری عزت و جلال کی قسم! اگر میرے اور تیرے درمیان آگ کا سمندر ہوتا تو میں تیرے شوق کی وجہ سے اس میں بھی داخل ہو جاتا۔<sup>(19)</sup>

**اہل نبیوی کے نبی** جب عراق کے علاقے موصل میں اہل نبیوی میں گناہ پھیل گئے اور ان کے جرائم بڑھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی جانب مبعوث فرمایا<sup>(20)</sup> ایک روایت میں ہے کہ آپ بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے جب فارغ ہوئے تو فرشتے نے عرض کی: اللہ پاک نے حکم دیا ہے کہ آپ اہل نبیوی کے پاس جا کر انہیں رب تعالیٰ کی طرف بلائیں<sup>(21)</sup> یہ قوم بت پرستی میں مبتلا تھی آپ نے ان کو اس کام سے روکا اور اللہ پاک کے عذاب سے ڈرایا لیکن قوم نے انکار کر دیا اور اپنی ہٹ دھرمی پر اڑی رہی۔<sup>(22)</sup>

**بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں**

- (1) تغیر بغوي، 4/ 33، الصفت: 123 (2) المختظم في تاريخ الملوك واللام، 1/ 395
- (3) شرح الشفاء على القاري، 1/ 298 (4) المختنظم في تاريخ الملوك واللام، 1/ 395
- (5) الانس الجليل، 1/ 265 (6) زاد المسير لابن الجوزي، 4/ 60 (7) تاریخ ابن عساکر، 1/ 281 (8) تاریخ ابن عساکر، 74/ 281 (9) المختنظم في تاريخ الملوك واللام، 1/ 140 (10) بغوي، 4/ 36، الصفت: 140 (11) بغوي، 4/ 37، الصفت: 140
- (12) فیض القدری، 5/ 288، تحت الحدیث: 7075 (13) تاریخ ابن عساکر، 588/ 74 (14) مسلم، ص: 90، حدیث: 420، مراۃ المناجی، 2/ 588
- (15) البهای فی غریب الہدیث والاثر، 1/ 92 (16) حاوی الفتاویٰ، 2/ 356 (17) غمز عيون البصائر شرح الاشواه والظواهر، 4/ 131 (18) تاریخ ابن عساکر، 74/ 281 (19) احیاء العلوم، 5/ 282 (20) تاریخ ابن عساکر، 74/ 281 (21) تاریخ ابن عساکر، 74/ 282 (22) الانس الجليل، 1/ 265۔

نبوت عطا ہوئی اور عراق میں سر زمین موصول کی قربی بستی نینوی کی جانب بھیجا گیا<sup>(9)</sup> آپ نے اس نافرمان قوم کو عذاب الہی سے ڈرایا لیکن قوم بازنہ آئی، عذاب کے آثار نمودار ہوئے تو قوم نے توبہ کر لی، اللہ کی رحمت سے عذاب مل گیا لیکن اس توبہ کے بارے میں آپ کو معلوم نہ ہوا اور آپ یہ سمجھی کہ قوم مجھے جھوٹا خیال کرے گی لہذا دریا کے کنارے آگئے اور کشتی میں بیٹھ گئے، کشتی دریا کے بیچ میں پہنچ کر رک گئی، یہاں ایک مچھلی نے آپ کو نگل لیا<sup>(10)</sup> آپ علیہ السلام نے 40 دن یا 20 یا 3 دن یا اسی دن کا کچھ حصہ مچھلی کے پیٹ میں گزارا<sup>(11)</sup> مچھلی کے پیٹ میں آپ نے جنات، پانی، ریت، مچھلی اور دیگر دریائی جانوروں کو ذکرِ الہی کرتے ہوئے سن، 10 محرم شریف کے دن آپ مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے<sup>(12)</sup> پھر اللہ کریم نے آپ کے لئے ایک گلڈو کا درخت اگایا، کدو کے درخت کا آگ جانا آپ علیہ السلام کا مجھہ ہے، اس کے بعد اللہ کریم نے آپ کو مرتبہ رسالت پر فائز کیا اور دوبارہ اسی قوم کی جانب بھیجا اور قوم آپ پر باقاعدہ ایمان لائی۔ آپ کے کہنے پر بکری، درخت اور چٹان نے گواہی دی کہ ایک چڑا ہے نے آپ سے ملاقات کی ہے،<sup>(13)</sup> (جیہے الوداع یا قضاۓ عمرہ کے موقع پر) پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یونس علیہ السلام کو ایک وادی میں دیکھا کہ وہ ایک سرخ گنگریا لے بال والی اوٹھنی پر سوار ہیں جس کی نگل کھجور کی چھال ہے جسم پر ایک اونی جبہ ہے اور زبان پر جاری ہے: بَيْتِكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ<sup>(14)</sup> چونکہ آپ علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا تھا اس لئے آپ کا لقب ذو النون پڑ گیا<sup>(15)</sup> کسی سے سوال ہوا: وہ کون سی قبر ہے جو چلتی پھرتی رہی؟ جواب دیا: جب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تھے تو یہ دریا میں ایک چلتی پھرتی قبر کی طرح تھی۔<sup>(16)</sup> کہا جاتا ہے کہ 10 جانور جنت میں داخل کئے جائیں گے ان میں سے ایک حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی بھی ہے۔<sup>(17)</sup> آئیے! اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں تفصیلی واقعات ملاحظہ کیجیے:

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء و اجداد

## 3 حضرت ہاشم

حضرت ہاشم کا نام عمر و یا عمر تھا مگر بلند مرتبے کی وجہ سے انہیں عمر و العلا کہا جاتا تھا۔ آپ کی والدہ عائشہ بنت مفرہ بن ہلال ہیں۔<sup>(1)</sup> حضرت ہاشم کی کنیت ابوالبطحاء، لقب سید البطحاء اور ہاشم تھا۔ ہاشم کے معنی ہیں روٹیاں توڑ کر شوربے میں ملانے والا۔ آپ کو ہاشم کہنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ مکہ شریف میں قحط سالی ہو گئی جس کی وجہ سے نوبت فاقوں تک پہنچ گئی۔ حج کے ایام تھے، آپ شام گئے اور وہاں سے آثار خرید کر اونٹوں پر لاد کر کے شریف لے آئے۔ کثیر اونٹ ذبح کئے گئے، روٹیاں پکائی گئیں، شوربے والا سائل تیار کر کے اس میں روٹیوں کو توڑ کر ڈال دیا گیا۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو دستر خوان بچھا کر خاص و عام سب کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا، آپ نے کھانے کی اس دعوت عام کا سلسلہ جاری رکھا یہاں تک کہ لوگ خود کفیل ہو گئے۔ اسی لئے آپ ہاشم کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ یہ اپنی خصوصیات اور اوصاف کی وجہ سے قبلیہ قریش کے سردار قرار پائے۔ آپ کثیر المال اور رئیس و سخنی تھے، مسافروں کو سواری دیتے، لوگوں کے مالی حقوق اپنی جیب سے ادا کرتے، انہیں پناہ دیتے، بھوکوں کو کھانا کھلایا کرتے۔ حسین و جمیل اور ذہین و فطین بھی تھے۔ آپ کی سخاوت ضرب المثل تھی۔ آپ کے چہرے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا، جو آپ کو دیکھتا، اسے آپ سے محبت ہو جاتی۔ قیصر نے ان کے اوصاف انجلی میں پڑھے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عظاری نقیٰ

تھے اس لئے اپنی شہزادی کے ساتھ نکاح کا پیغام بھجوایا مگر آپ نے انکار کر دیا۔<sup>(2)</sup>

آپ نے ہر سال گرمیوں میں شام اور سردیوں میں یمن و سفروں کا آغاز کیا۔ آپ قوم کو خطبہ دیا کرتے تھے جس میں حُسنِ اخلاق، نیکی، صلح و رحمی، سخاوت، انصاف، اعتماد اور حُقُوق العباد کی ادائیگی کا ذہن دیتے۔<sup>(3)</sup> آپ تجارتی سفر کے لئے شام جاری ہے تھے راستے میں مدینہ شریف (جسے اُس وقت یہ رب کہا جاتا تھا) میں بنو عدی بن نجخار کے ہاں قبلیہ خَزْرَج کے سردار عمر و بن زید بن لبید خَزْرَجی کے ہاں ٹھہرے، عمر نے اپنی پیاری بیٹی سلمی کا نکاح اس وعدے پر آپ سے کیا کہ جب یہ اُمید سے ہوں گی تو انہیں میرے گھر لانا ہو گا تاکہ پہلے بچے کی پیدائش نہیں میں ہو۔ نکاح کے بعد تجارتی قافلے کے ساتھ شام روانہ ہو گئے۔ واپسی پر آپ اپنی زوجہ کو لے کر مکہ آگئے۔ جب یہ اُمید سے ہوں گی تو وعدے کے مطابق انہیں مدینہ منورہ چھوڑ کر خود تجارتی سفر میں شام روانہ ہو گئے۔ ان کے ہاں ایک بیٹی کی ولادت ہوئی جس کا نام شِبِیْۃُ الْحَمْد رکھا گیا، جو بعد میں عبد المطلب کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حضرت ہاشم تجارتی قافلہ میں غزہ پہنچے تو یہاں ہو گئے۔ وصال وہیں ہوا، مزار غزہ شہر میں ہے۔<sup>(4)</sup> آپ کے چار بیٹے عبد المطلب، اسد، ابو صَفِیٰ اور نضله تھے۔<sup>(5)</sup>

حضرت ہاشم کے دور میں عبد مناف اور ان کے بھائی

\* رکن مرکزی مجلس شوریٰ  
(دعاۃٰ اسلامی)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کمان ہوا کرتی تھی۔ آپ بتون سے نفرت کرتے تھے۔ یہی وہ خصوصیات تھیں جس کی وجہ سے آپ والد کی وفات کے بعد ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ لوگوں کو ایک پتھر ملا جس پر آپ کا یہ پیغام عربی میں کندہ (لکھا ہوا) تھا جس کا معنی کچھ یوں ہے کہ میں مغیرہ بن قریش کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اللہ پاک سے ڈرتے رہیں اور قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کریں۔<sup>(8)</sup> حضرت عبد مناف کے چار بیٹے مشہور تھے: ۱ ہاشم ۲ عبد شمس ۳ نوبل اور ۴ مطلب۔ انہوں نے اہل مکہ کے لئے مختلف بادشاہوں سے تجارتی قافلوں کے اجازت نامے لئے تھے تاکہ کار و بار کا دائرہ و سعی ہو اور حکومت ان قافلوں کی حفاظت کی ضمانت دے، حضرت ہاشم نے شام، روم اور عسنان، عبد شمس نے نجاشی، نوبل نے شاہ ایران کرمی اور مطلب نے جیزیر کے سلاطین سے اجازت نامے حاصل کئے تھے۔<sup>(9)</sup>

## 5 حضرت قصیٰ

حضرت قصیٰ کا نام زید اور کنیت ابو مغیرہ ہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت سعد بن سیل ازدی ہیں۔<sup>(10)</sup> قصیٰ کے معانی دُور، پچھڑا ہوا اور غریب الوطن کے ہیں، آپ کا نام قصیٰ اس لئے مشہور ہوا کہ جب آپ کے والد حضرت کلاب فوت ہوئے تو ان کے ورثاء میں ایک بیوہ فاطمہ بنت سعد اور دو بیٹے زہرا اور

(iii) لواء کے منصب کے تحت جنگی معاملات کی مگر انہی ہوتی تھی، قریش کے خاندان بنو عبد الدار کے پاس یہ منصب تھا یہ لوگ جنگ میں جہنڈا پہلتے تھے۔

(iv) ندوہ کے منصب کے تحت قریش اپنے سارے فیصلے کیا کرتے تھے۔ حضرت قصیٰ نے ایک عمارت بنائی ہے دارالندوہ کہا جاتا تھا۔ اس میں بھی وہ افراد مشاورت کے لئے جمع ہوتے جن کی عمر 40 سال سے زیادہ ہوتی تھی۔ جب کوئی بچی بالغ ہوتی تو دارالندوہ آئی اور اسے بنو عبد الدار کی جانب سے چادر دی جاتی جس سے وہ پردے کا آغاز کرتی۔ جنگ کا جہنڈا بھی ندوہ میں باندھا جاتا تھا۔ (اسیرۃ النبویۃ لد حلان، 1/25)

عبد الدار کی اولادوں میں چھ منصب سبقاً یہ ندوہ جوابہ لواء رفادة اور قیادہ کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ قریش دو حصوں میں تقسیم ہو گئے: ایک حصے میں مُظیّبون یعنی خوشبو والے تھے، ان میں بنو عبد مناف، بنو زہرا، بنو اسد، بنو شیم بن مُرڑہ اور بنو حارث بن فہر تھے جبکہ دوسرے حصے میں بنو عبد الدار، بنو مخزوم، بنو شہم، بنو جنم، بنو عدی بن کعب شامل تھے۔ مصلحت کروانے والوں کی کوشش سے طے پایا کہ رفادة، سبقاً یہ اور قیادہ<sup>(i)</sup> کے منصب عبد مناف اور جوابہ،<sup>(ii)</sup> لواء<sup>(iii)</sup> کے منصب عبد الدار کے پاس جبکہ دارالندوہ<sup>(iv)</sup> دونوں میں مشترک ہو گا۔ الخضر رفادة اور سبقاً یہ کے منصب حضرت ہاشم کے پاس تھے۔<sup>(6)</sup>

## 4 حضرت عبد مناف

حضرت عبد مناف کا نام مُغیرہ تھا، آپ حسین و جمیل، عقل و فراست میں ہم زمانہ میں ممتاز تھے۔ آپ کی والدہ جبی<sup>(7)</sup> بنت حُلیل بن حُبیشیہ خراگی ہیں۔ حضرت عبد مناف کا لقب قمر البتھاء (یعنی مکہ شریف کا چاند) تھا آپ کو قریش کا مغزا اور جوہر بھی کہا جاتا تھا۔ عبد مناف سے ہے جس کا معنی شرافت و کرامت اور زیادتی و بلندی ہے، آپ کو عبد مناف کہنے کی وجہ یہ ہے آپ اہل زمانہ میں سے اپنے اخلاق و اوصاف کی وجہ سے اعلیٰ و آرفع تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور آپ کے چہرے پر چمکتا تھا، آپ کے ہاتھ میں نزار کا جہنڈا اور

(i) قیادہ کے منصب پر فائز سردار قریش تجارتی قافلوں اور جنگوں کی قیادت کیا کرتا تھا۔ یہ پہلے عبد مناف اور پھر عبد شمس کو حاصل تھا۔

(ii) جوابہ کے منصب کے تحت کعبہ شریف کے انتظامی امور سراجام دیے جاتے تھے۔ جوابہ کا منصب بنو عبد الدار کے پاس تھا۔ فتح کے بعد بھی انہیں کے پاس رہا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن طلحہ کو کعبہ شریف کی چابیاں دیں، اس کے بعد یہ ان کے بھائی شیبہ کے پاس رہا۔ اس کے بعد بنو شیبہ کو یہ منصب ملا۔ بنو عبد الدار قریش کے علم بردار بھی تھے۔ (اسیرۃ النبویۃ لد حلان، 1/27, 26)

قصیٰ نے عرب میں بھرے ہوئے اپنے قبیلے کو مکہ شریف میں جمع کیا تو اس خاندان کو قریش کہا جانے لگا۔<sup>(11)</sup>

قریش نے حضرت قصیٰ کو اپنا حاکم تسلیم کر لیا۔ آپ نہایت ذہین، طاقت ور، بلند ہمت، ثابت قدم، بہادر اور قریش کے اہم ترین سردار تھے۔ آپ تمام اہل عرب سے زیر ک تھے۔ آپ کی رائے عمده اور قول سچا ہوتا تھا۔ آپ سخاوت کے دھنی اور پاک دامن تھے۔ آپ کے کارناموں پر قریش فخر کیا کرتے تھے۔ آپ اہل قریش کو حاجیوں کی خدمت کی ترغیب دلاتے اور ان کے ساتھ مل کر یہ خدمت سرانجام دیتے۔ آپ ہی وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے حاجیوں کی آسانی کے لئے مزدلفہ میں روشنی کے لئے آگ جلائی۔ انہوں نے مکہ شریف کے کاموں کو بہتر انداز میں سرانجام دینے کے لئے یہ منصب سقایہ رفادہ ندوہ ججابہ لواب اور قیادہ بنائے۔ حضرت قصیٰ کے چار بیٹے تھے: ۱) عبد مناف ۲) عبد الدار ۳) عبد العزی اور ۴) عبد بن قصی۔ وفات سے پہلے آپ نے مذکورہ مناصب اپنے بیٹوں میں یوں بانٹے کہ سقایہ اور ندوہ عبد مناف، ججابہ اور لواب عبد الدار، رفادہ عبد العزی کے سپرد ہوئے جبکہ وادی مکہ کی حفاظت (یعنی قیادہ) عبد بن قصی کے حوالے کی۔ آپ کا وصال مکہ شریف میں ہوا اور جھون میں دفن کئے گئے۔ بعد میں ان کے خاندان والوں کو بھی بیٹیں دفن کیا جانے لگا۔ آج کل اس مقام کو جنت المعلقی کہا جاتا ہے۔<sup>(12)</sup>

(1) طبقات ابن سعد، ۱/۵۳ (2) سبل البدی والرشاد، ۱/۲۶۸-۲۷۰۔ السیرۃ النبویة لد حلان، ۱/۲۷، ۲۸، ۲۹ (3) سبل البدی والرشاد، ۱/۲۶۹، ۲۷۰ (4) سبل البدی والرشاد، ۱/۲۶۲ (۵) السیرۃ النبویة لابن ہشام، ص ۴۷ (۶) السیرۃ النبویة لد حلان، ۱/۲۴، ۲۵ (۷) طبقات ابن سعد، ۱/۵۳ (۸) السیرۃ النبویة لد حلان، ۱/۲۷، سبل البدی والرشاد، ۱/۲۷۱، ۲۷۲ (۹) سبل البدی والرشاد، ۱/۲۶۹-۲۷۰ (۱۰) طبقات ابن سعد، ۱/۵۳ (۱۱) ماخوذ از الروض الانف، ۱/۱۸۸-۱۸۹ (۱۲) طبقات ابن سعد، ۱/۵۵-۵۷۔ السیرۃ النبویة لد حلان، ۱/۲۲ (۱۳) سبل البدی والرشاد، ۱/۲۷۲-۲۷۶ ماخوذ از

زید تھے۔ ان کی بیوہ نے شام کے قربی علاقے گزرہ کے بنو قضاۓ کے ایک شخص ربیعہ بن حرام سے نکاح کر لیا جو مکہ شریف میں آیا ہوا تھا۔ اس وقت زہرہ جوان ہو رہا تھا اور سن شعور یعنی سمجھد رائی کی عمر کو پہنچ چکا تھا اس لئے ربیعہ جب اپنی بیوی کے ہمراہ وطن لوٹنے لگا تو زہرہ کو تو مکہ میں چھوڑ دیا۔ جبکہ زید کم عمر تھے، اس لئے انہیں ساتھ لے لیا۔ آپ نے اپنا پچپن غدرہ میں گزارا۔ ایک دن وہاں کے کسی بچے نے آپ کو مسافر اور غریب الوطن ہونے کا طعنہ دیا، آپ کو بہت دُکھ ہوا اور والدہ کی اجازت سے حج کرنے کے لئے آنے والے قافلے کے ہمراہ مکہ شریف لوٹ آئے۔ مکہ مکرمہ آکر اپنے بھائی زہرہ کے ساتھ رہنے لگے۔ کیونکہ آپ نے اپنے بچپن کا کچھ عرصہ وطن سے دور گزارا تھا اس لئے آپ قصیٰ مشہور ہو گئے۔

حضرت قصیٰ جوان ہوئے تو آپ کا نکاح کعبہ شریف کے متولی اور بنو خزانہ کے سردار حلیل بن حبیشیہ کی بیٹی جبیؓ سے ہوا۔ حلیل کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ابو عبشان مختار شریف کا متولی ہوا۔ حضرت قصیٰ بہت دانا اور ذہین تھے انہوں نے ابو عبشان سے تولیت کا حق خرید لیا۔ اس پر اس کے خاندان بنو خزانہ اور بنو بکر کو اپنی فکر لاحق ہو گئی کہ ہم مکہ شریف کے دیگر مناصب سے محروم نہ کر دیئے جائیں چنانچہ وہ جنگ کی تیاری کرنے لگے۔ آپ نے مدد کے لئے اپنے سوتیلے بھائیوں کو بلا یا وہ اپنے خاندان بنو قضاۓ کے ساتھ مکہ پہنچ گئے۔

جب جنگ ہوئی تو کوئی بھی غالب نہ آسکا۔ دونوں صلح کی طرف مائل ہوئے، بنی کنانہ کے ایک معزز شخص یغم بن عوف کو حکم بنایا گیا اس نے فیصلہ کیا کہ ایک قبیلے کے مقتولوں کا خون بہا دوسرے قبیلے پر نہیں اور قصیٰ کعبہ کے متولی ہوں گے۔ چنانچہ قصیٰ نے بنو خزانہ و بنو بکر کو مکہ سے نکال دیا اور قریش جو کہ عرب میں مختلف علاقوں میں بکھرے ہوئے تھے ان سب کو مکہ مکرمہ میں جمع کر دیا۔ قریش کا معنی جمع کرنا ہے اور قریش کو یہ نام دینے کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب حضرت

# اپنے بزرگوں کو یاد رکھتے

مولانا ابو ماجد محمد شاہ عظاری مدفنی\*

مزار حضرت ابو محمد عبدالحسنی رحمۃ اللہ علیہ



مزار حضرت مولانا سعید احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ



مزار حضرت شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

ربيع الآخر 1043ھ کو ہوا، مزار گنگوہ، ضلع انبار، مشرقی پنجاب، ہند میں ہے، آپ کثیر الحبادہ، نورانی چہرے والے اور ہزاروں افراد کے شیخ طریقت تھے، مغلیہ بادشاہ نور الدین محمد جہانگیر آپ کا مرید تھا۔<sup>(3)</sup>

④ شیخ الوقت حضرت مولانا سید عبد الرحمن کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش مشہور شیخ طریقت حضرت حاجی سید حسن بیجاپوری کے گھر میں ہوئی۔ آپ عالم دین اور ولی کامل تھے۔ نفس رحمانی آپ کی تصنیف ہے۔ آپ کا وصال 11 ربیع الآخر 1119ھ کو ہوا۔ مزار مبارک متصل جامع مسجد بیجاپور ریاست کرناٹک، ہند میں ہے۔<sup>(4)</sup>

⑤ شیخ العالم حضرت مولانا عبد الباقی فرنگی محلی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1286ھ کو فرنگی محل لکھنؤ یوپی ہند میں ہوئی۔ آپ کا وصال مدینہ منورہ میں 4 ربیع الآخر 1364ھ میں ہوا۔ تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ آپ ماہر علوم و فنون مدرس، استاذ العلماء، شیخ طریقت اور بانی المدرستہ النظامیۃ المدینۃ المنورۃ تھے۔ آپ قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی کے مشائخ میں سے تھے۔<sup>(5)</sup>

⑥ فخر المشائخ حضرت مولانا پیر سید مسعود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت انداز 1351ھ کو لاہور میں ہوئی، آپ طویل عمر پا کر کیم ربیع الآخر 1436ھ فوت ہوئے۔ تدفین دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں والد صاحب مفتی اعظم

ربيع الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اولیائے کرام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 81 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ ربيع الآخر 1439ھ تا 1444ھ کے شماروں میں کیا جا پکا ہے۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

اولیائے کرام حزم اللہ الشلام

① امام برحق حضرت ناصح الدین ابو محمد عبدالحسنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت چشت میں یکم محرم 331ھ اور وفات بھی یہیں ایک قول کے مطابق 4 ربیع الآخر 421ھ میں ہوئی، آپ مادرزاد ولی، کثیر الفیض اور جہاد ہند میں عملی طور پر حصہ لینے والوں میں سے تھے، سلطان محمود غزنوی آپ کا معتقد تھا۔<sup>(1)</sup>

② عالم وعارف حضرت سید شمس الدین صحرائی سرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت فیروز آباد (صوبہ فارس، ایران) کے سادات گھرانے میں 17 رمضان 678ھ کو ہوئی اور 15 ربیع الآخر 784ھ کو صحراء سرقند ازبکستان میں وصال فرمایا، مزار یہیں ہے۔ آپ عالم دین، سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت اور استاذ العلماء تھے۔ آپ نے صحراء شہر میں خانقاہ و دارالعلوم بنایا اور ساری زندگی ترویج علم و تصوف میں مصروف رہے۔<sup>(2)</sup>

③ حضرت بندگی شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ قطب عالم خواجہ عبد القدوس کے پوتے، حضرت جلال الدین تھانیسری کے نواسے اور حضرت خواجہ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہم کے خلیفہ تھے، آپ کی ولادت 14 شعبان 959ھ اور وصال یکم

\* رکن مرکزی مجلس شوریٰ (دعاۃ اسلامی)

پاکستان، خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ ابوالبرکات سید احمد قادری کے پہلو میں جانبِ مشرق ہوئی۔ آپ عالمِ دین، پیر طریقت اور ناظمِ دارِ العلوم حزب الاحناف تھے۔<sup>(6)</sup>

### علمائے اسلام حبیم اللہ الشام

**7** ولیٰ کامل حضرت ابو سلیمان محمد بن محمد بستی خطابی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 319ھ بست (صوبہ بلند، افغانستان) میں ہوئی اور یہیں 16 ربیع الآخر 388ھ کو وصال فرمایا، آپ محمد بن العصر، فقیہ شافعی، عالم کبیر، عابد و زاہد اور مصنف کتب تھے، حصول علمِ دین کے لئے حجاز مقدس، بغداد، بصرہ، خراسان، نیشاپور اور بلاڈ ماوراء النهر کے اسفار کئے، ایک درجن سے زائد کتب میں شرح صحیح بخاری اعلام السنن، شرح سنن ابو داؤد معالم السنن اور غریب الحدیث مشہور ہیں۔<sup>(7)</sup>

**8** محمد و قوت حضرت شیخ ابو محمد الحنفی بن ابو سعادت حامی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت محرم 554ھ میں ہوئی اور 19 ربیع الآخر 635ھ کو وصال فرمایا، آپ شیخ عمر، کثیر الحدیث، روایت سے محبت رکھنے والے، فقر کے باوجود خوددار، صبر کے پیکر، حسن اخلاق کے مالک اور صدق و راوی حدیث تھے، آپ سے محدثین کی ایک جماعت نے ساعتِ حدیث کرنے کا شرف پایا۔<sup>(8)</sup>

**9** امام العصر حضرت شیخ عبد اللہ بن محمد بن محمد بن الحدیث عبد القادر نخر اوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد اور دیگر علمائے کرام سے علوم اسلامیہ حاصل کئے، آپ عظیم عالمِ دین، فقیہ زمانہ اور اصحاب تحریخ میں سے تھے، زندگی بھر درس و تدریس اور فتاویٰ نویسی میں گزارا، خلق کثیر نے استفادہ کیا، آپ نے مصر میں تقریباً پچاس سال کی عمر میں ربیع الأول یا ربیع الآخر 1026ھ کو وصال فرمایا۔<sup>(9)</sup>

**10** یادگارِ اسلاف حضرت مولانا امجد علی بلبغ کا کوروی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش شوال 1242ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 8 ربیع الآخر 1334ھ کو وصال فرمایا۔ خانقاہ کاظمیہ

کا کوروی، یوپی، ہند میں تدفین ہوئی۔ آپ جامع معقول و منقول، جید عالمِ دین، نیک و متفق، محقق، ادیب اور شاعر تھے۔ علمی و روحانی فیضان حضرت شاہ تقی علی قلندر سے پایا۔ آپ صاحب ثروت اور غریب پژو و روتھے۔ تاریخ کابل، سکنلوں، ذخیرہ اور اختصار نامہ سلطانی آپ کی کتب ہیں۔<sup>(10)</sup>

**11** استاذُ العلماء، تلميذ خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ 1335ھ کو کھلاج (ضلع ہری پور) کے ایک علمی گھر انے میں پیدا ہوئے اور 16 ربیع الآخر 1412ھ کو ہری پور (KPK) میں وصال فرمائے گئے، آپ کا مزار مبارک جامعہ صدیقیہ فیضِ العلوم، ہری پور بالمقابلِ ٹیکی کم شاف کانچ خان پور روڈ کے ایک گوشے میں ہے۔ آپ جید عالم دین، شیخ القرآن والحدیث، مناظر و محقق اہل سنت، شیخ الحدیث والتفسیر، جامع مسجد عید گاہ جہلم و جامع مسجد گلزارِ مدینہ حسن ابدال کے خطیب، سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت اور مصنف کتب کثیرہ تھے۔<sup>(11)</sup>

**12** حضرت مولانا مفتی محمد حسین چشتی ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع جو نیاں (دریائے سمن کے کنارے) ضلع ایبٹ آباد کے ایک زمین دار گھر انے میں 1327ھ کو ہوئی اور 13 ربیع الآخر 1416ھ کو جہاں پیدا ہوئے وہیں وصال فرمایا۔ آپ تلمیذ علامہ سید دیدار علی شاہ و صدر الشریعہ وجۃ الاسلام، فاضل منظرِ اسلام بریلی، مرید پیر مہر علی شاہ، استاذِ العلماء، جامع مسجد بیڑہری پور کے خطیب، مفتی علاقہ اور عالم باعمل تھے۔<sup>(12)</sup>

(1) اقتباس الانوار، ص 285 تا 296- خزینۃ الاصفیاء، ص 43 (2) تذکرہ مشائخ قادریہ فاضلیہ، ص 105، 104، 103 (3) حقیقت گلزار صابری، ص 540، 541، انسانیکوپیڈیا اولیے کرام، 3/ 111 (4) تذکرہ الانساب، ص 212 (5) تذکرہ علمائے اہل سنت، ص 172 (6) اردو پوائنٹ اخبار، 22 جنوری 2015ء، سوانح حیات خاندان رضویہ برکاتیہ، ص 28 (7) معالم السنن، 1/ 13 تا 21، الامام الخطابی و مسندجہ فی الحقدید، ص 25 تا 28 (8) سیر اعلام النبلاء، 16 / 324 (9) خلاصۃ الاشر، 3/ 66 (10) تذکرہ مشاہیر کا کوروی، ص 45 تا 50 (11) تذکرہ باب علوم رئیس العلما غلام محمود ہزاروی، ص 8 تا 30 (12) تذکرہ علماء اہل مت ایبٹ آباد، ص 398 تا 401۔

# یمن کی تاریخ

مولانا محمد آصف اقبال عظاری ترنی (خط: 01)

اپنے محل میں بلوکر قتل کروادیا۔ اہل یمن نے اسی سبب سے بلقیس کو اپنا حکمران بنایا اور نہ وہ عورت کی حکومت کو پسند نہ کرتے تھے۔ یہ وہی بلقیس ہے جس کا قصہ قرآن مجید (کی سورہ نمل) میں ہے۔<sup>(3)</sup> بلقیس کے بعد خاندان حمیر کے بہت سے افراد یمن کے بادشاہ بنے۔ یمن میں تباہ کن سیلاپ کا سبب جب اہل یمن نے اللہ پاک کی نافرمانی کی تو ان پر تباہ کن سیلاپ بھیجا گیا جس سے ان کے باغات وغیرہ بر باد ہو گئے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے۔ شیل عمر (یعنی تباہ کن سیلاپ) کے بعد جو لوگ یمن میں رہ گئے ان پر بتو قحطان بدستور حکمرانی کرتے رہے۔<sup>(4)</sup> یمنی بادشاہوں میں سے ثبان اسعد ابو کرب تھا۔ وہ مشرقی شہروں کو فتح کر کے واپس آتا ہوا مدینہ میں اتر، جہاں اُس کے بیٹے کو قتل کر دیا گیا تو اس نے مدینہ اور اہل مدینہ کو تباہ کرنا چاہا مگر اُس وقت کے دو عالموں نے بادشاہ کو منع کیا۔ اس نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ آخری زمانہ میں قریش میں سے ایک نبی پیدا ہوں گے جن کی هجرت اسی شہر مدینہ کی طرف ہوگی۔ یہ عن کروہ اپنے ارادے سے باز رہا۔ ثبان اسعد کے بعد اس کے بیٹے حسان کو عمر بن ثبان اسعد نے ملک کے لائچ میں قتل کر دیا لیکن وہ بھی جلدی ہلاک ہو گیا۔ پھر لخنیعہ یونف ذو شناڑ جو شاہی خاندان میں سے تھا ان کا بادشاہ بن بیٹھا، وہ فاسق خبیث تھا۔ زر عد بن ثبان اسعد جس کا لقب ذونواس تھا، اُس نے اس فاسق خبیث کا کام تمام کر دیا، یہ شجاعت دیکھ کر حمیر نے ذونواس کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔ اہل نجران اس وقت عیسائی تھے ذونواس لشکر سمیت نجران میں گیا اور اس نے اہل نجران

اللہ پاک کے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کے مبارک دور سے جن ملکوں کی تاریخ بجزی ہے ان میں سے ایک ملک یمن بھی ہے، کبھی ملک، کبھی صوبہ اور اب ایک خود مختار ریاست کی حیثیت رکھنے والا ملک یمن بہت ساری دینی و دنیاوی خوبیاں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے، اس مضمون میں یمن کی تاریخ، یمن نام کی وجہ تسمیہ، محلہ و قوع، اسلامی دور کا آغاز، قرآن و سنت میں یمن کیے گئے کتنے اس کے فضائل اور تاریخی مقالات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

**یمن کی تاریخ** یمن کی تاریخ انتہائی قدیم ہے جس کا آغاز حضرت آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے دور سے ہوتا ہے، چنانچہ منقول ہے کہ حضرت ہاشم رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے شدید غصب ناک ہو کر قabil کو اپنے دربار سے نکال دیا، تو وہ بد نصیب، اقلیماً کو ساتھ لے کر یمن کی سر زمین ”عَدَن“ چلا گیا۔<sup>(1)</sup>

**بادشاہ اور حکمران** طوفانِ نوح کے بعد بنو یهود بن قحطان بن عامر بن شاہج بن آذف خشید بن سام یمن میں آبادر ہے۔ ابوالأنباء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی تیسری زوجہ حضرت قطورہ کے پیٹ سے جو اولاد ”نمیکن“ وغیرہ ہوئے ان کو آپ علیہ السلام نے ”یمن“ کا علاقہ عطا فرمیا۔<sup>(2)</sup>

**ملکہ بلقیس کی حکمرانی کا قصہ** دسویں صدی قبل مسیح میں یمن میں ملوک حمیر بن سبامیں سے ایک فاسق خبیث بادشاہ ”مالک“ نام کا تھا وہ کنواری عورتوں کو بلا کر ان کی آبروریزی کرتا تھا، اس نے اپنی بچازاد بہن بلقیس سے بھی یہی ارادہ ظاہر کیا تو بلقیس نے اسے

ایسا ہی ہو گا۔ چنانچہ کسری کو اس کے میئے شیر و ذنے اسی مہینے اور اسی تاریخ کو قتل کر دیا جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ یہ دیکھ کر باذان اور دیگر اہل فارس جو یمن میں تھے مشرف بالسلام ہوئے۔<sup>(7)</sup>

یمن نام کی وجہ تسمیہ اور محل و قوع عربی زبان میں ”یمن“ دائیں طرف کے معنی میں آتا ہے۔ اردو و ارثہ المعرف میں اس علاقے کا نام ”یمن“ پڑنے کی یہ تین وجہیں بیان کی ہیں: ۱) بعض کے مطابق یہ علاقہ کعبہ کی دائیں طرف یا سورج کی دائیں طرف واقع ہے، اس لئے اسے یمن کا نام دیا ۲) اور بعض یہ کہتے ہیں کہ چونکہ یقظن بن عابر اور اس کے ساتھی دیگر عرب قبائل سے جدا ہو کر دائیں طرف مڑ گئے تھے، اس لئے یہ نام پڑا ۳) لیکن کچھ لوگ ایک فرضی جانباز یمن بن قحطان کے نام سے یہ نام اخذ کرتے ہیں۔<sup>(8)</sup> یمن پہلے ایک صوبہ تھا، لیکن اب جزءِ العرب کے جنوب مغرب میں ایک خود مختار مملکت ہے۔<sup>(9)</sup> اس کا دارالحکومت صنعاء ہے اور عربی اس کی قومی زبان ہے۔ یمن کی آبادی تقریباً ساڑھے تین کروڑ ہے، جو زیادہ تر عربی بولتے ہیں۔ مشرق و سطحی میں یمن عربوں کی اصل سرزمیں ہے۔<sup>(10)</sup> محل و قوع کے لحاظ سے یمن ایک اہم ملک ہے۔ اس کے مشرق میں خلیج فارس، جنوب میں بحیرہ عرب، مغرب میں بحیرہ احمر اور شمال میں خلیج قلزم، بادیۃ الشام اور عراق واقع ہیں۔<sup>(11)</sup> نیز اس کے شمال اور مشرق میں سعودی عرب اور عمان واقع ہیں۔<sup>(12)</sup>

19100 مربع کلومیٹر کی رقبے کا سرکاری اندماز ہے۔<sup>(13)</sup> حکومت ترکیہ نے ولایت یمن کے رقبے کا سرکاری اندماز 19100 مربع کلومیٹر لگایا تھا۔ لیکن دیگر تمثیلوں کی رو سے اس رقبے میں کمی بیشی بھی بتائی جاتی ہے۔

(1) درویش، 2/382 (2) سیرت مصطفیٰ، ص 44 (3) اکامل فی التاریخ، 1/177، 178، 191 (4) تاج المدائن، 4/321 (5) اکامل فی التاریخ، 1/331-335 - السیرۃ النبویۃ لابن حشام، ص 12، 19 (6) اکامل فی التاریخ، 1/334، 335 - السیرۃ النبویۃ لابن حشام، ص 19، 30 - سیرت الانبیاء، ص 843 (7) اکامل فی التاریخ، 1/348، 335 - السیرۃ النبویۃ لابن حشام، ص 30، 32 (8) اتحاد اردو و ارثہ المعرف، 23/312 ماخوذ (9) اردو و ارثہ المعرف، 23/312 آزاد ارثہ المعرف، ویکیپیڈیا (10) آزاد ارثہ المعرف، ویکیپیڈیا (11) اردو و ارثہ المعرف، 23/314، 313 ماخوذ (12) آزاد ارثہ المعرف، ویکیپیڈیا (13) اردو و ارثہ المعرف، 23/313

کو یہودیت کی دعوت دی۔ ڈونواس نے ایک خندق کھدا کر آگ سے بھردی، جو لوگ یہودی ہونے سے انکار کرتے وہ ان کو آگ میں گرا دیتا تھا۔ قرآن کریم میں اسی ڈونواس اور اس کے اصحاب کو سورہ بروم میں آصحابُ الْأَخْذُود کہا گیا ہے۔<sup>(5)</sup>

یمن پر جہشہ کے دورِ سلطنت کا آغاز و اختتام ڈونواس نے نجاشی کے بھیجے ہوئے لشکر سے نکست کھائی اور دشمن کے ہاتھوں گرفتاری کے خوف سے سمندر میں ڈوب کر مر گیا۔ پھر اس لشکر کا سپہ سالار آریاط یمن میں حکمران رہا، وہ نکزوروں پر ظلم و زیادتی کیا کرتا تھا۔ ابرہہ اشرم نے اپنے غلام کی مدد سے آریاط کو قتل کر دلا۔ اس کے بعد جہشہ اور یمن نے آنہ تھے کو بادشاہ تسلیم کر لیا۔ یہی آنہ تھے ہاتھیوں کی فوج لے کر خانہ کعبہ کو ڈھانے آیا مگر وہ اور اس کی فوج تباہ ہو گئی۔ یہ واقعہ قرآن پاک کی سورہ فیل میں ہے۔ آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری اس واقعہ کے 55 دن بعد ہوئی۔<sup>(6)</sup> آنہ تھے کے بعد اس کا بیٹا یکسوم تخت یمن پر بیٹھا مگر جلد ہی ہلاک ہو گیا۔ پھر یکسوم کا بھائی مسروق تخت نشین ہوا لیکن اہل یمن اجنیموں کی حکومت سے تنگ تھے۔ چنانچہ کسری نو شیر دان سے مدد مانگی گئی، اُس نے آٹھ سو قیدیوں کا لشکر وہہڑ کی سر کر دی میں یمن کی مہم پر بھیجا، اہل فارس کو فتح نصیب ہوئی اور مسروق مارا گیا۔ اس طرح جہشہ کا یمن پر 72 سالہ (529 میں تک) تصرف ختم ہوا۔

**حاکم یمن باذان کے قبولِ اسلام کا قصہ** وہہڑ کے بعد مرزبان بن وہہڑ پھر تیجان بن مرزبان نائب السلطنت مقرر ہوا۔ تیجان بن وہہڑ کا بیٹا جانشین ہوا مگر کسری نے اسے معزول کر کے باذان کو اپنا نائب مقرر کیا۔ جب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس وقت یہی باذان حاکم یمن تھا۔ جب کسری (خرس و پریز) کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی تو اس نے آپ کے لئے دھمکی آمیز خط لکھا، باذان نے وہ خط رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیج دیا۔ آپ نے باذان کو جواب میں لکھا کہ کسری فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو قتل ہو جائے گا۔ جب یہ نامہ باذان کو ملا تو کہنے لگا کہ اگر وہ نبی ہیں تو



سرگودھا



(چوتھی اور آخری قسط)

سیزن

# ذین آزمائش 14

مولانا عبدالجبار عظاری\*

22 فروری 2023ء

21 فروری 2023ء

الحمد لله! رات بھر سفر کے نتیجے میں 22 فروری کی صبح تک ہم اپنی منزل اسلام آباد پہنچ چکے تھے، فوجر کی نماز پڑھنے کے بعد وقفوہ آرام تھا۔ ظہر سے پہلے سو کر اٹھے تو الحمد لله! سفر کی تھکن اتر پچھی تھی اور ہم خود کو تازہ دم محسوس کر رہے تھے۔ آج اسلام آباد میں دعوتِ اسلامی کی ترویج و اشتاعت اور دینِ متین کی خدمت کے سلسلے میں اہم ملاقاتوں کا سلسلہ تھا۔ چنانچہ نمازِ ظہر کے بعد سب سے پہلے توثر کی سفارت خانے میں ان کے سفیر سے ملاقات کی اور توڑی کی حالیہ حالات پر اظہارِ افسوس کیا اور اس سلسلے میں FGRF کی خدمات کو بیان کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر سندس فاؤنڈیشن کے چیئر مین سے ملاقات کی اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا جس پر انہوں نے مسٹر کا اظہار کیا، دورانِ ملاقات باہمی تبادلہ خیال کرنے کے بعد تھے کہ طور پر انہیں ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پیش کیا یہ FGRF کا تعارف اور خدمات بیان کرنے کے بعد فاؤنڈیشن یارڈ میں ان کے ساتھ ایک پودا بھی لگایا کیونکہ FGRF جہاں زلزلہ و سیلا ب زدگان کی مدد میں پیش رہتا ہیں اپنے نعرے ”پودا لگانا ہے درخت بنانا ہے“ کو عملی جامد بھی پہناتا ہے یہی وجہ ہے کہ نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد ہم اسلام آباد 9F پارک بھی گئے جہاں گز شتنہ سالوں میں لگائے گئے پودے کافی قد کا تھے

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدالجبار عظاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

\* رکن شوریٰ و مگرمان مجلس مدینی پیغمبل

پچھلی رات چونکہ کوئی طویل سفر نہیں کرنا پڑا تھا تو جلد ہی آرام کی ترکیب کی تاکہ صبح بالکل فریش ہو کر دینی کاموں کے سلسلے میں ایکٹھو ہو جائیں۔ آج صبح سرگودھا کے ادارے چیمبر آف کامرس میں تربیتی جدول تھا جہاں الحمد لله! ممبران کے درمیان سنتوں بھرا بیان کیا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے قریب کیا، بیان کے بعد دعاۓ خیر کا سلسلہ ہوا۔ اس کے بعد غلہ منڈی سرگودھا پہنچ جہاں ٹینٹ لگا کر بہت وسیع اجتماع کا انتظام کیا گیا تھا، یہاں بھی سنتوں بھرا بیان کیا اور دعا کے بعد اجتماع میں شریک ہونے والے اسلامی بھائیوں سے ملاقات بھی کی۔ پھر ذہنی آزمائش کی ٹیموں کے ساتھ سیگنٹ ”امّت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ“ کی تیاری شروع کر دی۔ آج دوسرا سیمی فائل مقابلہ حافظ آباد اور سرگودھا کی ٹیموں کے درمیان تھا۔ بالآخر وقت آگیا اور مقابلہ شروع ہو گیا۔ آج کے پروگرام میں بھی وہی ہوا جو عموماً ہوتا ہے کہ دونوں ٹیموں نے آخری سیگنٹ تک بھر پور تیاری کا مظاہرہ کیا اور فائل نتیجہ یہ نکلا کہ سرگودھا والے دو نمبر سے بازی لے گئے۔ جیت کے اعلان پر اللہ اللہ کی صدائیں گونج اٹھیں۔ بہر حال! ہم نے اپنے اس سفر کی ایک اور منزل کو بخیر و عافیت الوداع کہا اور رات ہی سرگودھا سے اپنی اگلی منزل کیلئے روانہ ہو گئے۔

مایہنامہ  
فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2023ء

شہر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اس لئے وہاں پہنچنے میں کوئی وقت نہیں ہوئی، وہاں دربار عالیہ عید گاہ شریف کے سجادہ نشین پیر نقیب الرحمن صاحب اور ان کے شہزادے پیر محمد حسان حسیب الرحمن صاحب سے ملاقات کی۔ جس پر انہوں نے پرتپاک استقبال کیا اور گرم جوشی سے ملے، وہاں کافی دیر تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا اور وہ محبتلوں سے نوازتے رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہمیں کوئی عزت دیتا ہے تو الحمد للہ! شیخ طریقت، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے سبب دیتا ہے، یقیناً یہ انہی کا فیضان ہے۔ اللہ پاک امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کو درازی عمر بالغ عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے، امین۔ بہر حال! آج چونکہ 23 فروری جمعرات کادن تھا اور مغرب کے بعد ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کا جدول بھی تھا، لہذا ہم وقت مناسب پر 11-G فیضانِ مدینہ اسلام آباد روانہ ہو گئے جہاں اجتماع میں سنتوں بھرا بیان کیا جس میں دو عظیم شخصیات حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے چیدہ چیدہ گوشوں کو بیان کیا، حسب معمول اجتماع کا اختتام ذکر و دعا اور صلوٰۃ و سلام پر ہوا جس کے بعد نمازِ عشا ادا کی۔ اب ہم اسلام آباد میں اپنی دینی سرگرمیوں سے فارغ ہو چکے تھے، کل چونکہ گوجرانوالہ میں ذہنی آزمائش کا فائنل مقابلہ بھی تھا اور سیالکوٹ میں بھی کچھ دینی کاموں کا سلسلہ تھا تو پہلے ہم اسلام آباد سے سیالکوٹ کے لئے روانہ ہوئے جو یہاں سے تقریباً پانچ گھنٹے کے فاصلے پر تھا۔

#### 24 فروری 2023ء

رات طویل سفر کے بعد ہم 24 فروری کو فجر سے پہلے ہی سیالکوٹ پہنچ گئے۔ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنے معمول کے مطابق ہم نے وقہ آرام کیا۔ نمازِ ظہر کے بعد جدول کے مطابق شخصیات کے درمیان مدنی حلقة ترتیب دیا ہوا تھا لہذا اس میں شرکت کی اور سنتوں بھرا بیان کیا۔ نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد ذہنی آزمائش پر گرام کے فائنل کیلئے گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ نمازِ مغرب راستے میں ادا کی اور تقریباً سو گھنٹے کے مجموعی سفر کے بعد ہم گوجرانوالہ پہنچ گئے۔

نکال چکے تھے الحمد للہ وہاں ہم نے FGRF کا پروموریکارڈ کیا۔ نمازِ مغرب کا وقت بھی ہو چکا تھا لہذا نماز پڑھی، نماز کے بعد چمپبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اسلام آباد میں مدنی حلقة تھا۔ الحمد للہ! اس میں شرکت اور بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں انہیں اصلاح اعمال کی ترغیب دلائی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کے قریب کیا۔ اس کے بعد ہم اسلام آباد کے نواحی علاقے بھارہ کھوکی طرف روانہ ہو گئے جہاں ذمہ داران نے تاجر ان کے درمیان مدنی حلقة کا اہتمام کر رکھا تھا، الحمد للہ! وہاں بھی سنتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ فارغ ہو کر ہم اسلام آباد کی ایک عظیم ہستی حضرت سیدنا مام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، مزار شریف کی زیارت کی اور آپ کے دیلے سے دعائے خیر و برکت کی۔ نمازِ عشا ادا کرنے کے بعد ہمیں اگلے دن کے نئے آہاف کے لئے اپنی قوت و طاقت کو بحال رکھنے کے لئے آرام کرنا ضروری تھا اس لئے سو گئے۔

#### 23 فروری 2023ء

آج کے دن کا جدول بھی اسلام آباد میں ٹے تھا جس میں باقی ماندہ ملاقاتوں اور دینی سرگرمیوں کو مکمل کرنا تھا۔ ہم نے اپنے جدول کا آغاز نمازِ ظہر کے بعد کیا، سب سے پہلے مکملہ ماحولیات جا کر وہاں کے اہم رکن سے ملاقات کی اور ماحولیات کے سلسلے میں FGRF کے کردار اور اس کی خدمات کو بیان کیا، یہ ایک خوشنگوار ملاقات ثابت ہوئی۔ اس کے بعد مجلسِ رابطہ برائے شخصیات کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کی خواہش پر اور ان کی دلجوئی کی خاطر ان کے گھر جانا ہوا، ان کیلئے دعائے خیر و برکت کی پھر ہم نے سینورس مال کا رخ کیا جہاں ذمہ داران کے تحت مال کے اوپر سے ملاقات ٹے تھی۔ دورانِ ملاقات ایک دوسرے سے اظہارِ خیال کرنے کے بعد ہم نے الحمد للہ! سینورس مال میں FGRF کے تحت Blood کیمپ بھی لگایا۔ وہاں سے فارغ ہو کر ہم را ولپنڈی عید گاہ پہنچے، چونکہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے بلکہ یہ دونوں

اخرجات کو بوجھ سمجھتے ہیں، ان کے لئے اس خاکے میں درسِ عبرت تھا۔ والدین کبھی بوجھ نہیں ہوتے بلکہ حدیث پاک کے مطابق وہ آپ کی جنت بھی ہوتے ہیں اور دوزخ بھی۔ اب یہ آپ پر منحصر کہ آپ ان کے ذریعے جنت کا سامان کرتے ہیں یا جہنم کا! والدین کی قدر نہ کرنا جہاں ایک غیر شرعی فعل ہے وہیں ایک اخلاقیات سے گرا ہوا کام بھی ہے۔ اس خاکے میں دراصل اصلاحِ امت کا پیغام تھا۔ آپ اس مدنی خاکے کو ضرور ملاحظہ کیجئے۔ پروگرام کی ہار جیت کا تو فیصلہ ہو گیا اور اب وقت تھا کہ انہیں ان کی محنت کا صلدہ دیا جائے۔ یہ تو زمانے کا دستور ہے کہ فائنل میں پہنچنے والی ٹیموں کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا لہذا سرگودھا ٹیم کو اداکیں شوری کے باقیوں 12 ہزار کامدنی چیک پیش کیا گیا اور ملتان کی ٹیم کو تبرکات کے تحفے کے ساتھ ساتھ مدینہ شریف کا تکٹ بھی دیا گیا۔ ملتان والوں کی محنت رنگ لائی اور قسمتِ مہربان ہو گئی کہ وہ اتنے طویل سفر کے بعد بالآخر کامیابی سے ہمکار ہوئے اور ہم نے بھی اپنے اس سفر کے آخری مرحلے کو بخیر و عافیت عبور کر لیا۔ اللہ پاک ہم سب کو دنیا و آخرت کی کامیابیاں عطا فرمائے، ہمارا یہ سفر اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور شہر حبیب کا سفر نصیب کرے۔ امیمین بجاہا لبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کچھ وقت باقی تھا تو ٹیموں کے ساتھ مل کر عربی زبان میں سیگنٹ ”امت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ“ کی تیاری کی۔ نمازِ عشاء کے بعد ہم پروگرام کے لئے تیار تھے۔ ذہنی آزمائش کے طویل مقابلے کے بعد فائنل میں پہنچنے والی دو خوش نصیب ٹیمیں سرگودھا اور ملتان تھیں، یہ ان کی ذہانت اور قابلیت کا بھی ثبوت تھا کہ پاکستان کی 24 ٹیموں کے درمیان 30 مقابلے ہوئے اور ان کے بعد ان کا فائنل سلیکٹ ہوا۔ آج گوجرانوالہ میں ہونے والے 31 ویں مقابلے نے فائنل کر دینا تھا کہ آج کافی تھا کون ہو گا؟ بہر حال! مقابلہ شروع ہو گیا اور آخری سیگنٹ تک دونوں ٹیمیں صرف دونوں نمبروں کے فرق سے شانہ بیٹھنے تھیں۔ دونوں طرف ایک تذبذب بھی تھا اور ایک امید بھی۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی بہت محنت و مشقت کے بعد منزل کے قریب پہنچا ہو تو یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ جو بھی ہوا ایک ٹیم کو تو آخر آگے جانا ہی تھا تو آخری سیگنٹ میں ملتان والے 6 نمبروں کے فرق سے آگے چلے گئے اور بازی ان کے حق میں رہی۔ پروگرام کے درمیان مدنی خاکے کا پارٹ 2 پیش کیا گیا جس میں اس بات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا تھا کہ والدین بڑھاپے میں کبھی بھی بوجھ نہیں ہوتے۔ جو لوگ والدین کو اولاد باؤں میں پھینک دیتے ہیں یا ان پر

## جملہ تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2023ء کے سلسلہ ”جملہ تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعد اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے:

- ① محمد و قاص (جز انوالہ) ② احمد شہبیر (سرگودھا) ③ بنت شکیل رضا (گوجرانوالہ)۔ انہیں مدنی چیک روائہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات**
- ① اونٹ کی شکایت، ص 55 ② جنت کی گارنٹی، ص 54
- ③ بچوں کے سامنے کردار، ص 57 ④ اونٹ کی شکایت، ص 56
- ⑤ حروف ملائیئے، ص 54۔ **درست جوابات** بخینے والوں کے منتخب نام
- نام ⑥ محمد حیدر علی (ڈیرہ اسماعیل خان) ⑦ بنت احمد عظاری (لاہور)
- ⑧ بنت محمد حفیظ (فیصل آباد) ⑨ عبید رضا (اٹک) ⑩ محسن عظاری (خوشاب) ⑪ عبد القادر (شخوپورہ) ⑫ محمد مصطفیٰ عظاری (کراچی)
- ⑬ امُم ہانی عظاری (سکھر) ⑭ بنت اقبال (ملتان) ⑮ شعبان عظاری (سیالکوٹ) ⑯ بنت غلام لیمین (جز انوالہ) ⑰ راشد عظاری (بہاپور)۔

## جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2023ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعد اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے:

- ① محمد سالم باشی (شکار پور) ② بنت شہزاد حسین (شکر گڑھ، نارووال)
- ③ محمد عالم (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روائہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات**
- ① حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ② امام حسین رضی اللہ عنہ دن اور رات میں ایک ہزار نوافل پڑھتے۔ **درست جوابات** بخینے والوں کے منتخب نام
- ③ بنت ایاز عظاریہ (سیالکوٹ) ④ حسین سلیم (فیصل آباد) ⑤ بنت اسلام (حیدر آباد) ⑥ محمد رضوان عظاری (حافظ آباد) ⑦ بنت لیاقت علی (خانیوال) ⑧ بنت محمد فرقان عظاری (کراچی) ⑨ بنت حب علی (ڈیرہ اللہ یار، بلوچستان) ⑩ محمد عثمان غنی (کراچی) ⑪ محمد عمر حمزہ (جنگ) ⑫ بنت ذوالفقار (لاہور) ⑬ بنت غلام لیمین (جز انوالہ) ⑭ راشد عظاری (بہاپور)۔

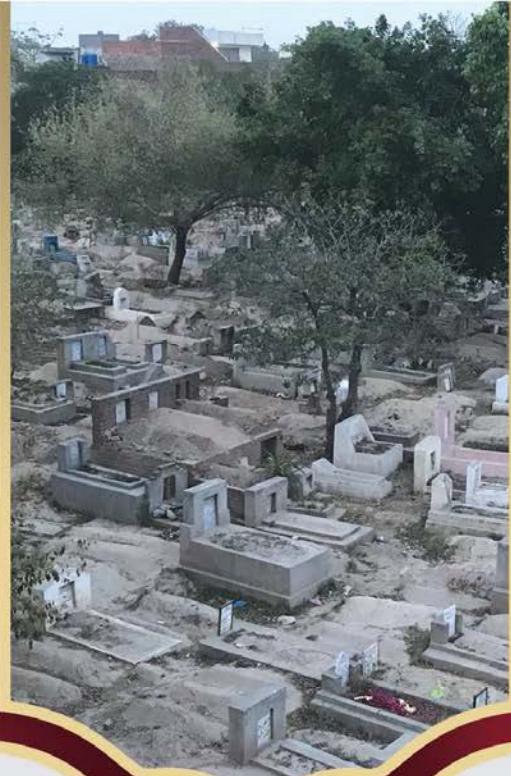
**پیغامات عظار شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عظار قادری** دامت برکاتہم العالیہ اپنے Audio اور Video پیغامات کے ذریعے ڈکھیاروں اور غم زدیوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے جولائی 2023ء میں تجھی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر) کے شعبہ ”پیغامات عظار“ کے ذریعے تقریباً 2954 پیغامات جاری فرمائے جن میں 454 تعزیت کے، 2327 عیادت کے جبکہ 173 دیگر پیغامات تھے۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے مر حومین کے سو گواروں سے تعزیت کرتے ہوئے مر حومین کیلئے دعائے مغفرت کی جبکہ بیماروں کے لئے دعائے صحت و عافیت فرمائی۔ جن مر حومین کے لواحقین سے تعزیت کی اُن میں سے 5 کے

نام یہ ہیں:

① (نائب ناظم الأمور جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ) حضرت مولانا حماد خالد نقشبندی کیلائی رضوی صاحب (تاریخ وفات: 14 ذو الحجه شریف 1444ھ مطابق 3 جولائی 2023ء، گوجرانوالہ، پنجاب) ② حضرت مولانا محمد امین مصباحی صاحب کے ابو جان حاجی علاء الدین خان (تاریخ وفات: 15 ذو الحجه شریف 1444ھ مطابق 4 جولائی 2023ء، مکہ المکرمہ) ③ حضرت مولانا محمد قاسم نقشبندی صاحب کے ابو جان فقیر صوفی عبد المنان (تاریخ وفات: 18 ذو الحجه شریف 1444ھ مطابق 7 جولائی 2023ء، منہرہ، خیبر پختونخوا) ④ حضرت پیر سید منظور حسین شاہ صاحب بخاری (تاریخ وفات: 21 ذو الحجه شریف 1444ھ مطابق 10 جولائی 2023ء، تحصیل خان پور، پنجاب) ⑤ قاری محمد اشرف سعیدی کے ابو جان حافظ عبد الغفور (تاریخ وفات: 22 ذو الحجه شریف 1444ھ مطابق 11 جولائی 2023ء، خان گڑھ، پنجاب)

جن کی عیادت کی اُن میں سے 7 کے نام یہ ہیں:

① مولانا عبدالرحمن آزہری شافعی (پرنسپل جامعہ المدینۃ، کینیا) ② عالم دین مولانا شیخ علی صاحب (چین) ③ حضرت صوفی افتخار حسین (خلیفہ مجاز دربار عالیہ موبہری شریف، کھاریاں، پنجاب) ④ علامہ مولانا نور محمد صاحب (درس جامعۃ المدینۃ بورے والا، پنجاب) ⑤ شیخ الحدیث حضرت مولانا یعقوب بزرگواری صاحب (اسلام آباد) ⑥ سجادہ نشین درگاہ گاہیلو شریف چھٹن شاہ جیلیانی (مذو الی یار، سندھ) ⑦ سید منور شاہ صاحب (DIG سکھر، سندھ)۔



## تعزیت و عیادت

طویل قیام اور لمبے سجدوں کی فضیلت مکتبۃ المدینۃ کی کتاب ”شریح الصدور (اردو)“ صفحہ نمبر 323 پر ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ایک اہل کتاب نے بتایا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی تبیعتہ و علیہ الصلوٰۃ و السَّلَامَ نے ارشاد فرمایا: نماز میں زیادہ دیر قیام کرنے سے پل صراط پر اور لمبے سجدوں کی بدولت عذاب قبر سے آمن نصیب ہو گا۔

مکتبۃ المدینۃ کی کتاب ”بہار شریعت“ جلد اول، صفحہ نمبر 667 پر ہے: نماز میں قیام طویل ہونا کثرتِ رکعت سے افضل ہے یعنی جب کہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہیے مثلاً دور کعت میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔

بہترین بندہ

حضرت مُظْرِف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: بہترین بندہ وہ ہے جو بہت زیادہ صبر و شکر والا ہو کہ جب اسے کچھ ملے تو شکر کرے اور مصیبت آئے تو صبر کرے۔ (الزهد لاحمد، ص 253)



## آپ کے تاثرات (نشیخ)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تاثرات و تجویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتasات پیش کئے جا رہے ہیں۔

### علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

**1** مولانا قاری نصراللہ نقشبندی صاحب (امام و خطیب نورانی مسجد بند مراد، ساکران روڈ، حب چوکی، بلوچستان): ”الحمد لله و قتّ فو قتا“ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں، اس میں بہترین معلوماتی مواد یکجا مل جاتا ہے، نیز اس میں بچوں کے تربیتی مضمون بھی اچھے شامل کئے جاتے ہیں، اللہ پاک اس ماہنامہ کو مزید ترقیاں عطا فرمائے، امین۔

**2** عبد السلام رضا عظاری (امام جامع مسجد گلزارِ مدینہ بائی پاس فیروزہ ضلع رجمیم یار خان): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا ہر ماہ انتظار رہتا ہے، اس کا ہر مضمون علم دین کے خزانے لٹا رہا ہے باخصوص مدینہ مذکورے کے **سوال جواب اور دلائل فقاء اہل سنت**۔

### متفرق تاثرات و تجویز

**3** ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے سلسلہ ”نئے لکھاری“ سے طلبہ کو مطالعہ کرنے اور تحریری کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے، اگر یہ سلسلہ یونہی چلتارہا تو وہ وقت دور نہیں کہ وہ طلبہ جن کو کتب بنی کا شوق نہیں تو وہ بھی کتب بنی کرتے نظر آئیں گے، ہمیں اس نیٹ ورک کو تمام احباب تک پہنچانے کی حاجت ہے تاکہ اس کو مزید ترقی ملے۔ (دانیال سمیل عظاری، طالب علم درجہ سابع، جامعۃ المدینہ فیضان عظار، اٹک) **4** ناشائع اللہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ دینی معلومات کا انسائیکلو پیڈیا ہے، اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، عمل کا جذبہ

پیدا ہوتا ہے اور اس میں ایسے دلچسپ مضامین شامل کئے جاتے ہیں کہ بار بار مطالعہ کرنے کا دل چاہتا ہے۔ (ابولیب عظاری، طالب علم درجہ عالیہ سال اول، جامعۃ المدینہ چھانگانگا، لاہور) **5** ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا سلسلہ ”سب سے آولیٰ و آعلیٰ ہمارا بھی“ بہت اچھا ہے، ہمارے بیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بہت بلند ہے جو اس سلسلے سے ہم پر ظاہر ہوتی ہے۔ (امین حاشر، وادہ کینٹ، پنجاب) **6** ہم نے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی پہلی بار بکنگ کروائی ہے، یہ ماہنامہ ہمیں بہت اچھا لگا، اس کے تمام مضامین بہت دلچسپ ہیں لیکن مضمون ”اپنی مصروفیت کا جائزہ لیجئے!“ اور ”ہاتھوں سے خوشبو“ بہت اچھے لگے، اس میگزین سے نہ صرف ہم خود مستفیض ہو رہے ہیں بلکہ اپنے آس پاس کے رشتے داروں کو بھی یہ بھیجا اور پڑھنے کی ترغیب دی، میری رائے یہ ہے کہ اس میں ثوبان عظاری کی بھی تحریریں شامل کی جائیں۔ (بنت علی اعجاز، طالبہ درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ گرگز، فیضان عطار، سترہ، سیالکوٹ) **7** ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں اسلامی ماہ کے اعتبار سے بہت اچھے مضامین اور کہانیاں شامل کی جاتی ہیں جن سے بچوں کو بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، **دارالافتاء اہل سنت** سے بھی بہت معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ (بنت حبیب خان، کراچی) **8** ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں بچوں کی کہانیاں پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے۔ (امن ہانی، حیدر آباد) **9** مجھے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ سے بے حد بیار ہے، اس میں اسلامی بہنوں کے مضامین بہت اچھے ہوتے ہیں اور اس میں سفر نامہ پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے۔ (بنت شفقت عظاریہ، فیصل آباد) **10** ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا ہر مضمون بے مثال ہے، مجھے اس میں سب سے زیادہ بیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لکھی گئی تحریریں، صحابہ و صحابیات کے تذکرے اور **دارالافتاء اہل سنت** کے سوال جواب بہت پسند ہیں، اس میگزین میں بچوں اور بڑوں سب کے لئے بہت کچھ ہوتا ہے۔ (امن احمد رضا، کینیا)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں!  
اپنے تاثرات، تجویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا اس ایپ نمبر (923012619734) پر بھیج دیجئے۔

# نئے لکھاری

(New Writers)

## نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

نوٹ: شروع کے تین ستمبر 2023 اور یقیہ تین اکتوبر 2023 کے انعام یافتہ مضامین ہیں۔

**3 بہت عاجزی و انسار والے** آپ علیہ السلام کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ بہت ہی عاجزی و انسار کرنے والے تھے کبھی بھی تکبیر کر کے اپنے رب کو ناراض کرنے والے تھے۔ اللہ پاک آپ کے اس وصف کو قرآن کریم میں یوں بیان فرماتا ہے: ﴿وَلَمْ يَكُنْ جَبَارًا عَصِيًّا﴾ ترجمہ کنزُالعرفان: اور وہ متنبہ، نافرمان نہیں تھا۔ (پ 16، مریم: 14)

**4 نرم دل والے** حضرت میکی علیہ السلام کا ایک وصف قرآن پاک میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام بہت ہی زیادہ نرم دل والے تھے۔ اللہ پاک آپ کی اس نرم دل کے وصف کو قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے: ﴿وَخَاتَمًا مِّنْ لَدُنَّا وَرَكُوٰة﴾ ترجمہ کنزُالعرفان: اور اپنی طرف سے نرم دل اور پاکیزگی دی۔ (پ 16، مریم: 13)

**5 نیکیوں میں جلدی کرنے والے** آپ علیہ السلام کا ایک بہت ہی خوبصورت و صفیہ بھی ہے کہ آپ نیکیوں میں جلدی فرمایا کرتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْرِعُونَ فِي الْخَيْرِ﴾ ترجمہ کنزُالایمان: بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے۔ (پ 17، الانبیاء: 90)

محترم قارئین! اللہ پاک کے نبی حضرت میکی علیہ السلام کے اوصاف میں سے چند اوصاف بیان کئے گئے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی سیرت کا ذوق و شوق کے ساتھ مطالعہ کریں اور ان کی مبارک صفات و عادات کو اپنائیں تاکہ ہمارے کردار سے انبیائے کرام کی محبت جھلکتی نظر آئے۔

حضرت میکی علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

سید محمد امân عظماڑی

(درجہ خامسہ جامعہ المدینہ فیضان بہار مدینہ اور لگی ناؤں، کراچی)

حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ پاک نے بہت ہی پیارے فرزند حضرت میکی علیہ السلام سے نوازا۔ آپ دنیا سے بے رغبت اور خوفِ خدا سے بکثرت گریہ وزاری کرنے والے تھے۔ آپ حق بیان کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرتے تھے اور یہی عظیم و صف بالآخر آپ کی شہادت کا سبب بنا اور حالتِ سجدہ میں آپ علیہ السلام مرتبہ شہادت پر سرفراز ہوئے۔ (سیرت الانبیاء، ص 767) آپ کا نام میکی اور آپ کا نسب مبارک حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں حضرت میکی علیہ السلام کے اوصاف کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ آئیے آپ علیہ السلام کے 5 قرآنی اوصاف پڑھئے:

**1 خوفِ خدا** اللہ پاک کے تمام انبیا بہت زیادہ خوفِ خدار کھنے والے تھے۔ اسی طرح حضرت میکی علیہ السلام بھی اللہ پاک سے بہت ڈرنے والے تھے۔ اللہ پاک ان کے اس وصف کو قرآن مجید میں اس طرح ذکر فرماتا ہے: ﴿وَكَانَ تَقِيًّا﴾ ترجمہ کنزُالایمان: اور کمال ڈروالا تھا۔ (پ 16، مریم: 13)

**2 والدین کی فرمانبرداری** آپ علیہ السلام ماباپ کے فرمانبردار اور ان سے اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَبِرًا بِوَالدَّيْهِ﴾ ترجمہ کنزُالایمان: اور اپنے ماباپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا۔ (پ 16، مریم: 14)

انبیاء کرام کی سیرت کی معلومات حاصل کرنے کے لئے کتاب "سیرت الانبیاء" کا مطالعہ کیجئے۔

مالي حقوق دباني کي مدد احاديث کي روشنی میں

سید صدام مدنی

(مدرس جامعۃ المسنون فیضان نور مصطفیٰ آگرہ تاج، کراچی)

آج کل ہر کوئی دنیاوی طور پر ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہ رہا ہے۔ اس زمانے میں اکثر لوگوں نے آگے بڑھنے کے لئے پہلے نمبر پر جس چیز کو معیار بنایا ہے وہ ہے مال۔ اس دنیاوی مال و متناء کی بڑھتی ہوئی ہوس نے بہت سے لوگوں میں اچھے بُرے کی تمیز کو ختم کر دیا ہے۔ إِلَّا مَا شاء اللَّهُ، جَهَابَ نظرُهُ أَنَّمَا هُرَبَّ أَدْمَى إِذَا نَأَيَ بِهِ الْمُنْتَهَى میں کسی دوسرے انسان کا پیٹ ہی کیوں نہ کاٹنا پڑے یا کسی کی پچھی کچھی ایک پائی ہی کیوں نہ ہو اسے ہڑپ کرنے سے بھی دربغ نہیں کیا جاتا۔ کبھی اپنے ہی بھائی، بہن کا میراث میں حصہ روک لیا جاتا ہے تو کبھی دوستیاں اس وجہ سے ختم ہو رہی ہیں کہ فلاں نے میرا قرض ابھی تک نہیں دیا۔ تو کہیں غریب کی محنت کی کمائی سے خریدی ہوئی زمین کو کوئی غصب کر لیتا ہے۔ تو کہیں راتوں رات امیر بننے کے شوق میں چوروں اور لٹیروں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ العیاذ بالله (الله کی بناء)

آئیے ہم جانتے ہیں کہ مالی حقوق میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں تاکہ ہم کسی کامالی حق دباني سے بچیں اور اگر خدا نخواستہ کسی کامالی حق دباليا ہے تو فوراً توبہ و تلافی سے معاملہ کو حل کریں۔

چوری کرنا، ڈاکہ مارنا، غصب کرنا، حقدار سے میراث روک لینا، کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر لینا، قرض واپس نہ کرنا، امانت میں خیانت کرنا، کام پورا لینے کے باوجود مزدور کو طشدہ اجرت سے کم دینا، گری ہوئی چیز کو بلا اجازت شرعاً خود رکھ لینا اور حقدار تک نہ پہنچانا، تاخیر کی وجہ سے پورے دن کی سیلری کاٹ لینا، ناپ قول میں کمی کرنا، ملاوٹ والا مال

بیچنا اور عورت کا حق مہزادانہ کرنا وغیرہ سب مالی حقوق دباليئے کی صورتیں ہیں۔

اسلام مالی حقوق دباني کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اور کئی احادیث مبارکہ مالی حقوق دباليئے کی مدد میں وارد ہوئی ہیں۔ آئیے اس ضمن میں 5 فرماں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی پڑھئے:

**1 میراث میں حصہ نہ دینا** جو اپنے وارث کو اس کی میراث سے محروم کرے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے دن جنت کی میراث سے محروم کر دے گا۔ (ابن ماجہ، 304/3، حدیث: 2703)

**2 زمین پر ناجائز قبضہ کرنا** جو باشت بھر زمین خلماً لے تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

(بخاری، 2/377، حدیث: 3198)

**3 قرض ادانہ کرنا** اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو حالانکہ اس پر قرض ہو تو جنت میں نہیں جا سکتا حتیٰ کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔

(منhadī، 37/163، حدیث: 22493)

**4 بغیر اجازت کسی کامال لینا حلال نہیں** کسی مسلمان کا مال دوسرے کو حلال نہیں مگر اس کی خوش دلی سے۔

(سنن الکبریٰ للبیقی، 6/166، حدیث: 4545)

**5 غصب کی سزا** حضور نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پر ایام لے لے گا وہ قیامت کے دن اللہ پاک سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔

(بیجم کبیر للطبرانی، 1/233، حدیث: 637)

محترم قارئین! دیکھا آپ نے ناقص مال لینے والوں کے لئے کیسی کیسی وعیدات ہیں۔ اللہ ہم سب کو دنیوی مال کی حرص سے بچا کر نیکیوں کا حریص بنائے۔ امین

مالی حقوق دباني والے کی توبہ یاد رہے کہ کسی کامال ناقص

کے اسلامی آداب کی رعایت ہوتی ہے بلکہ تدریسی عمل کو بھی بہتر بنایا جاسکتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم کائنات ہیں، آپ کی مبارک سیرت سے بھی نرمی اور شفقت کا درس ملتا ہے، آپ کی نرمی کے متعلق ارشاد باری ہے: **فِيمَا رَحْمَةٌ مِّنَ اللَّهِ لِئِنْتَ لَهُمْ** **۴۷** ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔

(پ، ۴، آل عمران: 159)

**۲ برابر سلوک** اجتماعی تدریس کا چونکہ عام رواج ہے تو ایک شاگرد کا یہ بنیادی حق ہوتا ہے اس کے اور اس کے ہم جماعت طلبہ کے ساتھ یکساں بر تاؤ رکھا جائے۔

**۳ طلبہ کی حوصلہ افزائی** طلبہ کی صلاحیتوں کو فروع دینے میں حوصلہ افزائی کا ہم کردار ہے، اس سے طلبہ میں خود اعتمادی پیدا ہوتی اور عمل کا جذبہ بھی فروغ پاتا ہے۔ حضور جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی مقامات پر صحابہ کی حوصلہ افزائی فرمائے۔

**۴ دلچسپ طریقہ تدریس** معلم کو چاہئے کہ طلبہ کو درس سمجھانے کے لئے مؤثر اور دلچسپ طریقے اپنائے، تدریسی امدادی اشیا (مثلاً سیاہ و سفید بورڈ وغیرہ) کا سہارا لے اور مزیدوضاحت کے لئے مثالوں کا استعمال کرے۔

**۵ سوالات کرنے کا حق** بعض شاگرد سیکھنے کے زیادہ شوqین ہوتے ہیں، ان کے ذہنوں میں سوالات کا پیدا ہونا فطری امر ہے، مزید جاننے کی جستجو اور اسماق سے متعلق شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لئے طلبہ سوالات کرتے ہیں، ایسی صورت میں اساتذہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نہایت خوش اسلوبی سے سوالات کے جوابات دیں اور اپنے شاگرد کو مطمئن کر دیں۔

**۶ فطری صلاحیتوں کو فروع دینا** ہر فرد کچھ فطری خصائص اور خصوصیات لے کر پیدا ہوتا ہے، جن کی نشوونماں وقت ہوتی ہے جب اسے بہتر تعلیمی سرگرمیاں میسر ہوں،

دبالینا حقوق العباد کا معاملہ ہے۔ یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہو گا بلکہ جس کا حق دبایا ہے اسے وہ مال واپس لوٹانا بھی ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حقوق العباد معاف ہونے کی دو صورتیں ہیں: ① جو قابلی ادا ہے ادا کرنا ورنہ ان سے معافی چاہنا ② دوسرا طریقہ یہ ہے کہ صاحب حق بلا معاوضہ معاف کر دے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 24/373، 374)

الله کریم ہمیں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔  
امین بجاہ الْبَیِّنَ الْأَمِینُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

### شاگرد کے حقوق

#### ثاقب الحسن عظماری

(دورہ حدیث، جامعۃ المدینہ فیضان بغداد، کورنگی، کراچی)  
تعلیم قوموں کی ترقی و تعمیر کا ذریعہ ہے جس سے نہ صرف معاشرہ فلاح و بہبود کی راہ پر چل پڑتا ہے بلکہ اس قوم کے اخلاق اور سیرت و کردار میں بھی نمایاں فرق آتا ہے۔ شاگرد اور استاد تعلیمی عمل کے دو اہم عنصر ہیں ایک معلم جہاں اپنے مخصوص مقام اور مرتبے کی وجہ سے انتہائی عظمت و فضیلت والا ہے۔ وہیں اپنے منصب کے مطابق اس پر ایسے حقوق بھی عائد ہوتے ہیں جن کی ادائیگی سے نہ صرف اسلامی فلسفہ حیات کی ترویج و اشاعت ہو سکتی ہے بلکہ ایک مثالی معاشرہ بھی تخلیق پاسکلتا ہے۔

ایک شاگرد انفرادی و اجتماعی سطح پر اپنے مخصوص حقوق رکھتا ہے جن کی ادائیگی سے تدریسی عمل کو خوشنگوار اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اس کے حقوق کی ادائیگی مکمل طور پر ہو۔ اسی مناسبت سے یہاں شاگرد کے 6 حقوق ذکر کئے جا رہے ہیں:

**۱ شفقت و محبت** استاذ کو چاہئے کہ اپنے شاگردوں کے ساتھ نرمی و شفقت سے پیش آئے، اس سے نہ صرف تعلیم مانیز نامہ

بہت قوت والے تھے۔ (صراط البجنان، 8/376)

### اللہ کے خلیفہ ﴿إِذَا دُرِّأَتْ جَعْنَلَةَ حَلِيقَةَ فِي الْأَرْضِ﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں ناکب کیا۔ (پ 23، ص 26) اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زمینی خلافت عطا کئے جانے کا تذکرہ ہے۔ یعنی آپ علیہ السلام کو مخلوق کے کاموں کا انتظام کرنے پر معمور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا۔ (دیکھئے: صراط البجنان، 8/386)

### نبوت و حکومت ﴿وَاتْهُ اللَّهُ الْمُلْكُ وَالْحِكْمَةُ وَعَلَمَةُ مِنَّا يَشَاءُ﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھایا۔ (پ 2، البقرۃ: 251) اللہ پاک نے آپ کو حکومت اور حکمت یعنی نبوت دونوں عطا فرمادیئے اور آپ کو جو چاہا سکھایا جیسے زرہ بنانا اور جانوروں کا کلام سمجھنا۔ (دیکھئے: صراط البجنان، 1/377)

### کثیر علم والے ﴿وَلَقَدْ أَتَيْنَا دَاؤَدَ وَسُلَيْمَىٰ عِلْمًا﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا۔ (پ 19، النمل: 15) یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کو قضا اور سیاست کا علم عطا فرمایا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو چوپائیوں اور پرندوں کی بولی کا علم بھی عطا فرمایا۔ (صراط البجنان، 7/185)

پہاڑ اور پرندے ان کے ساتھ تسبیح کرتے اللہ پاک نے پہاڑوں اور پرندوں کو ان کے ساتھ تسبیح کا حکم دیا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿يَجِبَ الْأَوْبَنَ مَعَهُ وَالظَّيْرَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے پہاڑوں اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسے پرندوں (پ 22، سا: 10) یہ اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کو مجھہ عطا فرمایا کہ جب آپ تسبیح کریں تو پہاڑ اور پرندے آپ کے ساتھ تسبیح کریں۔ آپ علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں کی تسبیح کرنے کی آواز سنائی دیتی اور پرندے جھک جاتے تھے۔ (دیکھئے: صراط البجنان، 8/120) **لواہزم ہو جاتا** ﴿وَالنَّالَةُ الْحَدِيدُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے اس کے لیے لواہزم کیا۔ (پ 22، سا: 10) جب لواہ آپ

کسی تعلیمی ادارے سے وابستہ ہونے کے بعد طالب علم کا یہ حق ہوتا ہے کہ استاد اس کی مخصوص فطری صلاحیتوں کی نشوونما میں بھی اہم کردار ادا کرے۔

اس کے علاوہ خوشگوار اور صاف تعلیمی ماحول فراہم کرنا، اور شاگرد کی انفرادیت کا خیال رکھنا بھی شاگرد کا حق ہے، اگر شاگردوں کے حقوق کے تحفظ کا مناسب انتظام کیا جائے تو آنے والا معاشرہ نہ صرف امن و سکون کا گھوارہ بن جائے گا بلکہ اسلامی ثقافت و تہذیب کا آئینہ دار بھی ہو گا۔

اللہ پاک ہمیں حقوق العباد کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہِ الٰی امین صلی اللہ علیہ وسلم

### حضرت داؤد علیہ السلام کی قرآنی صفات

بنتِ سیدِ ابراہیم حسین

(درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ گرلز پاک پورہ، سیالکوٹ)

انبیائے کرام کائنات کی وہ عظیم ترین اور جگہ جاتی شخصیات ہیں جنہیں اللہ پاک نے وحی کے نور سے منور فرمایا۔ ان میں سے کچھ کو کتابیں اور صحیفے بھی عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ بھی انبیائے کرام علیہم السلام کو بے شمار اوصاف و کمالات عطا فرمائے اور ان کا ذکر قرآن کریم میں بھی فرمایا۔ انہی میں سے اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت داؤد علیہ السلام بھی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو اللہ پاک نے اپنی کتاب ”زبور شریف“ عطا فرمائی۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَأَتَيْنَا دَاؤَدَ رَزُورًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور داؤد کو زبور عطا فرمائی۔ (پ 15، بنی اسرائیل: 55) قرآن کریم میں اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کے جو اوصاف بیان فرمائے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

### عبدات پر بہت قوت والے ﴿وَإِذْ كُزْ عَبَدَنَا دَاؤَدًا الْأَيْدِي﴾

إِنَّهُ أَوَّابٌ ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بے شک وہ بڑا جو عن کرنے والا ہے۔ (پ 23، ص 17) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”ڈا الائید“ سے مراد یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام عبادت میں

ماننا نہام

فیضانِ عائیۃ | اکتوبر 2023ء

علیہ السلام کے دست مبارک میں آتا تو موم یا گندھے ہوئے آئے کی طرح نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنالیتے۔ (صراط الجنان، 8/120)

الله پاک سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں انیائے کرام علیہم السلام کی سیرت طیبہ کو پڑھنے، یاد رکھنے اور اس پر عمل کرتے ہوئے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔  
امین بجاہ اللہی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

**عیب جوئی کی مذمت احادیث کی روشنی میں**

محمد بشیر رضا عظماً  
(درجہ رابعہ جامعۃ المدینہ فیضان فاروق اعظم سادھوکی، لاہور)

دین اسلام کی نظر میں ایک انسان کی عزت و حرمت کی قدر بہت زیادہ ہے اور اگر وہ انسان مسلمان بھی ہو تو اس کی عزت و حرمت مزید بڑھ جاتی ہے اسی لئے دین اسلام نے ان تمام افعال سے بچنے کا حکم دیا ہے جن سے کسی انسان کی عزت و حرمت پامال ہوتی ہے ان افعال میں سے ایک فعل کسی کے عیب تلاش کرنا اور اُسے دوسروں کے سامنے بیان کرنا بھی ہے جس کا انسان کی عزت و تکریم ختم کرنے میں بڑا کردار ہے اسی لئے دین اسلام نے عیوب تلاش کرنے اور انہیں لوگوں کے سامنے شرعی اجازت کے بغیر بیان کرنے سے منع کیا اور اس سے بازنہ آنے والوں کو سخت وعیدیں سنائیں تاکہ ان وعدوں سے ڈر کر لوگ اس برے فعل سے باز آئیں جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَجْسِسُوا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور عیوب نہ ڈھونڈو۔ (پ: 26، الحجرات: 12) اس آیت میں حکم دیا گیا کہ مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے پوشیدہ حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپایا ہے۔ (خواش العرفان، ص: 930) آئیے! عیب جوئی کی مذمت کے متعلق چند فرایمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھئے:

۱ اے وہ لوگوں جو زبان سے تو ایمان لے آئے ہو مگر تمہارے دل میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا مسلمانوں کے

عیوب تلاش نہ کرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ پاک اس کا عیب ظاہر فرمادے گا اور اللہ پاک جس کا عیب ظاہر فرمادے تو اسے رسول کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔ (ابوداؤد، 4/354، حدیث: 4880)

۲ اللہ پاک کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے پھریں، دوستوں کے درمیان جدا ہی ڈالنے والے، پاک لوگوں میں عیب ڈھونڈنے والے ہیں۔ (مشکاة، 2/198، حدیث: 4871)

۳ خود کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے اور نہ تو عیب جوئی کرو، نہ کسی کی خفیہ باقیں اور اے اللہ کے بندوں! بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (مشکاة، 2/222، حدیث: 5028)

۴ چغل خوروں اور پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ پاک (قیامت کے دن) کتوں کی شکل میں اٹھائے گا۔ (التغییب والترہیب، 3/325، حدیث: 10)

یہاں تک آپ نے عیب جوئی کی مذمت کے متعلق احادیث پڑھیں یعنی کسی کے عیب تلاش کرنے کی کوشش نہیں کرنی لیکن اگر کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو کیا کریں؟

اس بارے میں معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کسی بھائی کے عیب کو دیکھ لے اور اس کی پرده پوشی کرے تو اللہ پاک اس پرده پوشی کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (دیکھئے: مجمع بکری، 17/285، حدیث: 2795)

**عیب جوئی کا حکم** مسلمانوں کی عیب جوئی (یعنی اس کے عیب تلاش کرنا) حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/271) دین اسلام نے عیبوں کو تلاش کرنے اور بغیر شرعی اجازت کے بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

معزز قارئین کرام! عیب جوئی ایک باطنی بیماری ہے اور ہر بیماری کے کچھ اسباب ہوتے ہیں عیب جوئی کے بھی کچھ اسباب ہیں جن کو ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے۔ ان کو ذہن نشین کر لیجئے تاکہ ان اسباب سے بچا جائے اور عیب جوئی جیسی مذموم بیماری

سے نجات حاصل ہو: بغض و کینہ، ذاتی دشمنی، حسد، چغل خوری کی عادت، نفاق، منقی سوچ، شہرت اور مال و دولت کی ہوں۔ اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں پڑنے سے بچنے اور اپنے عیبوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین، بجاہ اللہی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

### دوستوں کے حقوق

بنت یوسف قمر  
(درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ گرلز پاک پورہ، سیالکوٹ)

طبعت انسانی میں شامل ہے کہ انسان ہم ذہن افراد سے رغبت رکھتا ہے۔ انہی ہم ذہن افراد کو بعض اوقات دوست کا نام دیا جاتا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں ہے کہ دوست اگر اچھا ہو تو دین و دنیا میں کامیابی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ دین جس طرح دیگر معاملات میں ہماری راہ نمائی کرتا ہے اسی طرح دوستی کے احکامات بھی بتاتا ہے، چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أُولَئِيَّاءُ بَعْضٍ مَّا يَمْرُدُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقْبِلُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوْنَةَ وَيُطْبِعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيِّدُ حَمْمَهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (پ 10، التوبۃ: 71)

آئیے! دوستوں کے چند حقوق پڑھئے:

**دوست کے لئے وہ پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرے انسان کو ہر معاملے میں ہی اپنے دوست کے لئے وہی پسند کرنا چاہئے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہو یعنی اگر وہ چاہتا ہے کہ اس کی عزت کی جائے تو اسے اپنے دوست کی بھی عزت کرنی چاہئے اور اگر وہ طنز و دل آزاری وغیرہ کو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے تو اسے اپنے دوست کے لئے بھی ان چیزوں کو ناپسند کرنا چاہئے۔**

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں ہو گا جب تک کہ اپنے بھائی (مومن) کے لئے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔ (منتخب حدیثیں، ص 84)

**نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا** دوست کا حق یہ بھی ہے کہ اسے نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے منع کیا جائے۔ بعض اوقات دوست کو نیکی کی ترغیب تو دلادی جاتی ہے لیکن اگر وہ گناہوں یا غلط صحبت میں پڑ جائے تو اس پر خاموشی اختیار کرنے کو ہی دوستی سمجھا جاتا ہے یا اس سے دوری اختیار کر لی جاتی ہے جبکہ یہ دونوں درست نہیں بلکہ دوست کو بُرے کاموں میں ملوث دیکھ کر روکنا چاہئے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: اچھا سا تھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو یاد دلادے۔

(جامع صغیر، ص 244، حدیث: 3999)

**خوشی و غنی میں شریک ہونا حق دوستی یہ بھی ہے کہ دوست کی خوشی کے ساتھ ساتھ اس کی تکلیف و مصیبیت میں بھی شامل ہو جائے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ خوشی کے موقع پر تو شرکت کر لی جاتی ہے لیکن دوست کے تلخ ایام میں اسے اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اگر دوست کو کوئی مالی مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرنا بھی کاری ثواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کو دنیوی تکلیف سے رہائی دے تو اللہ اس سے روزِ قیامت کی مصیبیت دور کرے گا۔ (مشکاة، ۱/۶۰، حدیث: 204)**

**ذکر خیر اور دعا کرنا** دوست کا حق یہ بھی ہے کہ ظاہری زندگی میں بھی اس کا اچھے الفاظ کے ساتھ ذکر کیا جائے اس کا کوئی عیب وغیرہ ظاہر ہو جائے تو اسے چھپایا جائے اور اس کے لئے دعا کی جائے اور بعدِ وفات بھی اسے اچھے الفاظ میں یاد رکھا جائے اور خلوصِ دل سے اس کیلئے دعاۓ مغفرت کی جائے۔

جس طرح دوستی اگر دین داری کے اصولوں کے مطابق کی جائے تو فائدہ دیتی ہے اسی طرح اس کے بخلاف دوستی

لقصان کا باعث بھی بن سکتی ہے لہذا ہمیں اچھے دوست بنانے سمجھنے اور ان کی ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔  
امین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ پاک ہمیں دیگر حقوق کے ساتھ ساتھ دوستی کے حقوق

تحریری مقابلہ ستمبر 2023ء میں موصول ہونے والے مضامین کے مؤلفین

**کراچی:** سید صدام مدنی، محمد اسامہ عظاری مدنی، سید ارمان عظاری، ابو منہال محمد بلال عظاری، آفتاب الدین نعیمی، شاقب الحسن، حافظ محمد حسین قادری، حسن محمود سعیدی، حسین رضا، عبد الصمد محمود، عبد الغفور رضا علوی، محمد اولیس رفیق، آریان رضا خان، محمد شاکر رضا، محمد اولیس منظور عظاری، محمد عربیض۔ **انک:** سید بلال حسن، ابو عبید دانیال سہیل عظاری، اعتصام شہزاد عظاری، تو قیر خٹک، دانیال رضا کلی، عبد الحنان علی، محمد ثقلین عظاری، محمد حمزہ نیاز عظاری، محمد و سیم عظاری۔ **لاہور:** پیرزادہ سعد جیل، تنویر احمد، عبد الواحد عظاری، عبد الرحمن عظاری، کلیم اللہ چشتی، مبشر رضا عظاری، محمد عثمان عظاری، محمد مدثر عظاری، محمد نور المصطفی عظاری۔ **فیصل آباد:** اویس افضل، محمد ثقلین عظاری، محمد عبدالمبین عظاری۔ **آزاد کشمیر:** اکرام نوید، محمد نوید عظاری۔ **متفرق شہر:** عبد الحکیم عظاری رضوی (حیدر آباد)، محمد ذیشان علی عظاری (راولپنڈی)، محمد و سیم عظاری (گوجرانوالہ)، مزل علی عظاری (عارف والا)، میر بدر (واہ کینٹ)، نعمان ایوب (ناوب شاہ)۔

تحریری مقابلہ اکتوبر 2023ء میں موصول ہونے والے مضامین کے مؤلفین

**کراچی:** سید صدام مدنی، اسامہ عظاری مدنی، سید زید رفیق، عبد الغفور رضا علوی، محمد فرحان علی عظاری، محمد طلحہ عظاری، محمد شعیب، حسین رضا، محمد عربیض، اولیس رفیق، حسن محمود سعیدی، انس نصیر، حمزہ رضا انصاری، غلام حسین، ریحان علی، محمد حسن رضا، انس رضا امیز، حافظ محمد حسین قادری، محمد حیدر علی عظاری، محمد کاشف، عبد الرحمن سلیم، حسین رضا زین العابدین، محمد حمزہ، جامی رضا، محمد ذیشان، زیان مصطفی، محمد عاطف انصاری، عباد، امیر حمزہ، عبد اللہ خان، وقار یونس۔ **لاہور:** عبد الرحمن عظاری، سید محمد بلال رضا، تنویر احمد، احمد نواز قادری، محمد مدثر عظاری، مبشر رضا عظاری، نصیر احمد مظہر قادری، کلیم اللہ چشتی، نبیل احمد۔ **انک:** ابو عبید دانیال سہیل عظاری، عبد الحنان علی، محمد و سیم عظاری، اعتصام شہزاد عظاری، تو قیر خٹک، سید بلال حسن۔ **حیدر آباد:** محمد زاہد عظاری، محمد عبدالمبین عظاری، محمد عثمان غنی سیالوی۔ **متفرق شہر:** سید زوار حسین (جامعۃ المدینہ فیضان مہر علی، اسلام آباد)، نعمان عظاری بی عظاری۔ **واربرٹن:** ضلع نکانہ: محمد تین قمر، محمد فرش مقصود۔ **متفرق شہر:** سید زوار حسین (جامعۃ المدینہ فیضان مہر علی، اسلام آباد)، میر بدر (جامعۃ المدینہ نیوٹی، واہ کینٹ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 اکتوبر 2023ء تک ویب سائٹ [news.dawateislami.net](http://news.dawateislami.net) پر اپڈیٹ کر دیئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

تحریری مقابلہ عنوانات برائے جنوری 2024ء

﴿ ذکر حضرت آدم علیہ السلام سے 5 قرآنی صحیحین ﴾ استغفار کے فضائل و فوائد حدیث کی روشنی میں ﴿ شوہر کے حقوق ﴾

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 اکتوبر 2023ء

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں

صرف اسلامی بھائی: +923486422931 صرف اسلامی بھائی: +923012619734

مایہ زبانہ  
فیضانِ عالمیہ | اکتوبر 2023ء

آؤ بچو! حدیث رسول سنتے ہیں



مولانا محمد جاوید عظاری عدنی

## بہترین جگہیں

پڑھئے اور عمل کا ارادہ کیجئے: ① مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے سیدھا پاؤں داخل کریں اور نکتے وقت پہلے الشاپاؤں نکالیں ② داخل ہوتے وقت داخل ہونے کی اور نکتے وقت نکلنے کی دعا بھی پڑھ لیں ③ مسجد میں بدبودار چیز نہ لے کر جائیں بلکہ ہو سکے تو خود بھی جب جائیں تو اچھے صاف سترے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر جائیں ④ اگر جو تے آگے لے کر جائیں تو پہلے اچھی طرح سے جھاڑ لیں تاکہ نجاست اور گندگی وغیرہ مسجد میں نہ جائے ⑤ مسجد میں بھاگنے، ہنسنے اور شور کرنے سے بچیں بلکہ جتنی دیر مسجد میں رہیں نماز کے علاوہ بھی ذکر و درود اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہیں۔

الله پاک ہمیں مسجد کا ادب و احترام کرنے اور بے ادبی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین! بحاجا اللہی الامین! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الله پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حَيْدُرُ الْبَقَاعِ الْمَسَاجِدِ یعنی زمین کے بہترین حصے مسجد ہیں۔ (صحیح ابن حبان، 3/64، حدیث: 1598)

مسجد کو اللہ پاک کا گھر کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں اللہ کو راضی کرنے والے کام کئے جاتے ہیں جیسا کہ نماز، ذکر، درود شریف اور تلاوت قرآن وغیرہ۔ مسجد میں اللہ پاک کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، مسلمان یہاں آکر راحت، چین اور سکون محسوس کرتا ہے۔ تین مساجد سب سے زیادہ اہمیت و فضیلت والی ہیں سب سے پہلے مسجد حرام جو کہ مکہ میں ہے اور پھر مسجد نبوی جو مدینہ میں ہے اور تیسرا نمبر پر مسجد اقصیٰ جو کہ مسلمانوں کا پہلا قبلہ تھی۔ پیارے بچو! مسجد بہت برکت و فضیلت والی جگہ ہے اور اس کا ادب کرنا بہت ضروری ہے، آئیے! مسجد کے چند آداب

## مروف ملائیے!

پیارے بچو! قرآن مجید اللہ پاک کی کتاب ہے، جو اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی، اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ برکتیں اور ثواب حاصل ہوتا ہے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ (مسلم، ص 314، حدیث: 1874) قرآن مجید کی بہت ساری سورتیں ایسی ہیں جن کے شروع میں اللہ پاک نے کسی چیز کی قسم ذکر فرمائی ہے۔ آپ نے اوپر سے یہ پڑھنے کے لئے مدد کیا ہے۔ آپ نے اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ جیسے میبل میں لفظ ”عصر“ تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 6 نام:

1. ضمی 2. فجر 3. لیل 4. نہش 5. قمر 6. بلد

ی	د	ب	ی	ض	ا	ہ	ل	ق
ل	ف	ج	ر	و	ق	س	ض	ب
ا	ٹ	ع	ص	ا	د	م	ح	ق
و	ل	ج	ب	ل	د	ع	ی	م
ل	ھ	ح	ظ	چ	ث	ر	ا	ب
ی	م	ع	ص	ر	ج	ا	ڈ	چ
ل	گ	پ	ہ	ک	ق	م	ر	ش
ی	ق	ر	ش	م	س	ت	ی	ز

\*فارغ التحصیل جامعۃ المدینۃ،  
ماہنامہ فیضانِ مدینۃ کراچی



# مالکی گود

مولانا ابو جواد عطاری مدنی

رویے انہیں مستقبل میں ترقی کی راہوں پر گامزن کر سکتے ہیں  
(اصل ترقی دین اسلام کے سنہری اصولوں کو سمجھنے اور ان پر عمل  
کر کے رب کو راضی کرنے میں ہی ہے)۔

④ بچوں کے سامنے لڑائی جھگڑے والی باتوں سے ہمیشہ  
بچتے رہئے۔

⑤ ممکن ہو تو کبھی بچے کے پاس یا اس کو گود میں لے کر  
قرآن پاک، دینی کتاب یاد رہو دیا پاک وغیرہ پڑھئے۔

⑥ نو مولود بچے کے پاس اللہ اللہ کی صدائیں لگائیے تاکہ  
آپ کا بچہ جب زبان کھولے تو سب سے پہلا لفظ اللہ کہے۔

⑦ ماں بچے کو سُلّاتے وقت اور دودھ پلاتے ہوئے ذکر  
اللہ اور درود شریف وغیرہ پڑھتی رہے۔ اس کا بھی بچے پر  
ثبت اثر پڑے گا۔ ان شاء اللہ

⑧ والد کو چاہئے کہ نماز کے لئے مسجد جاتے ہوئے  
سمجھدار بچے کو ساتھ لے جائے تاکہ ابھی سے اس کا نماز اور  
مسجد جانے کا ذہن بنے۔

اللہ پاک ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھہرڈک بنائے۔  
امینِ بجاہا الٰہی الْمُمِنُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں لیپ ٹاپ پر کچھ تحریری کام کرنے میں مصروف  
تھا اور 6 ماہ کا ننھا محمد جواد میری گود میں تھا۔ اچانک مجھے اپنا  
بچپن یاد آگیا۔ میری عمر شاید چار یا پانچ سال کی تھی، والدہ  
مر حومہ بعض اوقات مجھے گود میں لے کر قرآن کریم پڑھا  
کرتی تھیں۔ وہ پر کیف لمحات ایک خوب صورت یاد بن کر  
میرے ذہن میں محفوظ ہو گئے اور اب ماں کی پیار بھری گود  
میں سررکھ کر تلاوتِ قرآن کی وہ چاشنی حاصل کرنا چاہتا ہوں  
لیکن نہیں کر سکتا، کیونکہ اب میری ماں اس دنیا میں نہیں  
ہے۔ (یا اللہ میری ماں کی بے حساب بخشنش فرم۔ امین)

محترم والدین! اس واقعہ کو سامنے رکھ کر چند باتیں پیش کی  
جاری ہیں، توجہ سے پڑھئے اور عمل کیجیے:

① بچوں کے سامنے کیا جانے والا آپ کا ہر عمل، انداز  
اور رویے پوری زندگی انہیں یاد رہ سکتے ہیں لہذا ان کے سامنے  
اچھا اور نیک عمل کرنے کی کوشش کیجیئے۔

② اپنے بچوں کی درست اسلامی تربیت کے لئے ہمیشہ  
کوشش کرتے رہیں اور ان کی تربیت کے لئے اچھے اچھے طریقے  
اپنائیں۔

③ بچپن میں اولاد کے ساتھ برتنے کے آپ کے اچھے

# حڑیا کی فریاد

مولانا ابو حفص مدنی



سے آتی گرم سموسوں کی مہک سے نیت خراب نہ ہو جائے۔ آخری بات پر خبیب کے ساتھ ساتھ دادا جان بھی مسکرانے لگے، اور پھر یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ سارے کام تو ہوتے رہیں گے، مغرب کی اذان ہونے والی ہے آپ لوگ نماز کی تیاری کرلو۔

رات کھانے کے بعد دونوں بھائی دادا جان کے پاس بیٹھے تھے کہ پھر طوطوں کی بات چل نکلی، خبیب کہنے لگا: دادا جان ابھی صرف طوطوں کی ایک جوڑی کے پیسے جمع ہوئے ہیں، پھرے کے پیسے رہتے ہیں ایسا کریں وہ آپ خرید کر میرے طوطوں کو گفت کر دیں۔

یہ تو پہلے طوطوں سے پوچھنا پڑے گا کہ انہیں یہ گفت پسند بھی ہے یا نہیں، دادا جان نے مسکراتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ البتہ آپ کی پھرے والی بات سے مجھے ایک پیغام یاد آگیا۔

کیسا پیغام دادا جان؟ صہیب نے پوچھا۔

دادا جان: پیغام تو بیٹھا میں آپ کو آخر میں بتاؤں گا، آپ کو پتا ہے نا ہمارے بیمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چرند، پرند، حیوانات یعنی اللہ پاک کی سبھی مخلوق پیچانتی تھی، نہ صرف پیچانتی تھی بلکہ اپنی فریادیں بھی آپ کی بارگاہ میں پیش کرتی تھی، ایسا ہی ایک بہت پیارا مجزہ میں آپ کو سنتا ہوں! مجزے کا سنتے ہی دونوں بھائی چوکس ہو گئے تو دادا جان نے

دادا جان عصر کی نماز پڑھ کرو اپس آئے تو لاڈنخ میں عجیب ہی منظر تھا، خبیب زمین پر بیٹھا سیٹے گن رہا تھا اور پاس ہی دس، بیس اور پچاس والے نوٹ بھی رکھے ہوئے تھے اور Saving box ٹھلاپڑا تھا۔ دراصل نمازِ عصر تو خبیب اور صہیب نے دادا جان کے ساتھ ہی مسجد میں ادا کی تھی لیکن نماز کے بعد امام صاحب نے دادا جان کو کسی بات پر بات چیت کیلئے روک لیا تھا تو دونوں بھائی دادا جان کی اجازت سے گھر چلے آئے تھے۔ اب دادا جان کوہاں میں آتا دیکھ کر خبیب پوچھنے ہی والا تھا کہ دادا جان کیا کہا امام صاحب نے؟ لیکن اس سے پہلے ہی دادا جان نے پوچھ لیا: خبیب بیٹا! میسے جوڑ کر کہاں جانے کا ارادہ ہے؟

خبیب آگے سے مسکرانے لگا تو صہیب نے کہا: آپ کو تو پتا ہے دادا جان جب میرے بھائی پر کسی چیز کا شوق سوار ہو جائے تو پھر پورا کئے بنانہیں رہتے۔

دادا جان: تو اب کون سا شوق پال لیا ہے ہمارے پوتے نے؟ دادا جان مجھے آسٹریلیاں طوٹے رکھنے ہیں، انہی کیلئے میے جمع کر رہا تھا ایک ماہ سے، اب کی بار خبیب نے خود ہی جواب دیا۔ خبیب کی بات ختم ہونے پر صہیب کہنے لگا: دادا جان بات اتنی ہے کہ بھائی نے اپنے دوست غیر کے گھر طوٹے دیکھ لئے تھے تب سے میرے کان کھالنے ہیں کہ دیکھنا ایک دن میں بھی طوٹے رکھوں گا، اپنی جیب خرچی بچانے کے لئے اسکوں بریک میں بھی کلاس سے باہر نہیں جاتے کہ کہیں کہیں

نبی دینی چاہئے اسی لئے تو کل مدنی چینل پر لوگوں کو درخت لگانے کا ذہن دیتے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے بہت ہی پیارا پیغام دیا تھا کہ ”اگر آپ پرندوں کی آوازیں سننا چاہتے ہیں تو پنجھرے نہ خریدیں، بلکہ درخت لگائیں۔“<sup>(1)</sup>

واہ دادا جان، پیغام تو بہت ہی خوبصورت ہے لیکن خبیب بھائی کو کون سمجھا، صہیب نے بھائی کی طرف شراری نظر و نظر سے دیکھتے ہوئے کہا تو دادا جان اور خبیب دونوں ہی مسکرا پڑے البتہ خبیب فوراً بولے کہ میں مجرمے کا آخری حصہ سن کر اپنا ارادہ بدل چکا ہوں، اب میں یہ پیسے طوٹے خریدنے کے بجائے پودا لگانے اور اسے درخت بنانے پر خرچ کروں گا۔

(1) شرعی طور پر پرندے خریدنا، پہنچا اور انہیں پنجھرے میں محفوظ رکھنا جائز ہے جبکہ انہیں کھانے، پینے اور دیگر حوالے سے کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ (مرآۃ المذاہج، 6/494 مخوذ)

سنانا شروع کیا: ”ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک بار اپنے صحابہ کے ساتھ سفر فرمائے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی غیر موجودگی میں کچھ صحابہ کو ایک درخت پر چڑیا کے دونپیچے بیٹھے دکھائی دیئے، صحابہ نے انہیں اٹھالیا۔ وہ چڑیا نبی کریم کے سامنے آ کر پر چھیلا کر زمین پر گرنے لگی۔“ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو ساری مخلوقات کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں تو آپ نے یہ دیکھ کر فوراً صحابہ سے پوچھا: کس نے اس چڑیا کو اس کے بچے چھین کر غمگین کیا ہے؟ صحابہ کے بتانے پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ بچے واپس وہیں رکھ دو تو صحابہ چڑیا کے بچے واپس وہیں رکھ آئے۔“

(دلال النبوة للبيهقي، 6/32-ابوداؤد، 3/75، حدیث: 2675)

تو پچھو اس سے جہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مجرمہ معلوم ہوا وہیں یہ بھی پتا چلا کہ جانوروں کو بھی بلا وجہ تکلیف

## بچوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تنہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے لہذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھ۔  
(جمع الجواب، 3/285، حدیث: 8875) یہاں بچوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنی اور نسبتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

### بچوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنی	بچوں کے 3 نام
محمد	عبد القادر	قدرت والے کا بندہ	الله پاک کے صفاتی نام کی طرف الفاظ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	شاکر	شکر ادا کرنے والا	سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا صفاتی نام
وسیم	حسین	حسین چہرے والا	سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا صفاتی نام

### بچیوں کے 3 نام

زینب	خوشبودار پوڈے کو کہتے ہیں	ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا مبارک نام
ریحانہ	ایک خوشبودار پوڈا	سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مقدس کنیز کا نام
عاطفہ	مہربانی کرنے والا	بزرگ خاتون (حضرت ذوالنون مصری کی بیوی) کا نام

(جن کے ہاں بیٹھے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں)

# لائبریری کی ترتیب

مولانا حیدر علی مدنی

ساتھ اس پر گفتگو شروع کر دیتے تھے کہ کتاب کا موضوع (Topic) کیا ہے؟ اور اس میں کس طرح کی معلومات ہیں؟ یونہی باتوں میں کتابیں دوبارہ ترتیب سے رکھ دی جاتیں اور وقت کا پتا بھی نہ چلتا۔

آج بھی ایک کتاب اٹھاتے ہوئے نئے میاں کہنے لگے: اوه! اتنی بھاری کتاب، پتا نہیں آپ اتنی بڑی بڑی کتابیں کیسے پڑھ لیتے ہیں۔

ابو جان نے مسکراتے ہوئے کہا: نئے میاں! کتابیں اچھی ہوتی ہیں اور وہ خود ہی اپنے آپ کو ہم سے پڑھو لیتی ہیں اب جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے پتا ہے جب جب میں اسے پڑھنے پڑھتا ہوں تو چھوڑنے کو دل ہی نہیں کرتا۔

نئے میاں کے چہرے پر پھیلا تجویز (Curiosity) دیکھ کر ابو جان سمجھ گئے کہ وہ آج اسی کتاب کے بارے میں جانا چاہتے ہیں تو کہا: آپ یہ کتاب مجھے پکڑادیں اور وہ استوں ادھر لے آئیں۔

نئے میاں استوں پاس لا کر اس پر بیٹھ گئے تو ابو جان نے اپنی بات شروع کی: آپ کو پتا ہے نال اللہ پاک نے اپنے بندوں کو سیدھے راستے اور اچھائی اور برائی کی تعلیم دینے کے لئے بہت سے انبیاء و رسولوں کو بھیجا۔

اتوار کا دن ویسے تو کچھ گھروں میں یوم نیند (Sleeping day) کے طور پر منایا جاتا ہے لیکن اگر اس اتوار کو کوئی مہمان نئے میاں کے گھر آ جاتا تو اسے یوں لگتا جیسے گھر میں بھو نچال آیا ہوا ہے، دراصل ہر کوئی ہفتے بعد ملنے والی ایک چھٹی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش میں تھا، اگر جان کچن کے کاموں میں مگن تھیں تو آپی کو آج کپڑوں کی الماری ٹھیک کرنے کا ٹھیکا ملا تھا، الماری کی صفائی تو آپی نے اکیلے کر لی تھی لیکن اب کپڑوں کو الماری میں رکھنے کے لئے نئے میاں کو ساتھ بٹھایا تھا، ابھی کچھ کپڑے رہتے تھے کہ ابو جان نے نئے میاں کو بلا لیا۔

نئے میاں نے باہر آ کر دیکھا تو ابو جان صحن میں چار پائی پر چادر بچھار ہے تھے، نئے میاں کو دیکھتے ہی کہنے لگے: بیٹا کافی دن ہو گئے کتابوں کی الماری کی صفائی نہیں کی۔ یہ سنتے ہی نئے میاں خوشی سے جھوم اٹھے، ابو جان کے ساتھ کتابوں کی صفائی اور انہیں ترتیب سے رکھنا نئے میاں کا پسندیدہ کام تھا جسے کرتے ہوئے نہ تو وہ جی چرأتے اور نہ ہی تھکاوٹ محسوس کرتے، کام تھا بھی تو بہت دلچسپ، کتابیں اٹھانا، رکھنا اور ابو جان کو تھامتے جانا۔ اس دوران باپ بیٹے کی خوبصورت گفتگو بھی جاری رہتی اور ابو جان خود ہی کوئی ایک کتاب منتخب کر کے نئے میاں کے مانざہ نامہ

کے بے شمار موقوع ہیں، کیسے وہ اپنے پاک رب کے وفادار ہندے تھے، اللہ پاک کی طرف سے دی گئی ذمہ داری اور اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے کیسے انہوں نے محنت کی اور اس راستے میں آنے والی مشکلات پر صبر کیا تو یوں ہر ایک نبی کی زندگی میں ہمارے لئے نصیحتوں کے بے شمار پھول ہیں جنہیں اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔

بابا جان! کتاب کا نام کیا ہے؟ ذرا دکھائیے گا، نفخے میاں نے کتاب کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

بیٹا! یہ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب "سیرۃ الانبیاء" ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ کے پیارے نبیوں کی مبارک زندگی کا مطالعہ (Study) اور اس سے حاصل ہونے والے اساق (Morals) کو اپنی زندگی پر اپلائی کرنے کی کوشش کریں۔ چلیں اب اٹھیں کتابیں واپس بھی رکھنی ہیں، ابو جان نے کہا تو نفخے میاں اٹھ کھڑے ہوئے ورنہ ان کا دل تو ابھی اور بھی با تین سنے کا تھا۔

ابو جان رکے تو نفخے میاں جلدی سے بولے: جی جی مجھے پتا ہے، اللہ پاک نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے ہیں۔

ابو جان: لیکن بیٹا ایک بات یاد رکھیں کہ نبیوں کی صحیح تعداد صرف اللہ و رسول کو ہی معلوم ہے لہذا جب کبھی نبیوں کی تعداد بتانی ہو تو Fix number میں نہ بتائیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اللہ پاک نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام بھیجے تھے۔ جن میں سے 27 انبیاء کرام ایسے ہیں جن کا ذکر اللہ پاک نے قرآن مجید میں ان کے نام کے ساتھ کیا ہے۔ پھر ابو جان نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اس کتاب میں ان 27 انبیاء کرام کی زندگی کے بھی مبارک حالات جمع کئے گئے ہیں۔ آپ کو بتا ہے اس کتاب کی دلچسپ بات کیا ہے؟

جی نہیں ابو جان، نفخے میاں نے جواب دیا۔

ابو جان: دیکھو بیٹا! اللہ پاک نے جتنے بھی انبیاء کرام بھیجے ان سبھی کی مبارک زندگیوں میں انسانوں کے لئے سکھنے

جملے ملاش کیجئے! پیارے پتوں کیجئے لکھے جملے پھوپھوں کے مضامین اور کہانیوں میں ملاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضامون کا نام اور صفحہ نمبر لکھتے۔

1 پیسے جوڑ کر کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ 2 مسجد کو اللہ پاک کا گھر کہا جاتا ہے 3 پکڑوں کی الماری ٹھیک کرنے کا ٹھیکہ کمالاتھا کی کتاب ہے۔ 4 دینی کتاب یادروپاک وغیرہ پڑھتے 5 قرآن مجید اللہ پاک کی کتاب ہے۔

♦ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضان مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف سترھی تصویر بنانے کا "ماہنامہ فیضان مدینہ" کے Email (ایڈریس mahnama@dawateislami.net) یا واؤ ایپ نمبر (923012619734+) پر بھیج دیجئے۔ ♦ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سوروپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

## جواب دیکھئے

(نوت: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: وہ کونسے نبی ہیں جو ہر روز کھانے سے پہلے 300 رکعت نماز پڑھتے؟

سوال 02: قُبَّةُ الْبَطْحَاءِ کس شخصیت کا قلب ہے؟

♦ جوابات اور پہنچا، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھتے ہوئے کوپن بھرنے (Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضان مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے۔ یا مکمل صفحے کی صاف سترھی تصویر بنانے کا اس نمبر 923012619734+ پر واؤ ایپ بھیجئے۔ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سوروپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا مابناے حاصل کر سکتے ہیں)



# جواب دیجئے!

## جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2023ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعد اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام لکھے: ① بنتِ بلاں (کراچی) ② بنتِ اوریس (جزاؤالہ) ③ محمد فیضان (کمالیہ)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ درست جوابات ① یوم شجر کاری، ص 58 ② بدشگونی کچھ نہیں، ص 55 ③ سیف کنشروں، ص 56 ④ فائز اسٹیشن، ص 60 ⑤ حروف ملائیے، ص 55۔ درست جوابات کیجئے والوں کے منتخب نام ⑥ محمد حمزہ عطاری (کراچی) ⑦ بنت عبدالعزیم (کراچی) ⑧ بنت محمد صدیق (اوکاڑہ) ⑨ بنت غلام رسول (لوہہ) ⑩ احمد رضا (نکانہ) ⑪ بنت نعیم فاروق (سیاکوٹ) ⑫ بنت طیب (لاہور) ⑬ بنت خان محمد (بکر) ⑭ عثمان شمس (ڈسکے) ⑮ بنت لیاقت (رجیم یار خان) ⑯ بنت اسلام الدین (سکھر) ⑰ محمد ادریس (کراچی)۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2023ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعد اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام لکھے: ① اُم عبد اللہ (کراچی) ② حیدر علی (ڈسکے، سیاکوٹ) ③ بنت سرور (ماتان)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

درست جوابات ① حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت ہاجر رضی اللہ عنہا تھا۔ ② حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں

950 سال رہے۔ درست جوابات کیجئے والوں کے منتخب نام ⑥ حسیب محمد (لاہور) ⑦ بنت سجاد (کوٹلی) ⑧ بنت آصف عطاری (چوال) ⑨ محمد آصف عطاری (لیہ) ⑩ بنت رحمت اللہ (کراچی) ⑪ محمد حسان محمود (شندو الہیار، سندھ) ⑫ بنت محمد قاسم (کراچی) ⑬ بنت محمد کاشف (لاہور) ⑭ بنت گل نواز (سیاکوٹ) ⑮ بنت محمد منیر (سرگودھا) ⑯ بنت اصغر علی (جہانیاں، ماتان) ⑰ شاقب رسول (لوہہ)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف پچھوں اور پچھوں کے لئے ہے۔

(کوپن کیجئے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2023ء)

نام مع ولدیت: ..... مکمل پتا: ..... عمر: ..... موبائل/واٹس ایپ نمبر: ..... صفحہ نمبر: ..... (1) مضمون کا نام:

(2) مضمون کا نام: ..... صفحہ نمبر: ..... صفحہ نمبر: ..... (3) مضمون کا نام:

(4) مضمون کا نام: ..... صفحہ نمبر: ..... صفحہ نمبر: ..... (5) مضمون کا نام:

ان جوابات کی قرعد اندازی کا اعلان دسمبر 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

## جواب بہاں لکھئے

(کوپن کیجئے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2023ء)

جواب 1:

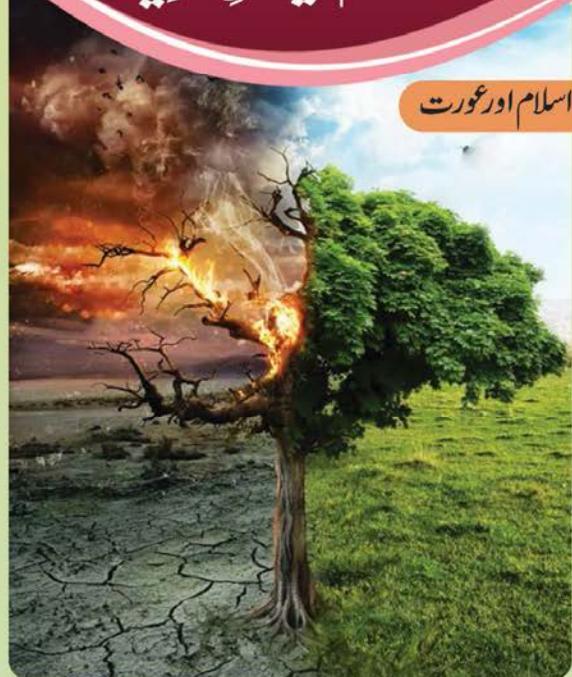
نام: ..... ولدیت: ..... موبائل/واٹس ایپ نمبر: ..... مکمل پتا: .....

جواب 2:

نام: ..... ولدیت: ..... موبائل/واٹس ایپ نمبر: ..... مکمل پتا: .....

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعد اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعد اندازی کا اعلان دسمبر 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ



## اچھے اور بُرے کا اسلامی معیار

امم میلاد عطاواریہ \*

اچھائی، بُرائی اور کامیابی و ناکامی کا معیار رنگ روپ، نسل و نسب اور مال و دولت وغیرہ نہیں بلکہ اس کا معیار تقویٰ ہے، اچھائی کیا ہے؟ بُرائی کیا ہے؟ یہ بات ہم عقل سے ظن نہیں کر سکتے، اچھائی بُرائی کا معیار شریعت ہے، جس کو اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم اچھا فرمائیں، وہ اچھا، جسے اللہ اور اس کا رسول برآ کہیں وہ یقیناً برآ ہے۔

اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَرَّةٍ  
وَإِنَّمَا نَحْنُ نَعْلَمُ شُعُوبًا وَّ قَبَائلَ لِتَعَارِفُوا إِنَّ أَكْثَرَهُمْ كُفَّارٌ  
عِنْدَ اللَّهِ أَتَقْسِمُهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَمِيرٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان:

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاضیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پیچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جانئے والا خبردار ہے۔<sup>(۱)</sup>

آج کل ہمارے ہاں اچھائی بُرائی کے معیار بدل گئے ہیں کوئی کیسے کپڑے پہنچتی ہے؟ اس کا نسب کیسا ہے؟ کتنی پڑھی لکھی ہے؟ انگلش کیسی بول لیتی ہے؟ گاڑی کیسی رکھی ہوئی ہے؟ غیرہ اس طرح کی چیزوں سے کسی کے اچھا یا بُراؤ نے کی پیچان کی جاتی ہے۔ حالانکہ اچھائی بُرائی کا معیار یہ چیزیں نہیں بلکہ اچھائی بُرائی کا معیار انسان کا کردار ہے، کوئی اچھا ہے یا بُرائے، اس کا فیصلہ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمائیں گے، اس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو شریعت کے آئینے میں دیکھنا ہو گا، قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے کاموں اور باتوں کا جائزہ لینا ہو گا۔

احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جہاں اچھے لوگوں کی خوبیاں بیان کی ہیں وہیں بُرے اور ناپسندیدہ لوگوں کی بھی پیچان بتا دی ہے تاکہ ان بُرائیوں سے بچا جائے اور ایسے لوگ جن میں یہ باتیں پائی جائیں ان سے بھی دور رہا جائے۔ ایک شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سے کون سا شخص بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔ عرض کیا گیا: اور بدتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل خراب ہو۔<sup>(۲)</sup>

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے بہترین بنڈے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ پاک یاد آجائے اور بدترین بنڈے چغلی کھانے والے، دوستوں کے درمیان جدا ہی ڈالنے والے اور بے عیب لوگوں کی خامیاں نکالنے والے ہیں۔<sup>(۳)</sup>

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تَعْدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْ دُّنْهُ اللَّهِ ذَالِّوْجَهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ وَيَأْتِي هُؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ یعنی تم قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں لوگوں

برائی کا اسلامی معیار کیا ہے!  
اچھا ہونے کا اسلامی معیار تقویٰ پر ہیزگاری، حق سننا، سمجھنا  
اور ماننا، ایچھے اور نیک اعمال کرنا ہے۔

جب کہ دوسروں کے عیب نکالنا، چغلیاں کرنا، لگائی بھائی میں  
مصروف رہنا، اختلافات ڈلوانا، دور نگی اپنانا اسلام میں برآ کردار شمار  
کیا گیا ہے۔

(۱) پ 26، اجرات: 13 (۲) ازمی: 4، حدیث: 2337 (۳) مسند احمد، 6، 291،  
حدیث: 20، اجرات: 18020 (۴) بخاری: 4، حدیث: 115، حدیث: 6058 (۵) مراہ المذاہج، 6، 468 ملخصاً

میں بدترین دو منہ والے کو پاؤ گے، جو ان کے پاس اور منہ سے  
جائے اور ان کے پاس اور منہ سے۔<sup>(۴)</sup>

یہاں حقیقی دو منہ والا انسان مراد نہیں بلکہ وہ آدمی مراد ہے جو  
سامنے تعریف کرے پیچھے برائی یا سامنے دستی ظاہر کرے پیچھے  
دشمنی یادو لڑے ہوئے آدمیوں کے پاس جائے اس سے ملے تو اس  
کی سی کہے دوسرے سے ملے تو اس کی سی کہے، ہر ایک کا ظاہری  
دوست بنے۔<sup>(۵)</sup>

اوپر ذکر کردہ آیات و احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اچھائی اور

## مَدِّنِی رِسَائِل کے مُطَالِعہ کی دُھوم



شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس عظماً قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ماہ ذوالقعدہ و ذوالحجہ 1444ھ میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دعاوں سے نوازا: ① یارب المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "نمایز فجر کے فضائل" پڑھ یاں نے اُسے ہمیشہ نماز فجر بامجاعت پڑھنے کی توفیق عطا فرماؤ اُسے بے حساب بخش دے، امین ② یارب المصطفیٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "مال باب کے متعلق واقعات" پڑھ یاں نے اُسے اپنے مال باب کا فرمان بردار و خدمت گزار بنا اور اُس کو مال باب سمت جنت الفردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرماؤ، امین۔

خلفیہ امیر اہل سنت حضرت مولانا عبد رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے ماہ ذوالقعدہ و ذوالحجہ 1444ھ میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دعا سے نوازا: ③ یارب المصطفیٰ! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "امیر اہل سنت کے 150 ارشادات" پڑھ یاں نے اُسے امیر اہل سنت کے صدقے نیکی کی راہ پر چلا اور دین و دنیا کی خوب برکتیں عطا فرماء، امین ④ یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "امیر اہل سنت کا پہلا حج 1980ء" پڑھ یاں نے اُسے بار بار حج و زیارت مدینہ سے نواز کر بلحاظ و کتاب جنت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس نصیب فرماء۔ امین! وجہا خاتم الرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بھائی	کل تعداد
نمایز فجر کے فضائل	18 لاکھ 49 ہزار 806	385 لاکھ 94 ہزار	27 لاکھ 44 ہزار 191
مال باب کے متعلق واقعات	11 لاکھ 47 ہزار 123	123 لاکھ 19 ہزار	17 لاکھ 66 ہزار 979
امیر اہل سنت کے 150 ارشادات	18 لاکھ 26 ہزار 503	766 لاکھ 39 ہزار	27 لاکھ 66 ہزار 269
امیر اہل سنت کا پہلا حج 1980ء	18 لاکھ 86 ہزار 722	851 لاکھ 81 ہزار	27 لاکھ 68 ہزار 573

# اپنے دل کی صفائی کریں

ظاہری بیماریوں میں نماز چھوڑنا

دوسروں کی دل آزاری کرنا

دوسروں کے حقوق ضائع کرنا

بڑوں کی بے ادبی کرنا

جھوٹ، غیبت، چغلی اور لڑائی جھگڑے کرنا

بنت ندیم عطاریہ\*

ہٹالیتے ہیں تو یہ میلا کچیلا اور کالا پڑنے لگتا ہے نیتھا نفل تو نفل، فرائض میں بھی دل نہیں لگ رہا ہوتا، خود پر جبر کر کے نمازیں ادا کر رہے ہوتے ہیں، گناہوں کا رجحان بڑھ جاتا ہے اور ان سے پچھاڑ شوار ہو جاتا ہے اور مصیبت در مصیبت یہ کہ میلا ہونے کے بعد دل اچھی باقتوں کا اثر بھی بہت مشکل سے قبول کرتا ہے۔

لہذا دیگر چیزوں کی صفائی کے علاوہ اپنے دل کی صفائی اور پاکیزگی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ دل میلا کیسے ہوتا ہے اور اس کی صفائی کے لئے کیا اہتمام کرنا چاہئے۔

**دل کی گندگی کا سبب** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مومن گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لے اور بخشش طلب کرے تو دل میں چمک اور چلا پیدا ہو جاتی ہے، اور اگر مزید گناہ کرتا ہے تو نکتے بڑھتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے دل پر وہ زنگ چڑھ جاتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں (یوں) فرمایا: ﴿كَلَّا بَلَ﴾ رَبَّنَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۱۵۴) ترجمہ کنز العرفان: (ایسا) ہر گز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھادیا ہے۔

(مند امام احمد، 3/154، حدیث: 7957 - پ 30، لطفین: 14)

شاید اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہ کرے کہ ہم روز نہاتے ہیں پھر بھی اگلے دن تک سپنے اور گرد و غبار سے جسم آٹ جاتا اور میلا کچیلا ہو جاتا ہے، اسی طرح روزانہ صبح گھر کی صفائی سترہائی کی جاتی ہے اور ہر ہفتے گھر کے جالے صاف کئے جاتے ہیں مگر شام تک گھر دوبارہ گندہ ہو جاتا اور اگلے دن تک چھتوں اور دیواروں پر جالے بھی دوبارہ دکھائی دینے لگتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نہانے دھونے، صفائی سترہائی کرنے اور در و دیوار سے جالے اتنا نہیں کرتے، آخر کیوں...؟ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر نہانہ چھوڑ بیٹھیں گے تو سر میں جو نکیں پڑ جائیں گی، جسم پر میل کی تہہ جم جائے گی اور اس سے بدبو آنے لگے گی، یونہی کچھ عرصے تک گھر کی صفائی اور جھاڑ پوچھ چھوڑ دینے کی صورت میں گھر رہنے کے قابل نہیں رہے گا، لہذا ہم جسم، لباس اور گھر میں صفائی کو اہمیت دیتے ہیں اور دینی بھی چاہئے۔

**اہم چیز کی صفائی سے غفلت** مگر ایک اہم چیز ایسی بھی ہے جس کی صفائی کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی اور وہ ہے دل! حالانکہ دلوں کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ جب ہم اسے صاف سترہار کھیں تو عبادتوں میں دل لگ رہا ہوتا ہے۔ فرائض کے ساتھ ساتھ ہم نفل بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، تہجد کی بھی سعادت مل رہی ہوتی ہے، لیکن جب ہم اس کی صفائی سے توجہ

گناہوں کی ظاہری اور باطنی بیماریاں معلوم ہوا کہ دل گناہوں کی وجہ سے کالا اور زنگ والا ہو جاتا ہے اور دل زنگ آلوہ ہونے سے بندہ گناہوں کی ظاہری اور باطنی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ظاہری بیماریوں میں نماز چھوڑنا، دوسروں کی دل آزاری کرنا، دوسروں کے حقوق ضائع کرنا، بڑوں کی بے ادبی کرنا، جھوٹ، غیبت، چغلی اور لڑائی جھگڑے کرنا وغیرہ ہماری عملی زندگی کو تباہ کر دیتی ہیں جبکہ باطنی بیماریاں تکبر، حسد، بدگمانی، ریا کاری، بغض، محبت جاہ اور حرص وغیرہ ہمارے ذہنی سکون کو تباہ کر دیتی ہیں جبکہ یہ دونوں بیماریاں قبر و آخرت میں بھی سخت عذاب کا سبب بن سکتی ہیں۔

**دل کی صفائی کا طریقہ** اس کا طریقہ اور ذکر کی گئی حدیث پاک میں ہی بیان ہوا کہ اگر گناہ کرنے والا توبہ کر کے بخشش طلب کرے تو دل چمک جاتا ہے۔

ضروری نہیں کہ ہم صرف اسی وقت توبہ و استغفار کریں جب ہمیں اپنے کسی گناہ کا پتا چل جائے، بلکہ ہمیں چاہئے کہ

وقتاً فوتاً توبہ و استغفار کرتے رہیں، روزانہ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنے رب سے بخشش طلب کریں، ہم جتنا زیادہ استغفار کریں گے اتنا ہی ہمارا دل اجلا و چمکدار رہے گا، دل اجلار ہے گا تو عبادت میں لذت و سُرور بھی ملے گا اور ذوق و شوق بھی بڑھے گا۔ جسم و لباس کی صفائی اگر شخصیت نکھارتی ہے تو دل کی پاکیزگی اعمال میں نکھارتی ہے، اس کے علاوہ استغفار کا ایک زبردست فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی برکت سے زندگی کی نامہواریاں اور ڈشواریاں آسان ہو جاتی ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ پاک اس کی ہر پریشانی دور فرمائے گا، اس کے لئے ہر ہنگی سے نجات کی راہ نکالے گا اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو گا۔ (ابوداؤد، 2/122، حدیث: 1518)

اللہ پاک ہمیں گناہوں کی گندگی سے بچائے اور اپنے دلوں کو پاک و صاف رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔  
امینِ بجاہ اللہی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## اسلامی بہنوں کے شرعی مسئلے

مفتي فضيل رضا عظاري

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ① کیا دنیا کے میاں بیوی جنت میں ایک ساتھ ہوں گے؟ ② مطلقہ عورت جنت میں کس کے ساتھ رہے گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنَ الْمُلْكِ الْوَهَابِ اللَّهُمَّ هَدَايَةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابُ  
① جو دنیا میں میاں بیوی تھے، جنت میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے بشرطیکہ وہ دونوں جنتی ہوں اور بیوی نے شوہر کے مرنے کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کیا ہو۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرّحیم فتاویٰ

\* دارالافتاء اہل سنت  
علمی مدینی مرکز فیضان مدینہ، کراچی

(۲) عورت انتقال کے وقت کسی شوہر کے نکاح میں نہ ہو تو جنت میں اسے اختیار دیا جائے گا کہ ان شوہروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے: ”عن ام سلمة رضي الله عنها قلت يار رسول الله صلى الله عليه وسلم المرأة تزوج الزوجين والثلاثة والرابعة في الدنيا ثم تموت فتدخل الجنة ويدخلون معها من يكون زوجها منهن؟ قال صلى الله عليه وسلم إنما تخير فتختار أحسنهم خلقاً فتقول يارب إن هذا كان أحسنهم خلقاً فدار الدنيا فزوجنيه يعني ام المؤمنين حضرت سیدتنا ام سلمة رضي الله تعالى عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض عورتیں دنیا میں دو، تین یا چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے) شادی کرتی ہیں پھر مرنے کے بعد وہ جنت میں اکٹھے ہوں تو وہ عورت کس شوہر کے لیے ہو گی؟ ارشاد فرمایا: اسے اختیار دیا جائے گا اور جس خاوند کا اخلاق دنیا میں سب سے اچھا ہو گا وہ اس کو اختیار کرے گی وہ کہے گی اے میرے رب عزوجل میرے اس خاوند کا اخلاق دنیا میں سب سے اچھا تھا لہذا اس کے ساتھ میرا نکاح فرمادے۔“ (فتاویٰ حديثیہ، 1/49)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: ”غرض (عورت) کسی شوہر کے نکاح میں نہ مری تو اسے روزِ قیامت اختیار دیا جائے گا کہ ان شوہروں میں جسے چاہے پسند کر لے وہ اسے پسند کرے گی جو اس کے ساتھ زیادہ نیک سلوک سے معاشرت کرتا تھا۔“

(فتاویٰ رضویہ، 25/579)

**2** مظاہر جس نے ایک بار ہی نکاح کیا یا کنواری یا اس کا شوہر جنتی نہ ہو گا تو ایسی جنتی عورت کا نکاح جنتی مرد کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ مسلم شریف کی حدیث پاک ہے: ”ما في الجنة أعزب يعني جنت میں کوئی غیر شادی شدہ نہ ہو گا۔“

(مسلم، ص 1164، حدیث: 7147)

رضویہ شریف میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں ”قالت أم سلمة بلغنى أنه ليس امرأة يوم زوجها وهو من أهل الجنـة وهي من أهل الجنـة ثم لم تزوج بعده إلا جبع الله بينهما في الجنـة“، یعنی: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی الله تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور مرد و عورت دونوں جنتی ہوں پھر عورت کسی اور سے شادی نہ کرے تو الله تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائے گا۔“ (فتاویٰ رضویہ، 12/303)

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں: عورت کے نکاح ثانی نہ کرے روزِ قیامت اپنے شوہر کو ملے گی جبکہ دونوں نے ایمان پر وفات پائی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 25/579)

عورت کے اگر ایک سے زائد نکاح ہوئے ہوں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) عورت جس کے نکاح میں انتقال کرے گی اسی کے ساتھ جنت میں ہو گی بشرطیکہ دونوں جنتی ہوں چنانچہ حدیث پاک میں ہے ”وعن سعيد بن المسيب أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين سئل عن المرأة يكون لها الزوجان في الدنيا أيهما تكون في الآخرة؟ فقال المرأة للأخير يعني حضرت سعيد بن المسيب رضي الله تعالى عنه سے مردی ہے رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ ایک عورت کے اگر دنیا میں دو نکاح ہوئے ہوں تو وہ آخرت میں کس کے ساتھ رہے گی؟ نبیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت آخری شوہر کے لئے ہے۔“

(آدب النساء الموسوم بكتاب العناية والنهاية، ص 272)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: ”عورت اگر دو سرا شوہر کرے (یعنی دوسرا نکاح کرے) تو اگر اس کے نکاح میں مر جائے تو اس دوسرے کو بشرط ایمان ملے گی کمافی الحدیث۔“

(فتاویٰ رضویہ، 25/579)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّ ذِلْكَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

# دعوتِ اسلامی کی امدادی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami



مولانا حسین علاؤ الدین عظماری رحمۃ اللہ علیہ

میں اصلاحی کام کے علاوہ ناکف کر انگریز اور مشیات کے خلاف ورکشاپیں بھی منعقد کر رہی ہے۔

## جامع مسجد سکینہ لاہور میں پروفیشنل اجتماع کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ پروفیشنل فورم کے تحت 16 جولائی 2023ء کو جامع مسجد سکینہ صدیق تدقیق اسٹیڈی یم لاہور میں سنتوں بھر اجتماع ہوا جس میں T.I.Pروفیشنلز، انجینئرز، فناں آفیسرز، پروفیسرز اور اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ مفتی دعوتِ اسلامی مفتی محمد ہاشم خان عظماری مذکورہ العالی نے "عظیمت قرآن" پر سنتوں بھر ایمان کیا اور شرک کو روزانہ نقیر "صراط العجائب" پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ اس موقع پر نگران مجلس شعبہ پروفیشنل فورم محمد ثوبان عظماری بھی موجود تھے۔

## وزیر اعظم کشمیر چودھری انوار الحق سے ملاقات

23 جولائی 2023ء کو دعوتِ اسلامی کشمیر مشاورت کے ہیئت حاجی سید جنید عظماری نے دعوتِ اسلامی کے وفد کے ہمراہ وزیر اعظم کشمیر چودھری انوار الحق سے ملاقات کی اور انہیں دعوتِ اسلامی کی دینی و سماجی خدمات سے متعارف کرواتے ہوئے قرآن پاک کی بے حرمتی کے افسوسناک واقعہ پر امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے دنیا بھر میں 540 مساجد بنانے کے اعلان سے بھی آگاہ کیا۔ وزیر اعظم کشمیر نے دعوتِ اسلامی کی دینی و فلاحی خدمات کو سراہت ہوئے ذمہ داران دعوتِ اسلامی کا شکریہ ادا کیا۔

## کوپن ہیگن، ڈنمارک میں 12 دینی کام کورس کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام مدینی مرکز "فیضان جمال مصطفیٰ" کوپن ہیگن (Copenhagen) ڈنمارک میں 22 جولائی 2023 کو دو دن کا 12 دینی کام کورس منعقد ہوا جس میں سویڈن اور ڈنمارک کے عاشقان رسول اور ذمہ داران دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ اس موقع پر نگران یورپ ریجن اسید رضا عظماری نے شرکا کاموں کے حوالے سے بریفنگ دی اور دینی کام کرنے کا طریقہ کار بتاتے ہوئے نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ذہن دیا۔

ملاوی "ویکلم ٹو اسلام" پروگرام میں 64 غیر مسلموں کا قبول اسلام

دعوتِ اسلامی کے شعبہ فیضانِ اسلام کے تحت افریقی ملک ملاؤی (Malawi) کے شہر سانجے (Nsanje) کے اطراف گاؤں پوٹالا میں "ویکلم ٹو اسلام" پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی کیوٹی کے افراد نے بھی شرکت کی۔ اس پروگرام میں مبلغین دعوتِ اسلامی نے بیانات میں اسلام کی اہمیت و افادیت واضح کرتے ہوئے شرکا میں سے غیر مسلموں کو قبول اسلام کی دعوت دی، نیتچاً الحمد للہ 64 غیر مسلم کلمہ طیبہ پڑھ کر دائرۃ الاسلام میں داخل ہو گئے۔

## کنز الایمان کراچی میں چوتھے داڑ الحدیث کا افتتاح کر دیا گیا

02 اگست 2023ء کو کراچی کے جامعۃ المدینہ کنز الایمان بابری چوک میں نائٹ شفت کے پہلے اور کراچی سٹی کے چوتھے "داڑ الحدیث" کا افتتاح کیا گیا جس میں رکن شوری حاجی محمد علی عظماری بھی شریک تھے۔ افتتاحی تقریب میں استاذ الحدیث مفتی محمد حسان عظماری مدینہ نما ظلماۃ العالی نے سنتوں بھر ایمان کیا اور طلبہ کرام کو بخاری شریف کی حدیث پڑھا کر شرح بھی بیان فرمائی۔

## مڈ لینڈ (برطانیہ) میں مبلغ دعوتِ اسلامی کیلئے بہترین شہری کا ایوارڈ

دعوتِ اسلامی و میزیو کے نگران اور فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن برطانیہ کے سربراہ سید فضیل رضا عظماری کو اس سال مڈ لینڈز پولیس اور کراچم کمشٹر کی جانب سے بیٹ سٹیزن ایوارڈ اور تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ ویسٹ مڈ لینڈز میں 6 ملین (60 لاکھ) افراد میں سے اس ایوارڈ کے لئے ایک پاکستانی کا انتخاب ہونا پورے پاکستان بلکہ مسلم کمبوٹی اور اور سیز پاکستانیوں کے لئے بھی اعزاز کی بات ہے۔ سید فضیل رضا عظماری نے اعزاز کو دعوتِ اسلامی کے نام کرتے ہوئے کہا کہ اگر دعوتِ اسلامی نہ ہوتی تو یہ ایوارڈ میرے پاس نہ ہوتا، ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ ایوارڈ ان تمام ذمہ داران کے بھی نام کرتا ہوں جو کرونا کے دوران مثالی کاموں، شجر کاری مہم اور آن گنٹ پروگرامز میں شامل رہے۔ انہوں نے بتایا کہ دعوتِ اسلامی برطانیہ کی جیلوں

# بزرگوں کے ایام منانے کے فائدے

از شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

حضرت سید ناسفیان بن عبیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: ”نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (علیۃ الاولیاء، 7/335)

روایت: (10750) الحمد لله الکریم! دعوتِ اسلامی میں بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کے ذکر خیر کا سلسلہ رہتا ہے جیسے چاروں خلفائے راشدین، حسینین کریمین، حضرت امیر معاویہ اور دیگر صحابۃ کرام و اہل بیت اطہار اور دیگر بزرگانِ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین، اسی طرح گیارہوں شریف کامہینا رتبغُ الاخیر شروع ہوتے ہی دعوتِ اسلامی کی طرف سے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں حضور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں مسلسل 11 مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے جو مدنی چینل پر Live ٹیلی کاست کیا جاتا ہے، رتبغُ الاخیر کی گیارہوں رات نیازِ غوشیہ بھی عاشقانِ اولیا کو پیش کی جاتی ہے۔

دینی بزرگوں کے ایام منانے کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کے حالاتِ زندگی بیان کئے جائیں، ان کے خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ، تقویٰ و پرہیز گاری کے واقعات، کرامات، علمی خدمات کے بارے میں بتایا جائے۔ اس سے جہاں لوگوں کے دلوں میں ان بزرگوں کی عقیدت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے وہیں عمل کا جذبہ بھی بڑھتا ہے، اور نیکوں سے محبت تو بہت بڑی سعادت کی بات ہے، فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **اللَّهُمَّ مَعَ مَنْ أَحَبَّ** یعنی جو جس سے محبت رکھتا ہے وہ (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہو گا۔ (بغدادی، 4/147، حدیث: 6169) بزرگوں کے ایام منانے کے موقع پر اسلامی بھائی اور بہنیں ان کو اپنی مختلف نیکیوں مثلاً تلاوتِ قرآن، ذکر و ذرود، علم دین سیکھنے، کتابیں اور رسائل پڑھنے، نذر و نیاز اور مدنی قافلوں میں سفر کا ثواب بھی تحفے میں پیش کرتے ہیں۔ جس کو تحفہ دیا جائے وہ خوش ہوتا ہے تو جب ہم دینی بزرگوں کو ثواب کا تحفہ بھیجیں گے تو ان کو بھی خوشی ہو گی اور ان شاء اللہ ہم پر عطاوں اور برکتوں کی بارش ہو گی۔ اللہ پاک ہمیں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے بزرگوں کے ایام منانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ امینِ بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(نوٹ: یہ مضمون 15 رب جمادی 1442ھ مطابق 27 فروری 2021ء کو ہونے والے مدنی مذاکرے (Ep: 1827) کی مدد سے تیار کر کے

امیرِ اہلِ سنت سے نوک پاک درست کرو کے پیش کیا گیا ہے)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقات واجبه و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔  
 بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ نام: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برائج: MCB AL-HILAL SOCIETY برائج کوڈ: 0037  
 اکاؤنٹ نمبر: (صدقات نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقات واجبه اور زکوٰۃ) 0859491901004197



ISBN 978-969-631-974-0



0125764



فیضان مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)  
 UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144  
 Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net  
 Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

